۷۸۶

لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ

[illegible]

کا

تیسرا حصہ

مصنفہ

علامۂ دہر مولانا حکیم محمد علیخان صاحب مرحوم

بفرمایش

مولوی محمد مصطفےٰ علیخان صاحب بی-ایس سی ایل ایل : بی

مرقع عالم پریس ہردوئی مین چھپا

(باہتمام شفیع اللہ خان مینیجر مرقع عالم پریس)

قیمت فی جلد ۱۲

سنہ ۱۹۲۱ء

بار پنجم

مسیحائے عالم

مصنفہ

حکیم محمد علیخان صاحب مرحوم اڈیٹر مرقع عالم

جسمین

حفظ صحت کے کُل اصول معجزانہ سحر طرازی کے ساتھ دکھائے گئے ہین
زبان شستہ اور حوض کوثر مین دُھلی ہوئی ہے۔ بس اسکو پڑھئے اور
ایکطرف لطف زبان کے چٹخارے لیجئے اور دوسری طرف انسانی تندرستی
کے قائم رکھنے کے اصول سیکھئے۔ قیمت مجلد ۸ ر

المزخر
ابیر

یہ بھی تاریخ کی ایک بینظیر کتاب ہے جس کو قبلہ و کعبہ
حکیم محمد علیخان صاحب مرحوم نے ابن شحنہ کی تاریخ سے
ترجمہ کیا ہے۔ کتاب کا ترجمہ ۲۶۴ھ تک ہے۔
عربی تاریخون مین ابن شحنہ کی تاریخ کو یہ خصوصیت
حاصل ہے کہ بہت اختصار کے ساتھ تمام واقعات اس مین
درج ہین۔ قیمت ۱۲؎ ر

المشتہر

منیجر مرقع عالم پریس ہردوئی (اودھ)

THIS EBOOK IS DOWNLOADED FROM
SHAAHISHAYARI.COM

LARGEST COLLECTION OF URDU
SHERS, GHAZALS, NAZMS AND EBOOKS.

پیدا ہوگئی اور یہ اسطرح اس شخص سے کہنے لگا "اور کہین ہماری پیاری شاہزادی کی آواز بھی سُنی تھی؟ سُنی تھی تو بتاؤ (افسوس سے زانو پر ہاتھ مارکر) ہائے وہ پیاری آواز! آہ - اب ان کانون تک نہین پہنچ سکتی" اور

[illegible] سے [illegible] [illegible] کے شیون کیسا

وہی شخص "نہین حضور - اور وہان ویلی کے ہونیکا بھی کسکو علم و یقین ہی - مینے تو فقط آواز کی شباہت دکھائی تھی"

اس شخص کا یہ فقرہ ابھی ختم بھی نہین ہوا تھا کہ انھین کے ساتھیون مین سے اُس ایک شخص نے جو دیکھنے کے لیئے ایک اونچے درخت پر چڑھا ہوا تھا کہا "ہان ہان - ہین تو سوار وہ کیا جنگل سے اب نکلنا شروع ہوئے ہین اور اسیطرف کو آبھی رہے ہین - اہا کوئی سو ڈیڑھ سو سوار ہین - ہوشیار ہو جائیئے" اور یہ کہکر وہ جلدی جلدی درخت سے نیچے اُتر آیا - سب نے اپنی اپنی تلوارین سنبھال لین اور اپنے اپنے گھوڑونکی باگین ہاتھ مین لیکر درختونکی آڑ سے اُن سوارونکی طرف دیکھنے لگے جو اب کسیقدر قریب آگئے تھے - جان اسوقت بہت غور کے ساتھ انکی طرف دیکھ رہا تھا - اور جب اس نے سبکو ایک سرسری نظر سے دیکھ لیا تو یکبارگی بے اختیار اسکی زبان سے نکلا "وہ بیشک یہ ایطالیہ ہی کے سوار ہین - مینے ان سبکو پہلے دیکھا ہی یہ سب الشیس کے ملازم ہین جو ہمارا جانی دشمن ہی - مگر بیچ مین جو دو گھوڑے خالی کیون ہین -! - ان پر کوئی سوار نہین معلوم ہوتا - اور ٹاپو نکی آواز کے ساتھ یہ رونے اور چیخنے کی آواز کیسی آتی ہی!! - مگر وہ بیچ والے گھوڑے خالی نہین ہین معلوم ہوتا ہی کہ انپر کچھ قیمتی مال اور اسباب بار ہی جو احتیاط اور حفاظت کے خیال سے حلقے مین لے لیا گیا ہی (جھک کر دیکھتا ہی اور پھر کہتا ہی) نہین اسباب نہین ہی آدمی ہی ہین لیکن ایسا معلوم ہوتا ہی کہ شاید گھوڑونکی پیٹھ سے باندھ دیئے گئے ہین - خدا جانے یہ بیچارے کون ہین - شاید یہ رونے اور چیخنے کی آواز بھی انھین کی ہی -

(بہت غور سے دیکھ کر اور کان لگا کر) وہ آواز آئی اُف وہ کسقدر دردناک ہی بیشک کسی عورت ہی کی یہ آواز ہی - اون سا (بہت غور سے سُنکر) حقیقت مین یہ تو ویلی ہی کی آواز معلوم ہوتی ہی بیشک اُسیکی ہی ہائین! ذرا تم لوگ غور سے دیکھنا تو سہی - یہ کیا معاملہ ہی میری نظر اسوقت مجھکو بہت دھوکا دے رہی ہی (آنکھین ملکر) مجھکو اسوقت کچھ نظر نہین آتا - میری نظر اسوقت غلطی کر رہی ہی (گھبرا کر) خداوندا یہ کیا ہی اسوقت مین جسطرف دیکھتا ہون پیاری شاہزادی ہی کی صورت نظر آتی ہی - اُف کسوقت میری آنکھون کو مجھ سے مذاق سوجھا ہی (رک رک کر) ہائے وہی ہین وہی تو [illegible] کی پیٹھ سے بندھی ہی [illegible] نہین ہی (اور آگے بڑھکر) بیشک وہی ہی وہی - وہ دیکھو اسطرف [illegible] [illegible] کی پیٹھ سے ویلی جکڑی ہوئی ہی

وہ جو اپنا سر گھوڑے کی گردن پر ٹیک رہی ہے - اور یہ گھوڑا بہت بے اختیاری کیساتھ آگے قدم بڑھا رہا
ہلہ ہیون نے جلدی سے اسکا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا معذور کے لئے تھوڑی دیر صبر کیجئے جبتک شاہزادی صاحبہ یہان ہین اب کچھ
اندیشہ کا مقام نہین ذرا اور قریب آجاوین پھر دیکھ لینگے - آپ بجانتے کہان ہین - سگر ہان جلدی اچھی نہین
گو اسکے ساتھی اسکو لاکھ طرح سے سمجھاتے تھے مگر جان کے سر پر اسوقت عشق کا جن سوار تھا وہ ان سے
ہاتھ چھڑا کر اسیطرح آگے جانے کا قصد رکھتا تھا جسطرح اسوقت اسکا دل اسکے سینے سے نکلا جاتا تھا
آتس ہین کے دیکھنے والون کی نظر حیرت کا بہت بڑا ذخیرہ اسوقت انکے دلکو دے رہی ہوگی اور سب
بہت تعجب کے ساتھ کہہ رہے ہونگے کہ ہنوریا یہان کہان !! اور ان لوگونکو کسطرح ملگئی جو تو مار ساماندٹ
سے بادشاہ کی سخت حفاظت مین تھی ؟ اگر آپ نہین جانتے اور ہم بھی ابھی کچھ یقینی طور پر نہین کہہ
سکتے - مگر ہان دیکھئے وہ بڈھا شخص جو ویلی کے بائین طرف گھوڑے پر سوار ہے یقیناً اسکو تو آپ کسیقدر
پہچانتے ہونگے - اور اگر اسکی پہلی صورت آپ کے ذہن مین باقی ہو تو ہم بتا دین - یہ وہی شخص ہے جس سے
ایک مرتبہ ایشیس یونا مین سر راہ بہت تپاک کے ساتھ ملا تھا اور پھر دوسری بار اسی نے ایک شخص کے
ہاتھ فرانس سے خط بھی بھیجا تھا اور فوج طلب کی تھی اور کیا عجب ہے کہ یہ فوج بھی وہی فوج ہو جو ایشیس نے
اپنی زندگی مین یونان سے بھیجی تھی اور یہ سب فتنے بھی اسکے اٹھائے ہوئے ہون مگر افسوس ہے کسیکو یہ نہین
معلوم کہ انکے پیچھے ایشیس پر کیا گذری - اسیکا نام ڈنجسک ہے اور یہی وہ بڈھا شخص ہے جو
تاجرونکے بھیس مین ڈائنٹ کو تمام ساماندٹ کے ہاتھ بیچ گیا تھا اور عجب نہین جو یہ سب کارروائیان ڈنجسک
نے اسیکے ذریعے سے کی بھی ہون - آپ نے اسکو دیکھ بھی ! وہ جو شاہزادی ہنوریا کے گھوڑے کے دہنی
طرف ہے - یہ وہی آفت کی پرکالہ خادمہ ایشیا ہے جو بہت چاپلوسی کے ساتھ ہنس ہنس کر ہنوریا سے باتین
کیا کرتی تھی - لیکن یہ سب ہماری قیاسی باتین ہین اور انکے صحیح ہونے کی نسبت ابھی ہم کوئی اپنی رائے
قائم نہین کرسکتے - مگر ہان اتنا ضرور کہینگے کہ اس عورت سے ڈرنا ہی چاہئیے جو کوئی بات بغیر ہنسی کرتی
ہی نہو عضو عضو سے شوخی ٹپکتی ہو - آنکھونکو کسی جگہ قرار نہو اور جو ڈائنا کیطرح یک بیک کسی کے مزاج
مین سوخ پیدا کردے - غرض سب کے سوا ہنوریا اور ویلی کو سبطرح اپنے حلقے مین لئے ہوئے اسطرف
چلے آتے ہین - ایکطرف تو ویلی بہت گریہ وزاری کے ساتھ چیخ رہی ہے - دوسریطرف زمانے کی ستائی
ہوئی ہنوریا زار قطار رو رہی ہے - ہان جب اسکی بیکسی پر جوش گریہ کو کچھ رحم آجاتا ہے تو غشی اپنے نرم نرم
ہاتھون سے اسکو سہلا کر بیہوش کردیتی ہے اور جب ذرا دیر کے بعد کسیقدر ہوشیار ہوتی ہے تو ٹھنڈی ٹھنڈی
سانسین لیکر بہت حزین آواز مین اسطرح اپنے دلسے کہتی ہے - ہائے خدا غارت کرے اس ڈائنا حرامزادی کو

اس نے تو غضب ہی کر دیا۔ اُف۔ آہ۔ مجکو اب پھر رہوتا جانا پڑا۔ دیکھئے وہان پہنچکر کیا گذرتی ہے۔ کچھ نہین
موت مجکو کشان کشان اب وہان لئے جاتی ہے۔ وہین کی مٹی میرے مقدر مین لکھی ہے۔ مگر وہ کسقدر خوش
نصیب پیدا ہوئی ہوئی ہون۔ دنیا مین کم نصیب بہت ہونگے مگر مجھ سے زیادہ کوئی بدنصیب تو نہوگا۔ کوئی
انتہا ہے۔ صدمے پر صدمے ہوتے چلے جاتے ہین اور ایک دوسرے سے بڑا ہی ہوا ہوتا ہے۔ ہائے پیارے
جان کی خبر نہ ملی۔ خدا جانے کہان ہین کہان نہین۔ اے میرے بخت خفتہ چونک۔ اے فلک اب تو کچھ
جور و ستم سے باز آ۔ بس تیرے ظلمونکی انتہا ہو چکی۔ اے روح القدس مینے اپنے گناہونکی سزا اچھی طرح پالی
اب مجھ پر رحم کر۔ اے خداوند یسوع میری مدد کو پہنچ۔ اے ہولی ورجن آپ ہی میری خبر لیجئے۔ ہائے کوئی
نہین سُنتا۔ کسی کو مجھ پر رحم نہین آتا۔ آہ بُرے وقت کوئی کام نہین آتا۔ اے میرے پیارے جان تم بھی
مجھ سے بیخبر ہو۔ کیا تمھارے دل مین بھی میری محبت باقی نہین رہی۔ دیکھو تو تمھاری بیکس ہنوریا اسوقت
کسطرح جا رہی ہے۔ آہ وہی ہاتھ جنکو تم بہت نازک بتاتے تھے اسوقت سخت سخت اور بھاری زنجیرون
سے بندھے ہوئے ہین۔ قیدیونکی طرح جا رہی ہے ذرا ادھر اُدھر جنبش نہین کر سکتی۔ اور کہان جاتی
ہے؟ اُسی جگہ جہان اسکی وہ پُرارمان جان اسکے تن سے نکالین گے جسمین تمھارے ملنے کا شوق اور ملنے
کی حسرت اسیطرح بھری ہوئی ہے جسطرح اسکا دل درد سے۔ آہ ایسے مقام پر ظالم لئے جاتے ہین جہان
اسکی میت پر کوئی چار آنسو بھی گرانیوالا نہین ہے۔ پیارے جان۔ ہنوریا کو اگر بچانا ہے تو بچاؤ ورنہ اب وہ
تمھارے ہاتھ سے اسیطرح جاتی ہے جسطرح اپنی زندگی سے۔ آہ ہمیشہ کیلئے جاتی ہے پھر تمکو نملے گی۔ اچھا تم
اس قید سے نہین چھڑا سکتے تو اگر کسیطرح اپنی پیاری صورت تو دکھا دو۔ یہ حسرت تو نہ رہجائے۔ [illegible]
مگر وہ یہان کہان! مین کس سے باتین کرتی ہون۔ آہ خدا جانے وہ کہان ہونگے اب ان سے ملاقات
ہو چکی۔ بس قیامت مین ہو تو ہو۔"

ہنوریا یہی باتین اپنے دل سے کر رہی تھی۔ ڈنجنگ قاآنا اور الشیس کے فوجی سوار اسکو حلقے مین لئے
ہوئے خوش خوش چلے جاتے تھے کہ عین اسوقت پر جبکہ وہ اس ٹیلے کے برابر پہنچ گئے تھے جان کے ساتھ
والون نے دو حصے ہو کر کچھ تو ٹیلے کی داہنی طرف سے پیچھے پہنچکر موت کیطرح سے انکو گھیر لیا اور جان بائین
طرف سے چند سوارونکے ساتھ آکر بلائے ناگہانی کیطرح ان پر ٹوٹ پڑا۔ ڈنجنگ کو اس کے ساتھ
والے اس اُفتاد سے بیخبر تھے کہ دفعتہً چارون طرف سے کھچی ہوئی تلوارونکے حلقے مین اپنے آپ کو
پھنسا دیکھکر گھبرا گئے۔ گھبراہٹ مین ہاتھ تلوار کے قبضے پر چھوڑتے تھے اور پڑتا تھا پر تلے پر۔ اور
سب کے ہوش و حواس اُسی طرح اُڑے ہوئے تھے جسطرح انکے چہرونکا رنگ۔ کہ ہمارے دوست اور انکے

سپاہیون نے پہنچتے پہنچتے دس پندرہ کے سر قلم کر دیئے مگر گھبرائے ہوئے لوگ پھر سنبھل گئے
اور تلوارین کھینچ کھینچ کر بڑی بہادری کے ساتھ لڑنے لگے۔

بیشک جان کے چوٹ کھائے ہوئے دل کے لئے یہ وقت بہت نازک تھا۔ ایک طرف تو وہ صبر اور جبر اسکی ساری قوتین سلب کئے دیتا تھا جو اسوقت وہ اپنے دل پر کر رہا تھا اسکی آنکھین بھی چاہتی تھین کہ ٹکٹکی باندھکر ہنوریا کی پیاری صورت دیکھا ہی کرین۔ ارمان ٹوٹے پڑتے تھے طبیعت دل کیطرح نکلی ہی جاتی تھی۔ دل خوشی سے اگر دم بھر چپ رہتا تھا۔ تو کلیجہ اچھل پڑتا تھا شوق کہتا تھا کہ ابھی ہنوریا کے پاس کیطرح پہنچ جاؤن اور دشمنون کی تلوارین ہاتھ ہاتھ بھر کی باہین نکالے ہوئے اسکے آگے بڑھنے سے منع کر رہی تھین۔ فتح اور شکست کا غیر اختیاری معاملہ آنکھون کے سامنے پیش تھا اور امید و بیم کے مختلف خیال اسکے دل کے ساتھ بہت برا سلوک کر رہے تھے۔ ہنوریا کی بےبسی کو دیکھ دیکھکر اسکا دل بھر آتا تھا بیقراری بڑھ رہی تھی لیکن اسکے دل سنبھالنے مین وہ ساری قوتین صرف تھین جنکو موقع محل کے اعتبار سے اسوقت اسکی شجاعت کا مددگار ہونا چاہئیے تھا۔

ویلی اور ہنوریا کو تو اب تک اسکی خبر ہی نہ تھی کہ یہ کس سے لڑائی ہو رہی ہے وہ تو بدگمانی سے اسکو بھی بلائے آسمانی سمجھتی تھین مگر جب ویلی نے جان کے دو ایک سوارونکو دیکھکر پہچان لیا تو وہ انکا نام لے لیکر بہت پر درد آواز سے پکارنے لگی۔ گو ایسی لڑائی اور انتشار کی حالت مین کون کسیکی آواز سن سکتا تھا مگر اتفاق سے جان کے دو ایک سوارون نے ویلی کی آواز پہچان لی اور بڑے جوش اور بہادری کے ساتھ سینہ سپر ہو کر دشمنون مین گھس پڑے اور تلوارین مارتے ہوئے اس مقام پر پہنچ گئے جہان ویلی اور ہنوریا کے گھوڑے تھے اور اب ہنوریا کو بھی یہ یقین ہو گیا کہ یہ اسکے باڈی گارڈ کے سوار ہین۔ سر اٹھا کر حیرت سے اپنے ایکبار انکی طرف دیکھا بےاختیار رو دی اور پھر ٹھنڈی سانس لیکر بہت حزین آواز سے کہا "وہ کہان ہین اور کیسے ہین" جسکے جواب مین ان سوارونکو بجز اسکے اور کچھ کہنے کا موقع نہین ملا "وہ کہ اسطرف لڑ رہے ہین۔"

ڈینجسک گو ایک مسن شخص تھا اور بڑھاپے نے جوانی کے دم خم نہین باقی رکھے تھے مگر اسوقت وہ اپنی سعی و کوششون کو رائگان جاتے دیکھکر تھوڑی دیر کے لئے جوان ہو گیا تھا۔ اپنے سوارونکو للکارا اور خود تلوار کھینچکر ہاتھ تک پہنچ جانیوالے سوارون پر بڑی بہادری کے ساتھ وار کرنیلگا۔ ہمارے دوست کے رفیق بہادر گو اسوقت بہت بری طرح پھنسے ہوئے تھے مگر پھر بھی حق یہ ہے کہ انھون نے خوب ہی داد شجاعت دی خوب ہی دشمنون کے حملے روکے خوب ہی لڑے آخرکار انکی سرفروشی اور جانبازی نے تھوڑی ہی دیر مین اسکا انکو دکھا دیا کہ ڈینجسک کاری زخم کھاکر نیچے گرا اور ملک الموت نے جلد ہی سے ہاتھ بڑھا کر راستے ہی مین اسکی جان لی گو اسوقت دشمنونکی بہت یورش ہوئی اور جان کے دو ایک جان نثار سپاہی کام بھی آئے مگر

ہمارے دوست کا ایک جانباز سوار دشمنون کو مارتا ہٹاتا ہوا دیبی اور ہنوریا کو اپنے ساتھ اس خیال سے باہر نکال لے گیا کہ مبادا اسوقت کی چلتی ہوئی تلوارین شاہزادی کے نازک جسم کے ساتھ کچھ برا سلوک نکر جائین اور یہان سے نکلکر ان دونو نے گھوڑونکو ساتھ ساتھ ایک ٹیلے کے پاس جاکر ٹھہرا۔

دشمنون کے مقابلے مین سچ پوچھیے تو جان کیطرف فوجی قوت بہت کم تھی مگر ہان یہ بات ضرور تھی کہ جتنا اسطرف جوش تھا اتنا دوسری طرف نتھا اور یہی ہمارے دوست کے پاس ایک ایسی طاقت تھی کہ جسکے بھروسہ پر وہ اسقدر فوج سے بہادری کیساتھ لڑ رہا تھا ورنہ اسکا یقین ہو دل اسکے اور اسکے ساتھیون کے تھکے ہوئے ضعیف اعضاء انکی قلت جماعت اور انکے تھکے ہوئے گھوڑے ہرگز اس قابل نتھے کہ وہ کسی دشمن سے لڑسکتے۔ حضرت شہوبین نے اسوقت جان کے جسم مین لو ہی روح پھونکدی تھی۔ رنج و غم نے جسکا خون پیا تھا وہ سب اسوقت کی خوشی نے رنج و غم کی چھاتی پر چڑھ کر چھین لیا تھا اور اس وانگی کیساتھ وہ اسوقت لڑ رہا تھا کہ دیکھنے والے حسن عش کر رہے تھے لیکن مثل مشہور ہے کہ ایک کی دو دو کی چار پچیس ۲۵ تیس ۳۰ آدمی ڈیڑھ سو ۱۵۰ آدمیونکا کیونکر مقابلہ کرسکتے تھے۔ جان نے تھوڑی دیر کے بعد دیکھا کہ اسکے ساتھیون کے حوصلے کسیقدر پست ہو چلے ہین اور دشمنونکو مارنا تو دوسری بات ہے اب انکو اپنی جان بچانا بھی مشکل ہو گیا ہے۔ وہ انکے ابھارنے کیلئے بار بار سخت حملے کرتا تھا بہت ہارے ہوؤنکو جوش بھی دلاتا تھا مگر اب کیفیت یہ ہو گئی تھی کہ اپنے ساتھیونکی پریشان حالت دیکھ دیکھ کر خود انکے حواس منتشر ہوئے جاتے تھے اور بار بار وہ اپنی گھبرائی ہوئی نظرے دیکھتا تھا کہ شکست کی ڈراونی صورتین اسکے سامنے پھر رہی ہین اور اسکا خیال تھا کہ اسکے سب جانباز سپاہی اب کوئی دم مین اسجگہ اپنی جان کی قربانی میرے لیے کردین گے کہ یکبارگی شمالی میدان کیطرف سے کچھ گرد و غبار بلند ہونا شروع ہوا جو رفتہ رفتہ اسیطرف کو بڑھتا ہوا آرہا تھا۔ اور جب وہ غبار اسقدر قریب آگیا کہ قوت باصرہ کے آنکھون سے نکلنے والے تار نظر اسکے گذر سکین تو دونو طرف کے جنگجو سپاہیون نے دیکھا کہ ایک مسلح فوج شمال کیطرف سے آرہی ہے اور جنوب اور مغرب کے گوشے کیطرف جا رہی ہے۔ یہان گھوڑونکے ہنہنانے کی صدائین اور تکبیر و یکجش کی آوازین بلند ہو ہو کر سارے دشت مین پھیل رہی تھین جنکو سنکر وہ جانبازی کی فوج چلتے چلتے رک گئی اور یہان حصہ کارزار گرم دیکھ کر اسیطرف کو مڑی۔ اس فوج کی جماعت تخمیناً ہزار بارہ سو سے کسیطرح کم نتھی جو آتے آتے یہان سے کچھ تھوڑے فاصلہ پر آکر ٹھہر گئی اور پھر اسمین سے دو سوار نکلکر اسطرف کو بڑھے چونکہ یہان کے دونو طرف کے لڑنے والے لوگ اس امر کو خوب اچھی طرح جانتے تھے۔ کہ اس تمام ملک مین کوئی بھی ایسے واقف ہے اور نکوئی بھی کو فوجی مدد دیسکتا ہے اسوجہ سے ہر ایک کی بدگمانی اس سے یہی کہتی تھی کہ یہ کوئی امداد ہمارے دشمن کے لیے آئی ہے۔ ہر علی الخصوص الشیس کی فوج والے تو یہی یقین

تھا کہ مارے ... [redacted] ... ہوئی ہو اور کسی ... بھی ار
اپنا کام کر رہی ہین وہ آنیوالے نوسوار چلے تو انھین لوگونکے قریب آکر کچھ پوچھنے لگے جو اسوقت میدان لڑائی سے منھ پھیرے ہوئے اپنی جان پر کھیل رہے تھے مگر جب اطمینان کے قابل جواب ملا تو وہ اسطرف کو چلے جہان ہنوریا کی حفاظت کے لئے جان کا ایک ساتھی ہاتھ مین ننگی تلوار لئے ہوئے ٹہل رہا تھا وہ اُس سے بھی اس لڑائی کے متعلق کچھ سوال جواب ہوئے اور پھر معاً وہ اپنے گھوڑے دوڑاتے ہوئے اسطرف کو چلدیئے جسطرف یہ آنیوالی فوج ان کے انتظار مین ٹھہری ہوئی تھی - یہ فوج پیرس کے بادشاہ میروویس کی ہے جو یہ خبر پاکر اپنی دار السلطنت سے نکلا ہے کہ شاہزادی ہنوریا - تارسمانڈ کی قید مین ہے - یہ وہی میروویس ہے جسکو میکسس کی زبانی ہمارے دوست جان کا حال بخوبی معلوم ہو گیا ہے اور وہ اسی وقت سے ہنوریا اور جان کی تلاش مین بھی تھا - لیکن اس خبر سننے کے بعد پھر اسکو اس امر کی خبر نہ تھی کہ ہنوریا پر کیا گذرا اور جان کہاں ہے - وہ تو اسوقت ٹولوز کی طرف جا رہا تھا کہ اتفاق سے اسکا گذر اسی طرف سے ہو گیا اور یہان یہ لڑائی دیکھی اب وہ دونون سوار میروویس کے پاس پہنچ گئے ہین اور اس لڑائی کے متعلق جو کچھ انھون نے سنا تھا اسکو اپنے بادشاہ سے بیان کر رہے ہین - میروویس کو انکی تقریر سے جب اس امر کا یقین آگیا کہ یہ لڑائی شاہزادی ہنوریا کے لئے جان اور ہنسٹیس کی فوج مین ہو رہی ہے اور جان اور ہنوریا دونون یہان موجود بھی ہین تو اسکی خوشی کا اندازہ نہ تھا چلے اسنے خدا کا بہت شکر ادا کیا اور پھر اپنی فوج سے مخاطب ہو کر اسطرح کہا "دیکھو جس کام کیلئے ہم ٹولوز جانا چاہتے تھے وہ جناب یسوع کی مدد سے نہایت سہل اور اچھے طور پر یہین نکل گیا - اب تم سبکو چلکر جان کی مدد کرنی چاہیئے"
اور یہ کہکر فوراً اپنے گھوڑے کی باگ اسی میدان کی طرف پھیر دی جہان تلوارین اسوقت کی گرمی اور دھوپ مین بجلی بنکر تڑپ رہی تھین اور بڑی بے پیری کیساتھ لوگونکا خون پی رہی تھین جو آبحیات کے بالکل سیر ہو چکے تھے - لڑائی ابتک اُسی رنگ پر تھی دشمنون کا زور ساعت بساعت ترقی کرتا جاتا تھا اور قریب ہی تھا کہ جان کے ساتھ والے دشمنون مین بری طرح گھر کر جان کی رفاقت ہمیشہ کے لیئے چھوڑ دین کہ میروویس عین وقت پر پہنچ گیا اور جان کا نام لیکر بہت بلند آواز سے کہا "اے جان گھبراؤ نہین روح القدس نے اب مجکو تمھاری مدد کے لیئے بھیجدیا ہے - اب آپ اپنے سوارونکو علیحدہ کر لیجیئے ہماری فوج دم بھر مین تو سب کو سمجھ لیگی"
اس آواز کے سنتے ہی دشمنون کی تو روح ہی نکل گئی مگر اس غیبی مدد کو دیکھ کر جان کی جانین جان آگئی اور اسکے ساتھیون کے حوصلے جان کی امیدون کی طرح بڑھ گئے - جان کا غیور مزاج گو ایسے نازک وقت مین بھی کسیکی امداد کا خواہان نہ تھا مگر جب اُسنے دیکھا کہ اس قتل عام مین بہت سے جانباز سپاہیون کی جانین مفت مین ضائع ہو جائینگی تو مجبوراً اسنے اپنے ساتھیون کو علیحدہ ہو جانیکا حکم دیدیا - اور

میروڈیس کے آتے ہی آتے اشیس کی رہی سہی فوج میں ہل چل پڑ گئی اور موت کا بازار گرم ہو گیا۔ ملک الموت دونون ہاتھوں سے روحیں جلدی جلدی نکالنے لگے قتل عام ہو گیا۔ اور دم بھر میں جان کے دشمنون میں سے ایک بھی ایسا نہ رہا کہ رونا میں اس واقعہ کی کسیکو خبر تو دیتا۔

جان یہ سب کیفیتیں اپنی آنکھ سے دیکھ رہا تھا مگر اسکو اب تک یہ نہیں معلوم تھا کہ یہ غیبی مدد کہاں سے آ گئی اور یہ کون خدا کے نیکدل بندے ہیں جنھوں نے ایسے نازک وقت میں بلا شناسائی میرے ساتھ اسطرح ہمدردی کی مگر جب اسنے دیکھا کہ دشمنوں کا قلع قمع اچھی طرح ہو گیا ہے تو گو سب سے پہلے اسکا دل بار بار یہی تقاضا کرتا تھا کہ وہ کسی طرح جلدی جا کر اپنی پیاری شاہزادی کی صورت دیکھتا لیکن نہیں معلوم اسوقت اسنے اپنے دل پر کیا جبر کیا کہ اپنے رفیقوں کو شاہزادی کے پاس جانے کا حکم دیا اور خود اسکا شکریہ ادا کرنے کیلئے میروڈیس کی طرف اپنے گھوڑے کو بڑھایا۔ میروڈیس نے جان کو گو کبھی دیکھا نہ تھا اور نہ اسمیں اسوقت کچھ ایسی ظاہری شان و شوکت ہی تھی کہ جسکی وجہ سے وہ اپنے ساتھیوں میں کوئی امتیاز رکھتا تھا لیکن امارت اور سرداری کے نشان چھپنے نہیں ہیں خاص خاص قرائن سے میروڈیس نے اسکو دیکھتے ہی فوراً پہچان لیا اور جان قریب پہنچکر میروڈیس سے اسطرح کہنے لگا۔ اسوقت جو ہمدردی اور جو سلوک آپنے میرے ساتھ کیا ہے اسکا شکریہ ادا کرنیکے لیے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں نہ دنیا میں ایسے بڑا احسان کسی نے کسی کے ساتھ کیا ہے۔ اور نہ ایسے احسان کا کوئی شکریہ ادا کر سکتا ہے۔ حق یہ ہے کہ آپنے ہمیشہ کیلئے مجھکو بندۂ بے دام بنا لیا اور وہ گردن آپکے سامنے کسیطرح نہیں اٹھ سکتی جسپر احسان کا اسقدر بوجھ آپنے اسوقت رکھدیا لیکن اسی کے ساتھ میں آپکے نام نامی اور اس امر سے بھی مطلع ہونا چاہتا ہوں کہ وہ کیا ایسا سبب تھا جس نے خود بخود دفعتاً آپکو میرے حال پر مہربان کر دیا؟"

میروڈیس "ہاں بیشک آپ میری صورت سے بالکل ناآشنا ہیں اور میں نے بھی اس سے قبل شاید آپکو نہیں دیکھا تھا مگر میں آپکے نام سے واقف ہوں اور کیا تعجب ہے کہ آپ بھی مجھسے کسیقدر واقف ہوں میرا نام میروڈیس ہے میروڈیس کا نام ہوا کے ساتھ ملکر اسکے کانوں کے پردے کے پاس پہنچا تھا کہ جان بے اختیار گھوڑے سے کود پڑا اور اسکے ساتھ میروڈیس بھی۔ دونوں بغلگیر ہوئے اور پھر جان نے اسطرح کہا "خدا حضور کو یا جاہ و اقبال ہمیشہ صحیح سلامت رکھے آپنے بڑی بندہ نوازی فرمائی جو اسطرح عین وقت پر پہنچ گئے۔ جناب مسیح کی قسم اگر تھوڑی دیر آپ اور نہ پہنچ جاتے تو یہ بندہ کی زندگی کا آج خاتمہ ہی ہو گیا تھا۔ مگر حضور یہ تو فرمائیں اسوقت یہاں تشریف کسطرح لے آئے؟"

میروڈیس "یہ ایک بہت طول طویل قصہ ہے کسی وقت فرصت میں بیان کرونگا لیکن اب آپ پہلے شاہزادی صاحبہ سے تو ذرا مل آئیں"

جان "(اپنے دل میں) ہائیں یہ انکو کسطرح سے میرا حال معلوم ہو گیا! (سر جھکا کر) جی ہاں مل لونگا"

میر فروسیس: "یا اللہ تو ایسی جلدی کیا ہے مین تو کہتا ہون یہ سب باتین مین آپکو بتا دون گا
مگر آپ اُن سے مل تو آئین"

جان کا وہ خیال جو ابتک کچھ عجیب کشاکش مین پھنسا ہوا تھا ہر طرف سے مُنھ موڑکر اشتیاق کے ہاتھ پھیلائے
بڑی بیتابی کے ساتھ ہنوریا کیطرف چلا۔ شوق نے پھول سے کہا دل نے اُس سے اور جسطرح سینہ کے اندر کلیجہ خوشی
سے اُچھل رہا تھا۔ اسیطرح خود بخود شوق مین بھرے ہوئے اسکے قدم اسطرف اُٹھنے لگے جس طرف ہنوریا اور ورجنی
کے گھوڑے کھڑے تھے اور اُسکے بندھے ہوئے ہاتھ پاؤن کی وہ زنجیرین اور رسیان جلدی جلدی کھل رہی تھین
جنکے کھولے جانیکا بے اطمینانی کیوجہ سے ابتک کسی کو موقع نہین ملا تھا ہنوریا جسوقت قید و بند سے آزاد ہوچکی تھی تو
گو یہ سب لڑائی وغیرہ کے واقعات اسکی آنکھون کے سامنے ہی گذر گئے تھے مگر اپنی تقدیر کیطرف سے ابتک وہ
کچھ ایسی بدگمان تھی کہ یہ سب باتین اسکو خواب خیال سی معلوم ہوتی تھین اور بار بار وہ سب کیطرف دیکھ
دیکھ کر اور ایک ایک کا نام لے لیکر بھی پوچھتی تھی کہ مین کہین خواب تو نہین دیکھتی ہون؟ خدا کیلئے سچ بتانا۔
رہ رہ کر دلمین جان سے جلد ملنے کا اشتیاق بڑھتا ہی بے صبری زیادہ ہوتی ہے اور دل تھام کر یہی کہتی ہے
"وہ کہان ہین؟ ابتک آئے نہین!" اور بتانے والی انگلی کے اشارے سے بتا دیتے ہین "دیکھیے حضور وہ
آتے ہین ۔ وہ" یہ جانکی طرف بڑے شوق کی نظر سے دیکھتی ہے اور دیکھکر خدا جانے کیا اسکے دل کی حالت ہوتی
ہے کہ اسکی ٹھنڈی ٹھنڈی سانسون کی دل ہلا دینے والی آواز سننے والون کی آنکھ سے بے اختیار آنسو نکال ہی دیتی ہے
ہمارا دوست اپنے بیقرار دلکو کسی معشوق کیطرح اپنے پہلو مین دبائے ہوئے کچھ عجیب ذوق شوق مین جلدی جلدی
پیادہ پا اسطرف آرہا ہے۔ اسکا دل ہے کہ اسوقت نظر سے بھی پہلے ہنوریا کے پاس پہنچ جانیکا قصد رکھتا ہے۔
خوشی آنکھون کی راہ سے آکر دلمین جاتی ہے اور دل سے دماغ مین پہنچتی ہوئی اسکے رگ و پے مین سرایت کیے
جاتی ہے نئی نئی خواہشین اسکے دل کے شیشۂ شراب سے اس مئے خوشگوار کے جام بھر بھر کر پلا رہی ہین جسمین
بہت سے خون شدہ پُرانی تمناؤن کا مزہ ملا ہوا تھا۔ اور یہ انکو پی پیکر متوالون کی طرح جھومتا ہنوریا کیطرف
جا رہا تھا۔ دل مین سرور تھا طبیعت مین کیف آنکھون مین نشہ۔ نشہ مین ترنگ اور اس بیخودی کی حالت مین
پاؤن جمتا کہین تھا اور پڑتا کہین تھا۔ ہوائے شوق مین قدم تو بہت بڑھا بڑھا کر رکھ رہا تھا مگر بیخودی تھی کہ اسکے
ارادہ کیطرح اسکو چین نہین دیتی تھی۔ اور ہائے اس دریا کی مسافت کو بھی خدا جانے اسوقت اس سے کیا
دل لگی سوجھی تھی کہ حسینون کی زلف یا انکی بیوفائی۔ چاہنے والون کی شب ہجر یا انکی بدگمانی اور یہ بھی نہین تو
ہمارے خیال کیطرح ختم ہی نہین ہونے آتی تھی مگر خدا خدا کر جب اس مسافت کو بھی ان بیچارے ارمان والون پر
کچھ رحم آگیا اور جان آتے آتے تھوڑے فاصلے پر رہ گیا تو اب ہنوریا بھی اپنے اختیار سے باہر ہو چلی۔ ہاتھ

پاؤن بھی اب کھل گئے تھے گھوڑے سے اُتری اور جان کو افتان و خیزان اپنی طرف آتے دیکھکر چلی نہین دوڑی - اسکے ضعف و نقاہت نے تھوڑی ہی دور تک ابھی ساتھ دیا تھا کہ آنکھونکے نیچے اندھیرا چھا گیا سر نے چکر کھایا اور یہ دونون ہاتھ سے سر تھام کر بیٹھ گئی پھر اُٹھی - پھر بیٹھی - پھر چلی - اور جان اپنی پیاری محبوبہ کی یہ اضطراری حالت دیکھکر قریب ہی تھا کہ اس مسافت سے تنگ آکر بیخودی کے عالم مین وہین گر پڑے مگر دلمین بھرے ہوئے شوق نے اس کی اسوقت بہت دستگیری کی یہ گرتا پڑتا ہنوریا کے قریب پہنچ ہی گیا اور ہنوریا اسکے پاس - ایکدوسرے نے دوسرے کو پہلے شوق بھری نظر سے دیکھا پھر پُر درد آوازے چیخکر روئے اور پھر ہاتھ بڑھا کر کچھ اس بے اختیاری کیساتھ لپٹ گئے کہ کبھی کے بچھڑے اگر ملے بھی ہونگے تو اسیطرح اور اسی شوق سے ایسے وقت مین ترستی ہوئی آنکھین گو لطف نظارہ لوٹنے کی بہت شایق ہوتی ہین مگر خدا جانے دونون اسوقت کس لطف کے مزے لے رہے تھے کہ دونونکی ندیدی آنکھین بند ہوگئین تھین اور اگر کچھ کھلی تھین تو یونہی سی کچھ کچھ تپلیان شوق دید مین دور کرتے کرتے اوپر چڑھ گئی - ارمان تمنا و نکو مبارکباد دے رہے تھے اور قلب قریب قریب اُسی حالت کی ایک کیفیت طاری تھی جو شادی مرگ مین عموماً ہو جاتی ہی دونونکے اعضا مین ایک قسم کی بیخودی سی کیفیت پیدا ہو گئی تھی جسکے ہاتھ گلے مین پڑ گئے تھے وہ اسیطرح حائل تھے اور جسکے ہاتھ پیٹھ پر پہنچ گئے تھے وہ وہین رکھے ہوئے تھے - ہان سینہ مین کلیجہ تو ضرور اُچھل رہا تھا اور ٹھنڈی ٹھنڈی سانس لینے کی آواز بھی کچھ یونہی سی آتی تھی کہ بیخودی اپنا کام کر گئی دونونطرف یکبارگی اعضا مین بیقاعدہ جنبش ہوئی - پاؤن ڈگمگائے ہاتھ تھرتھرائے اور دونون بیہوش ہو کر ایک اسطرف ایک اُسطرف تڑاق سے زمین پر گرے - میٹر ویس دور ہی سے یہ سب کیفیتین دیکھ رہا تھا اور گو اُسنے قصداً انکو اس امر کا موقع دیدیا تھا کہ یہ دونون عرصے کے چھوٹے ہوئے بے حجاب ہو کر اچھی طرح سے مل لین مگر جب اُسنے ان دونونکو غش کھا کر گرتے دیکھا تو اپنا گھوڑا دوڑاتا ہوا انکے پاس پہنچ گیا اور دیکھا کہ دونون خاک پر بیحس و حرکت پڑے اور انکے پہلو ہی انکے ہوش مین لانے کی تدبیرین کرتے ہین جلدی جلدی جو اس سے ہو سکی ہاتھ پاؤن سہلانے لگے جس سے تھوڑی دیر مین ہنوریا نے تو ہوش مین آکر اپنی آنکھین کھولدین مگر خدا جانے جان پر اسوقت غشی کا کیسا سخت دورہ تھا کہ گو مردون کا دل عورتون سے بہت قوی ہوتا ہی مگر وہ کسیطرح ہوش مین نہین آتا تھا ہنوریا جسوقت ہوش مین آئی تھی اسوقت اسکی حالت دیکھنے کے قابل تھی - اسنے بہت گھبراہٹ کے ساتھ پہلے اپنی ڈھونڈھنے والی نظر سے چارونطرف جان کو دیکھا اور اسکو بیہوش پڑا دیکھ کر گھبرائی ہوئی اُٹھی اور جان کے پاس آکر اُسیطرح اپنے نازک ہاتھ سے اسکو جنبش دینے لگی جس طرح سونے والے کو کوئی ہلا ہلا کر جگا رہا ہو اسوقت تک بھی ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین ہان کے منھ پر رکھا جل رہی تھین اسکے منھ پر سانسے والی آنکھین

جان کے منھ پر پانی کے چھینٹے دے رہی تھین اس کے سر کے لانبے لانبے کھلے ہوے بال جو اسوقت اس کے منھ جھک جھک کر دیکھنے مین نیچے لٹک رہے تھے جان کے سینہ پر پڑے ہوے جان کے بیہوش دماغ کو بسا رہے تھے اور زلف عنبرین کی خوشبو ہوا مین مل ملکر لخلخہ کا کام دے رہی تھی۔ خدا خدا کر کے بہت مشکلون سے جان نے آنکھ کھولی مگر نظر ٹھکانے نہ تھی۔ پڑے پڑے آنکھین پھرا کر ادھر ادھر کچھ دیکھا اور پھر گھبرا کر اس نے کہا "پیاری شاہزادی۔ پیاری شاہزادی" جسکے جواب مین ہنوریا نے اپنی گھٹتی ہوئی آواز مین کہا "ہان مین حاضر ہون آپ ہوشیار ہو جاین" اور جان یہ سنکر اٹھ بیٹھا اور کہا "پیاری شاہزادی! پیاری شاہزادی! آپ اچھی رہین (ہاتھ مین ہاتھ لیکر) کہان تھین؟"

ہنوریا اس کے جواب مین کچھ کہنا چاہتی تھی کہ جوش گریہ اور گذری ہوئی مصیبتون نے یاد آ کر اسکی زبان تھام لی اور یہ زار قطار رونے لگی۔

حسینون کی ان پیاری پیاری آنکھون مین جنمین عشوہ و ناز یا غصہ کے رہنے کی خاص جگہ ہوتی ہے کوئی شخص بھلا آنسوؤنکو دیکھ سکتا ہے؟ اور پھر اسکے چاہنے والے کی آنکھین! جان اپنی پیاری شاہزادی کو اسطرح روتا دیکھ اختیار سے باہر ہو گیا وہی کیسا نازک ہاتھ جو اسکے ہاتھ مین تھا اپنے سینہ پر رکھ لیا تھا اور اسقدر دے رویا کہ سننے والے بھی دل پکڑ کر رو دیئے میڈوویس نے جب دیکھا کہ روتے روتے سسکیون پر نوبت آگئی ہے اور دونونکا تار کسیطرح نہین تھمتا تو اُسنے سامنے آکر کہا "مسٹر جان یہ رنج و غم کا رونا نہین ہے جسکی انتہا ہی نہو یہ تو خوشی کا رونا تھا۔ ہو گیا بہت رو لئے۔ اب آرام سے بیٹھکر سنیئے اور خدا کا شکر کیجیے کہ اُسنے یہ دن آپکو پھر دکھایا"

جان کو میڈوویس کا بہت لحاظ و پاس تھا مگر جب انسان کا دل ہی قابو مین نہو تو وہ کیا کرے اس کے رونے مین مطلق کمی نہوئی تھوڑی دیر اور انتظار کرنے کے بعد میڈوویس پھر اس امر پر مجبور ہوا کہ ان کو مجبور کرے اور پھر اسنے جان سے مخاطب ہو کر اسطرح کہا "جناب اگر آپکو اپنا خیال نہین ہے تو کیا انکا بھی خیال نہین ہے۔ اس تپتی ہوئی ریت اور جلتی ہوئی دھوپ مین یہ بیچاری صدہا تکلیفین اور مصیبتین اٹھائے ہوے اسطرح بیٹھی ہین اور آپ دیکھ رہے ہین اگر آپکا جی ابھی رونے سے نہین بھرا ہے اور بھرا ہوا دل رونے سے خالی نہین ہوا ہے تو کسی سایہ دار جگہ پر چلکر بیٹھیے"

جان یہ تقریر سنکر کچھ ہوشیار ہوا اور میڈوویس کو سامنے کھڑا دیکھکر خود بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ ہنوریا بھی اب میڈوویس کے حال سے کسیقدر واقف ہو گئی تھی وہ بھی جھک کر آداب تسلیمات بجا لائی اور پھر یہ امر قرار پائی کہ اُسی ٹیلہ پر تھوڑی دیر ٹھہر کر چلدین جو انکے حق مین وہی حکم رکھتا تھا جو کوہ سینا پر حضرت موسے کے حق مین۔ سب گھوڑون پر سوار ہو کر ٹیلے کیطرف چلے تھوڑا سا فرش وہان بچھایا گیا جسپر میڈوویس۔ جان اور ہنوریا بیٹھے مگر سب چپ چپ تھے وہ اپنی اپنی پر اشک آلود آنکھون سے ایک دوسرے کو دیکھ لیتے ہین پھر آنکھین نیچی کر لیتے ہین ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین لے رہے

چہائی ہوئی تھی اور اسلام کا نورانی ستارہ یثرب کی خاک پاک سے نکلکر اونچا نہین ہوا تہا
اب آفتاب بہت اونچا ہو گیا ہے۔ اور دہوپ کی حدت کی طرح پلیسیڈیا کے غصہ مین بہی تیزی آتی
جاتی ہے۔ جان کا سارا مال و اسباب ضبط کر لیا گیا ہے اور وہ اونکی عالی شان عمارتین کہدرہی
ہین جنکو بانی فیس نے اپنے بے انتہا مصارف سے بنوایا تہا اور جنکی آرائش اور زینت
ہماری دوست کی نفاست مزاج اور اوس کی اوس رنگینی طبیعت نے ایک اعلی درجہ پر پہونچادیا
تہا جسمین حسن اور عشق کے جذبات نے اب اور ہی مذاق پیدا کردیا تہا تمام قلمرو مین اس
مضمون کے فرامین جاری ہورہے ہین کہ جان اور ہنوریا یہان سے بہاگ گئے ہین خبردار
جانے نہ پائین بڑے فوجی افسر بلائے جاتے ہین طرح طرح کی فہمایش کیجاتی ہے اور جان اور ہنوریا
کی تلاش اور جستجو کے لئے چارون طرف فوجین روانہ ہورہی ہین۔

دوسرا باب

الحمد للہ

جنکو ڈہونڈہا کئے پایا نہین بالحمد شکر
جنکی امید نہ تہی ان سے ملاقات ہوئی

دن آخر ہو چلا ہے۔ دہوپ کی تیزی مین انحطاط کی آگئی ہے جس طرح نامساعد زمانہ کی
مخالف ہوائین چلتے چلتے اسوقت سست ہو گئی ہین۔ آفتاب کسی کی تلاش مین حیران
اور سرگردان پہرتا ہوا اب اوس نئی دنیا کی طرف۔ جا رہا ہے جسکو زمین کی گولائی نے امریکا کا خطاب
دلا کر ہمارے حساب سے ہماری زمین کے بالکل نیچے پیدا کیا ہے۔ آفتاب کی وہ کرنین جو ابہی
بڑے آن بان کے ساتہ ساری دنیا مین پہونچ رہی ہین گو اب بہی اوسی طرح اپنے کام مین
مشغول ہین لیکن اب ان کے سارے دعوے اور سیتابے نکل گئے ہین جسطرح فلاکت سے
کسیکی ترقیون کے سارے ہمر اور پیچ نکل گئے ہون یا جسطرح اپنے بمروت دوست کو ڈہونڈہتے
ڈہونڈہتے اب ہمارے حوصلے پست ہو گئے ہین۔ انہون نے کسی کے جہکے ہوئے سر کی طرح
اپنی آنکہین نیچی کرلی ہین۔ ہان اتنی بات ضرور ہی کہ اگر توان کے حوصلے کچہ کم ہوئے ہین تو
دہوپ اور دہوپ کے پیچہے سایہ قدم بڑہا رہے کسی کی تلاش مین جارہا ہے اور ہم اپنے بمروت

ہین اور کچھ نہین کہتے میرڈ ویس انکی یہ حالت دیکھ رہا ہو اور چارو نطرف سناٹا چھایا ہوا ہے۔ تھوڑی دیر تک
تو یہان یہی حالت رہی پھر کچھ لحاظ و شرم کا پردہ اُٹھا اور اسطرح باتین شروع ہوئین۔

جان ”ہان۔ پیاری شاہزادی یہ کیا ہوا تھا جو اسطرح یک بیک آپ غائب ہوگئین ؟“

ہنوریا ”(ایک ٹھنڈی سانس لیکر) کیا بتاؤن مین آپسے رخصت ہو کر آپکے پاس پہنچی۔ پہاڑ کے حائل ہو جانے
کی وجہ سے آپکا حال چونکہ اس جگہ سے بالکل معلوم نہین ہو تا تھا اسوجہ سے مجکو بہت انتشار ہوا اور مینے میکسمس کو
اس امر پر مجبور کیا کہ وہ جاکر پہاڑ کے شرقی جانب سے لڑائی کی کیفیت دیکھین اور مجھ سے آکر بیان کرین“

جان ”(بات کاٹ کر) ہا میکسمس کو مینے نہین دیکھا وہ کہان ہین ؟“

ہنوریا ”(خوشی کے لہجے مین) کیا وہ آپ کو مل گئے“

جان ”نہین مجکو کیا خبر! مینے تو ان کو تمھارے ساتھ کر دیا تھا۔ !!“

ہنوریا ”ہان تو مین عرض کرتی ہون نا۔ بس میکسمس پہاڑ کے اسطرف گئے اور مین۔ ویلی اور خدا بخشے
بالٹک پہاڑ کے اسطرف تھے“

جان ”ہان بالٹک کی نعش کو تو مینے دیکھا تھا مگر ویلی کہان ؟“ اور یہ کہتے ہی ویلی نے
سامنے آکر ادب سے سلام کیا اور روتی ہوئی جان کے قدمون پر گر پڑی۔ جان نے اپنے ہاتھ سے اُس کا
سر اُٹھایا شفقت سے اسکی خیر و عافیت پوچھی اور پھر ہنوریا کیطرف مخاطب ہو کر کہا ”ہان پھر کیا ہوا ؟“

ہنوریا ”بس یکبارگی ٹارسمانڈ اپنی فوج کے ساتھ آگیا اور بلائے ناگہانی کیطرح ہمپر ٹوٹ پڑا“

جان ”(حیرت کے لہجے مین کسیقدر خشن آواز سے) یہ کون ٹارسمانڈ ؟“

ہنوریا ”وہی نا جس کا ٹولوز مین دار السلطنت ہے نا۔ آپ تو اسکو جانتے ہون گے“

جان ”ہان ہان مین سمجھا جنوبی فرانس کا بادشاہ۔ مگر اس پاجی کو کیا سوجھا۔ افسوس مین یہا
ہان پھر اُسنے کیا کیا ؟“

ہنوریا ”بعض ظالم تلوارین کھینچ کھینچ کو دوڑے۔ جھپٹ پڑے۔ مگر کچھ نہ چلی بالآخر بالٹک بیچارا مارا گیا مین بیچی
لیگئی اور پھر ٹارسمانڈ مجکو اور ویلی کو ٹولوز لیگیا۔ بس اسوقت سے پھر مجکو آپ کا اور میکسمس کا کچھ حال معلوم نہین“

جان یہ آخری جملہ سنکر سناٹے مین آگیا اور میکسمس کی مفقود الخبری نے اُسوقت کی اسکی خوشی مین
ایک قسم کی بے لطفی پیدا کر دی۔ اسنے ایک ٹھنڈی سانس لی اور پھر کہا ”افسوس! میرا تو خیال
تھا کہ وہ تمھارے ساتھ ہی۔ ہائے مدتون کا رفیق چھوٹ گیا اور پھر کیسا رفیق ؟ جان نثار۔ افسوس ایسے
دوست کہان ملتے ہین۔ توبہ“ اس جملے کے ختم کرتے ہی کرتے اسکی آنکھون سے آنسو ٹپک پڑے اور

جب میٹروفیلس نے دیکھا کہ میکسمس کی جدائی کا صدمہ اسوقت کی خوشی کو بالکل بے لطف کیے دیتا ہی تو اسنے جان سے ہنسکر کہا "اللہ اکبر! اب میکسمس کے نہ ملنے کا غم ایسا ہو گیا کہ انکے ملنے کی خوشی پر بھی غالب آ گیا"

جان "(بڑا افسوس لیجے ہیں) حضور نہیں واقف ہیں وہ میرا بڑا جان نثار دوست ہی اور میرے لئے اُس نے بہت سخت مصیبتیں اور تکلیفیں اُٹھائی ہیں"

میٹروفیلس "ہمکو سب معلوم ہی ہم خوب جانتے ہیں - یہ ملکی ہیں تو وہ بھی مل رہیگا اور اگر نہیں ملے گا تو ہم اسکا پتہ لگا دین گے - آپ اسقدر رنجیدہ کیون ہوتے ہین"

جان "(خوش ہو کر) یہ فرمایئے - اب معلوم ہوا حضور کے پاس وہ پہلے ہی پہنچ گیا - کہاں ہی؟ پیرس مین؟"

میٹروفیلس "وہ تین پیرس مین تو نہین ہی مگر یہان وہ میرے پاس آیا ضرور تھا اور اُسی کے ذریعہ مجکو آپکے سب حالات معلوم بھی ہوئے تھے - مگر اُسنے زیادہ قیام نہین کیا آپکی اور شاہزادی صاحب کی تلاش کرنے کیلئے کسیطرف چلا گیا ہی - مگر احتیاطاً تھوڑی فوج اسکے ساتھ کر دی گئی ہی اور اس ذریعہ سے بہت جلد اسکا پتہ ملسکتا ہی"

جان "(بہت خوشی کے لیجے مین) مین حضور کی کس کس عنایت کا شکریہ ادا کرون حق یہ ہی کہ جو غائبانہ احسان اور کرم پیر و مرشد نے اپنے اس حلقہ بگوش پر کئے ہین وہ خدا کی خدائی مین کسی نے کسی پر نہین کئے ہونگے (ہنوریا سے پھر مخاطب ہو کر) ہان پھر اب ٹارسمانڈ کمبخت کے پنجہ ظلم سے کسطرح آپکو رہائی ملی اور ان ظالمونکے ہاتھ مین کسطرح آپ پھنس گئین - اور یہ آپکو اب لیے ہوئے جاتے کہاں تھے؟"

ہنوریا "آہ نہ پوچھیئے مجکو بہت دھوکا دیا گیا (ٹھنڈی سانس لیکر) ابھی حال مین ٹارسمانڈ نے میرے دل بہلنے کے لیئے ایک ایسی کنیز خریدی تھی جو ہماری رومی زبان بھی جانتی تھی" ہنوریا اسکے بعد کچھ اور کہنا چاہتی تھی کہ ہمارے دوست کو وحشت ہوئی اور بہت گھبراہٹ کے ساتھ بات کاٹ کر آپ اسطرح کہنے لگے "کیا فرمایا! آپ کا دل بہلنے کے لیئے ایک کنیز خریدی تھی؟ - ٹارسمانڈ نے! ہون - تو معلوم ہوتا ہی کہ آپ سے اسکو کچھ محبت بھی تھی - کیون؟"

اس جملہ کو سنکر میٹروفیلس کو بے اختیار مسکرا دیا اور ہنوریا جان کے مُنھ کیطرف دیکھکر آنکھون مین آنسو بھر لائی اور اسطرح کہا "یہ تقدیر جو آدمی کو سنوائے وہ اسکو سننا ہی پڑتا ہی مگر انسان کو اختیار تو فقط اپنے ہی اوپر ہو سکتا ہی دوسرے پر نہین - اگر اسکو میرے ساتھ دشمنی تھی یا محبت تھی یہ اُسکا فعل تھا اسمین میرا کیا قصور!"

جان "نہین اسمین قصور اور غیر قصور کا کیا تذکرہ ہی - مین نے تو ایک بات پوچھی تھی آپ ناحق آزردہ ہوتی ہین - اچھا تو پھر کیا ہوا؟"

ہنوریا "(گھبرا کر) کچھ نہین بھائی مین نہین جانتی - اور یہ کہتے ہی تیوریان چڑھ گئین اور جبین پر بل پڑ گئے

اور خفا ہو کر ادھر سے اُدھر منھ پھرا لیا گیا۔ ہنوریا کے منانے کے لیے گو بہت سے طریقے اسوقت جان کے دل مین جوش مار رہے تھے۔ مگر پخیر وِیس کا لحاظ مانع تھا اور وہ کچھ نہین کرسکتا تھا۔ بالآخر نہین رہا گیا اور اسطرح جان نے کہا "ہائین! تو کیا آپ خفا بھی ہو گئین؟ بھلا خفگی کی اسمین کیا بات تھی ادھر دیکھیے غصہ تھوک ڈالیے۔ ہان اس کنیز کا نام کیا تھا؟" اور خدا جانے آنکھ کے اشارون مین کیا کیا کہدیا۔ کسطرح خطا معاف کرائی کہ ہنوریا مسکرادی اور اسطرح بولی "اسکا نام ڈاینا تھا اور وہ جب میرے پاس آئی تو بہت مخفی طور پر مجھ سے کہا کہ مین انکے پاس سے (آپکا نام لیکر) آئی ہون اور اس غرض سے انھون نے مجھکو یہان بھیجا ہے کہ کسیطرح مین تمکو یہان سے نکال لیچلون"

جان "(غصے سے اپنے ہونٹھ چبا کر) افوہ حرامزادی نے غضب ہی کردیا۔ خدا کی قسم مجھے خبر بھی نہین"

ہنوریا "ہان۔ ہان یہ تو اب بعد کو مجھے معلوم ہوا مگر آپ خیال کرسکتے ہین کہ اس ناامیدی اور بیکسی کے عالم مین میرے مایوس اور غمگین دل کے لیے یہ کیسا مژدہ جانفزا تھا اور اسکے باور کرنے مین مجھکو کہانتک پس و پیش کرنا چاہیے تھا خصوصاً ایسی حالت مین کہ ایک ظالم کے زبردست پنجہ مین پھنسی ہوئی تھی اور اُسنے مجھ سے اکثر گذشتہ واقعات بھی سچ سچ بیان کیے تھے مین سچ کہتی ہون مجھکو اسکے کہنے کا بالکل یقین آگیا اور مین وہانسے نکل بھاگنے کی فکر مین رات دن غلطان و پیچان رہنے لگی۔ گو اسکی موجودگی مین بعض بعض ایسے موقعے ملے کہ وہان سے بآسانی نکل سکتی تھی مگر ڈاینا اپنی ہی فکر مین تھی۔ اُسنے ایک عرصہ تک مجھکو آج کل پر رکھا۔ آج پانچوان روز ہے کہ اسنے خوش خوش آکر مجھ سے کہا کہ ہان آج چلنے کا موقع ہے۔ آدمی بھی آگیا ہے اور سواری بھی موجود ہے بس آج شب مین نکل چلیے۔ مین تو اسکے فن و فریب سے واقف تھی نہین اسکے دام مین آگئی اور اسکے کہنے کے موافق عمل درآمد بھی کیا گیا۔ آدھی رات کے وقت ہم تینون گھر مین چھپ چھپا کر وہانسے نکلین اور تھوڑی دور چلنے کے بعد ہم کو ایک شخص ملا جو غالباً ہماری تاک مین تھا وہین پر ہم سبکو سواری کے لیے گھوڑے بھی ملے اور پھر وہی شخص ایک راستہ پر لیچلا۔ مین نہین کہہ سکتی کہ اسوقت مجھکو کس قدر خوشی تھی اور میرے دل کی کیا حالت تھی ہماری مصیبتین اور تکلیفین ذہن سے بھول گئی تھین اور مین خیال کرتی تھی کہ شاید ارحم الراحمین کو مجھ پر رحم آگیا ہے۔ گو اس انجان شخص کی صورت شکل کو دیکھ دیکھ کر بعض بعض وقت یہ بات کانٹے کیطرح میرے دل مین کھٹکتی تھی کہ کوئی ایسا آدمی میرے لینے کے لیے کیون نہین بھیجا گیا جس کو مین جانتی تھی مگر پھر یہ خیال کرتی تھی کہ شاید کسی مصلحت سے ایسا نہ کیا ہوگا۔ بار بار مین اس سے آپکو پوچھتی تھی مگر ہر بار وہ ظالم یہی کہہ دیتا تھا کہ اب بہت تھوڑے ہی فاصلہ پر ہین۔ آخر مین خاموش ہو رہتی تھی۔ پھر پوچھتی تھی اور مجھکو وہی پہلا جواب ملتا تھا۔ یہانتک کہ اسی شوق و امید مین رات دن گھوڑے دوڑاتے دوڑاتے چار دن گذر گئے اور پھر کل شام کے قریب ہمنے اس لشکر کو دیکھا جو اب اس میدان مین اپنے کیے کی سزا بھگت رہا ہے جہان ابھی تلوارین چل رہی تھین" آہ۔ پیارے جان زبان دانتون سے داب کر ذرا شرم

سے گردن جھکا کر بیٹھے تھے انکو بھی مجھکو بھی یقین ہو گیا کہ یہ آپ ہی کا لشکر ہو گا۔ مگر تھوڑی دیر کے بعد مجھکو یہ معلوم ہو گیا کہ یہ
دغابازی کیساتھ مجھکو فریب دیا گیا اور یہ لشکر اٹشیس کمبخت کا ہے جو میرے گرفتار کرنیکے لئے آیا ہے اور ایسکے لیے۔ یہ سب مکر او
حیلے کیے گئے ہیں۔ آہ اب کیا تھا میں روتی تھی چیختی تھی چلاتی تھی۔ مگر وہ ظالم کب سنتے تھے۔ میرے ہاتھ پاؤں رسیوں
سے باندھ دیئے اور اب یہ کمبخت مجھکو اس حیثیت سے رہونا لیے جاتے تھے کہ خدا نے تمکو بھیجدیا۔"

ہنولیا یہ گذشتہ واقعات بیان کر رہی تھی آنسو آنکھوں سے جاری تھے اور جان اپنی مشتاق نظروں سے اس کے اُس بھولے بھالے
چہرے کی بلائیں لے رہا تھا جسکے گرد و غبار کو آنسوؤں نے اب بالکل دھو دیا تھا۔ دلمیں اٹشیس اور رتھار سمانڈ کو سخت سُست
کہتا جاتا تھا اور زبان پر "ہائے ہائے" اور افسوس کے کلمے جاری تھے۔ ہنولیا اپنی تقریر ختم کرنے کے بعد تھوڑی دیر خاموش بیٹھی ٹھنڈی
سانسیں بھرتی رہی اور پھر اُسنے اسطرح کہا "ہاں یہ فرمائیے میرے بعد آپ پر کیا گذری کہاں کہاں پھرے اور کیسا مزاج رہا؟"

جان "(ایک ٹھنڈی سانس لیکر) کیا بتاؤں کیسا رہا اور مجھ پر کیا گذرا۔ سخت سخت جھیلی کڑی کڑی اُٹھائی
اُفتاد تھی جو پڑی اُٹھائی۔ بس مختصر یہ ہے کہ اٹالیہ کی فوج کو شکست دینے کے بعد جب میں نے آپکا آلپس کے ادھر ادھر
کہیں پتہ نہ پایا تو کیا بتلاؤں کہ میری بدگمانیاں اور میرے بُرے خیال مجھکو کہاں کہاں لے گئے۔ بالفلک کی نعش کو دفن کیا
اور ایک جگہ آپکی پڑی ہوئی ٹوپی نے مجھکو بتایا کہ آپ اسیطرف کہیں گرفتار گئی ہیں۔ لیکن فقط ایک ٹوپی سے کیا پتہ چل سکتا
تھا گانوں گانوں شہر شہر کی خاک چھانتا پھرا مگر آپ کہیں نہ ملیں۔ اتفاق سے آج اسطرف آ نکلا تھا اور اٹلی جانیکا
قصد تھا کہ خدا کی کچھ عنایت ہوگئی۔ اٹشیس کا لشکر دیکھا اور دلی کے رونے چیخنے کی آواز نے کانوں سے دلمیں پہنچکر شک پیدا
کیا۔ دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ خیر سے آپ ہی ہیں اور اسکے بعد پھر جو کچھ ہوا وہ سب آپکی آنکھوں کا دیکھا ہوا تماشا ہے شاہزادی
صاحب کیا عرض کروں کیا کیا مصیبتیں سہیں اور کیا کیا صدمے اٹھائے حق یہ ہے کہ میں ہی سخت جان تھا جو اب تک
زندہ رہا ورنہ جو مصیبت سامنے آتی تھی خدا گواہ ہے کہ تمھارے نیم جان کی جان ہی لینے کا سامان مرتب کرتی ہوئی آتی تھی
لیکن اب آپ مل گئیں۔ اب وہ مصیبتیں کوئی چیز نہیں سب راحت سے مبدل ہوگئیں۔ اب تو دنیا میں مجھسے زیادہ کوئی خوش نصیب
خدانے مجھپر بڑا فضل و کرم کیا کہاں تک اُسکی عنایتوں کا شکریہ ادا کروں لیکن اسمیں شک نہیں کہ اسوقت میرے تھکے ہوئے
جانباز سپاہی بیطرح پھنس گئے تھے اور شاید بہت مشکل پڑ جاتی اگر حضور (میروس کی طرف اشارہ کرکے) تھوڑی دیر اور
نہ پہنچ جاتے (میروس سے مخاطب ہوکر) مگر حضور یہ تو فرمائیں یہ آپ اسوقت یہاں کسطرح پہنچ گئے؟"

میروس "اب اسکو بجز حسن اتفاق کے اور کیا کہنا چاہیئے۔ انکے اسطرح یہاں پہنچنے اور آپکے یہاں آنیکی بیشک مجھکو مطلق
خبر نہ تھی۔ بات فقط یہ ہوئی کہ ابھی حال میں مجھ سے ایک معتبر شخص نے اگر تھار سمانڈ کے متعلق یہ روایت بیان کی کہ وہ ان دنوں کہیں
آلپس کیطرف سے دو عورتیں پکڑ لایا ہے جنمیں سے ایک تو بیمثل حسن رکھتی ہے۔ میں نے اس سے پہلے چونکہ سکیمس کی زبانی انکے حسن و جمال
کی تعریف اور آلپس کے پاس انکا غائب ہو جانا سُن لیا تھا اسوجہ سے مجھکو فوراً اس امر کا شک گذرا کہ کہیں آپ ہی نہوں اور

بالآخر میرے دل نے مجھکو اس امر پر بے اختیار مجبور کر دیا کہ جسطرح ممکن ہو اپنے اس مہمان کے ساتھ ہمدردی کروں جو میری سلطنت اور میری لاولد میں بیطرح لوٹ لیا گیا فوراً پیرس سے ٹولوز کیطرف اس غرض سے کوچ کر دیا کہ اگر فی الواقع وہ جان ہی کی مجبوب جانستان ہو تو مین کسی نہ کسی طرح سے بہی آؤنگا۔ مین اسی ارادہ سے آرہا تھا کہ یہان یہ لڑائی دیکھی اور پھر دریافت کرنیسے یہ معلوم ہوا کہ خدا کے فضل سے آپ تینون صاحب یہین موجود ہین "

جان "(ہاتھ جوڑکر) خدا حضور کو سلامت رکھے - مین آپکی اس غریب نوازی اور خسروانہ عنایتونکا کہانتک شکریہ ادا کرون بیشک جو صاحبدل ہوتے ہین "تمو غریبونکی بیکسی پر رحم آہی جاتا ہی "

جان کی تقریر ختم ہونیکے بعد ہنو لیانے بھی ہیرودیس کا بہت شکریہ ادا کیا اور پھر اپنے باڈی گارڈ کے ہر ہر سپاہی کو پاس بلا کر بہت شفقت اور محبت سے ایک ایک کا مزاج پوچھا اور انہین جو اپنا نام چھوڑکر حق نمک حلالی ادا کر گئے تھے انکو دعائے خیر سے یاد کیا اور ایک ایک کو یاد کر کر آنکھونمین آنسو بھر لائی - اس کام سے جب اسکو فرصت ملی تو پھر پریسی ہوئی آنکھین یہ دن کی طرح ڈھلکی ۔ ندھ کر ایک دوسرے کو دیکھنے لگین جو دیکھتے دیکھتے جب تھک کر کسی بیمار ناتوان کیطرح نیچے گر پڑتی ہین یا شرم ہیں کے لحاظ سے شرما کر خود ہی آپ کر لی جاتی ہین تو کچھ عجب لطف پیدا ہو جاتا ہے دونون طرف ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین لیجاتی ہین اپنے اپنے ہونٹھ دانتون سے داب لئے جاتے ہین اور سینہ مین پھڑپھڑاتا ہوا دل بے اختیار دونون ہاتھون سے دبا لیا جاتا ہی تقریباً ایک گھنٹہ تک یہ سب تماشے ہو کئے یہان تک کہ استانے ہے لیکن اسکے بعد پھر ہیرودیس کی یہی صدا ہوئی کہ اب یہان سے جلد ہٹنا چاہیئے میکسمس کی تلاش کیلئے کچھ سپاہی ادہر سے روانہ کر دیئے گئے اور پھر اسیوقت سب نے ہیرودیس کے ہمراہ رکاب پیرس کیطرف اپنے اپنے گھوڑونکی باگ اٹھا دی

دسوان باب

کچھ تاریخی باتین

جو کوئی حد سے بڑھا اُسکی خرابی آئی
خاک پر لوٹتے ہین یار کے گیسو ہوکر

ہے یہ کہ دنیا مین اعتدال بھی عجیب چیز ہے - دل چھین لینے والے حسین جب حد سے زیادہ ظلم کرتے ہین تو پھر عاجز اور تنگ آکر ہائی تو انکے چاہنے والونکی طبیعت ہی ہٹ جاتی ہی یہ نتیجہ ان ہتے ستے وہ بیچارے گیسو نہ ہی لوٹ جاتے ہین - خوشی کا جب بے انتہا زور ہوتا ہی تو شادی مرگ کا دورہ ہو جاتا ہی - انتظار جب حد سے بڑھتا ہی تو [illegible] لیکن [illegible] ٹھنڈی کی طرح جب اسکی کہین انتہا

ہی نہین ہوتی ہے تو پہر وہی انتظار موت کا مزہ بہی چکہا دیتی ہیں ناگ بدنون کے گہونگروالے بال وبائی دوش بنکر بل کہاتی ہوئی جب کولہون تک پہونچ جاتے ہین تو پہر کمر کی خیر نہین ہوتی اور خال جب حد سے زیادہ بڑہ جاتا ہے تو اسکو لوگ مسہ کہتے ہین یون تو آرام طلبی ولین ٹینی ان کی گہٹی ہی مین پڑی تہی اور اسکے جبل نیم اور بہی اسکو کسی کام کا نہین رکہا تہا مگر پلیسیڈیا کے مرتے ہی وہ بالکل آزاد ہوگیا اور اسکے خود مختار بادشاہ ہونے نے اسکو اچہی طرح اس امر کا موقع دیدیا کہ وہ اپنی ناجائز خواہشین خوب دل کہولکر نکالے۔ ہر وقت بے تکلف احباب کے جمگہٹے رہتے ناچ رنگ کے جلسے تہے شراب کباب کی صحبتین ہیتن کاگ اڑ رہے تہے۔ جام چہلکتے رہتے اور شیشے کی پری اپنا لال لال عنفب کا شوخ رنگ کہا کہا کر سب پر بیخودی کا افسون پڑہ رہی تہی۔ یہ تو عام قاعدہ ہے کہ جب دخت رز سے رات دن صحبت رہتی ہے اور اسکا نشہ دماغی گذرگاہون مین بیطرح چکر کہاتا ہے تو روز حساب کا اندیشہ اٹہا کر بالاے طاق رکہدیا جاتا ہے اور یہی جی چاہتا ہے کہ اسوقت کوئی ایسی پری پیکر نازنین بغل مین ہوتی جسکی رنگت اور شوخی ایسی شعلہ دار آگ بہبوکا کے رنگ سے ملتی ہوتی تہی۔ گہونٹ گہونٹ کے بعد گزک کیلئے کسیکے لب شیرین ہوتے اور نشہ مین مست اور مخمور آنکہین جب نیچے سے اوپر اٹہتین تو سامنے وہی نشیلی آنکہڑیان ہوتین جنمین جوانی کا نشہ اسیطرح بہرا ہوا ہوتا جسطرح جام بلورین مین سرخ سرخ شراب معاذ اللہ

شراب کی عادت جب ولین ٹینی ان کو بہت بڑہ گئی اور خون کی جگہ رگون مین بادہ احمر دوڑنے لگا۔ تو اسکی عیاشی کا مزہ بہت بڑہ گیا تماش بینی کرتے کرتے پرائی بہو بیٹیون پر اسکی بری نظر پڑنے لگی اور رعایا کو اپنی عزت آبرو بچانی مشکل ہوگئی۔ پلیسیڈیا کے مرنے پر ابہی تہوڑا زمانہ بہی نہین گذرا تہا کہ اسکے ناپاک عشق نے روم کے ایک بہت بڑے معزز خاندان کی بالکل بے عزتی کردی۔ اسکی بے تکلفی کی صحبتون مین اکثر پیٹرونیس میکسمس کی بیوی کے حسن وجمال کا تذکرہ آیا جو آجکل روم مین اول درجہ کی حسین صورت خیال کیجاتی تہی اور روم مین چونکہ پردہ کا مطلق رواج بہی نہ تہا اسوجہ سے اسکو اس امر کا بہی موقع مل گیا کہ اسکی آنکہین اچہی طرح اس بات کی تصدیق کردین جو اسکے حسن وجمال کے متعلق اسکے کانون نے سنا تہا۔ ولین ٹینی ان اسکی پیاری صورت دیکہتے ہی سو جان سے اسکا والہ وشیدا ہوگیا پہلے طرح طرح کی خفیہ کارروائیان کی گئین۔

بہت ڈورے ڈالے گئے لیکن جب ان سے کچھ کام نہ نکلا اور وہ خاندانی پارسا عورت
ان تدبیرون سے اسکے ہتھے نہ چڑہی تو اس ظالم نے ٹبرونیس میکسمس کو اپنی شاہی بزبردست
حکم سے جسکی دنیا مین کہین پناہ نہین ہو اس امر پر مجبور کیا کہ وہ اپنی پیاری بی بی سے دستبردار
ہو۔ اور اس امر کا مطلق خوف نکیا کہ ایسے صریحی ظلم کا نتیجہ کیا ہے گو اس جبر کارروائی سے
ویلین ٹنی این کو اپنی تمنا پر کامیاب ہونیکا تو اچھی طرح موقع ملگیا مگر اس ناجائز حرکت سے تمام
روم مین ایکقسم کی عام نفرت پہیل گئی اور ہر جگہ اسکے مظالم اور جبر کے چرچے ہونے لگے۔
وہ تو زبردست تھے۔ بیکس تھے کچھ کر سکتے نہ تھے مگر ہان سب اسکے بربادی اور تباہی کی دعائین
راتدن مانگا کرتے تھے اور وہ بادشاہون کا بادشاہ اچھی طرح سنتا تھا جو ظالم۔ جابر
اور بڑے سے بڑے بادشاہ کو بھی دم بھر مین اسکے اعمال کی اچھی طرح سزا دے سکتا ہی یعنی خدا
ٹبرونیس میکسمس کو اپنی بی بی کے چھوٹنے اور بی بی کے ساتھ اپنی عزت وآبرو کی بربادی اور
تباہی کا سخت صدمہ تھا اور وہ رات دن اسی فکر مین مبتلا رہتا تھا کہ کسیطرح اپنے زبردست
حریف سے اپنا عوض لے۔ بہت سی فکرین کین بہت سی تدبیرین کین مگر جب کسیطرح زور
نچلا تو ہمنے ان وحشی سپاہیون کو اُبھارا جو ایٹیس کے ہمراہیون مین سے تھے اور انکی
شجاعت اور بہادری کے خیال سے ان کو ویلین ٹنی این نے خاص اپنے باڈی گارڈ
کے رسالہ مین بھرتی کر لیا تھا۔ ٹبرونیس میکسمس نے ان کو انکے پرانے افسر اور آقا ایٹیس کا خون
یاد دلایا اور اپنی پُر اثر باتون سے رفتہ رفتہ ان کے دلین ایک نیا جوش پیدا کر دیا
اور وہ وحشی اس امر پر تیار بھی ہو گئے کہ وہ ایٹیس کے قصاص مین ویلین ٹنی این کا
خون بہا دین۔ ویلین ٹنی این اپنی بیکس رعایا پر طرح طرح کے ظلم کر رہا تھا نئے نئے محصول
آئے دن ٹیکس بندہ رہے تھے۔ اور رعایا کو لوٹ لوٹ کر خوب مزے اوڑا رہا تھا
بد امنی اور بد انتظامی سارے ملک مین پہیلی ہوئی تھی۔ خلقت لٹ رہی تھی اور وہ
یہ جانتا تھا کہ یہ جور۔ یہ ظلم۔ اور یہ رعایا کی آہ وزاری اور بری اور یہ جائیگی۔ راتدن
جشن تھے پری رخون سے صحبت تھی بنت العنب سے ہر وقت اختلاط تھا اور ان
صحبتون سے اگر کبھی جی گھبرا جاتا تھا تو کھیل تماشون کی ٹھہر تی تھی اور ملک کی
خبر گیری سے کچھ مطلب نہ تھا لیکن اس کے کھیل تماشہ دیکھ دیکھ کر خدا کی آتش غضب
بھڑک رہی تھی اور قضا اس کی جان لینے کیلئے اسکی گھات مین لگی ہوئی تھی۔

ایک پہر آسمان پر مدتوں کا چھایا ہوا ابر غم اٹلی والوں پر برس کر کھل گیا تھا ہوا پلٹ گئی تھی اور کسی کے آخری وقت کیطرح تھوڑا سا دن باقی رہگیا۔ دہوپ میں اسی ظالم کے اٹھے ہوے رنگ کا پیلا پیلا عکس آگیا تھا جسکو کبھی زندگی میں تو نہیں مرتے وقت وہ بھی اتفاق سے جسکے بُرے اعمال یاد آگئے ہوں اور جانکنی کی سختیاں اور عذاب کا خوف اسکو اسوقت بالکل زرد کیے دیتا ہو۔ اور نیلے نیلے آسمان پر شفق کی سرخی دیکھنے والوں کی نظر میں کسی ہونیوالے خون کے لئے فال بد کا سماں دکھا رہی تھی۔ آفتاب نے مریخ بنکر سرخ خونی لباس پہن لیا تھا اور نیلے پیلے کچھ مختلف رنگوں سے رنگی ہوئی وہ قوس کسیکا ندوانی اوڑھا انکے لیے سامنے آسمان پر کھچی ہوئی تھی جسکو اہل زمین کی پرورد اور ستائی ہوئے دونوں کی آہ نے پیدا کیا تھا اور جسکو ہم شاید کسی موقع پر تو کسی حسین کی ابرو ہی بتاتے مگر حسین بھی ہی جو اس وقت زنگاری کی آڑ میں چھپا ہو لیکن اسوقت تو ہم ضرورت اور مناسبت کے اعتبار سے دھنک یا کمان ہی کہینگے۔ ایسا وقت عموماً تفریح کا ہوتا ہی اس بدمست اور بیخود ویلین ٹنی ان نے بھی خدا جانے آج کیا جانی ہوئی دنیا دیکھی تھی کہ شراب کباب کی صحبتیں چھوڑ کر قصر شاہی سے باہر نکلا اور جہاں فوج قواعد کر رہی تھی وہ جا کر تماشا دیکھنے لگا۔ سپاہی مارس[1] کے کھلے میدان میں اپنے اپنے ہنر دکھا رہے تھے۔ نشانے تیروں سے اڑا رہی تھی تلواریں اپنے اپنے کاٹ کے جوہر دکھا رہی تھیں کہ یکبارگی سپاہیوں میں کچھ اشارے بازیاں ہوئیں اور پھر دیکھا وحشی لوگ اپنی تلواریں لیکر بلاے آسمانی کی طرح ویلین ٹنی ان پر ٹوٹ پڑے جن کو پٹرونیس میکسمس نے ایشس کا خون یاد دلا کر پہلے سے اچھی طرح آمادہ کر رکھا تھا سب ہاں ہاں کرتے ہی رہے اور مارنیوالے اپنا وار اور تلواریں اپنا کام کر گئیں۔ ویلین ٹنی ان زخمی ہو کر زمین پر گر پڑا اور تڑپ تڑپ کر دم بھر میں وہیں اسنے اپنی جان دیدی[2] جسکے لئے اس نے اٹلی میں قیامت برپا کر رکھی تھی اور اس تعجب خیز واقعہ سے جو خوشی ساری اٹلی میں پھیلی وہ اسکے بعد آنیوالے ان بادشاہوں

---

[1] گذشتہ زمانہ میں روما کے ایک وسیع اور ہموار میدان کا نام تھا جو فوجی کھیلوں اور فوج کے قواعد کے لئے مخصوص تھا ۱۲

[2] یہ واقعہ ۱۶ - مارچ سنہ ۴۵۵ء کو ہوا اور اسطرح ویلین ٹنی ان تھرڈ کا خاتمہ ہوا جو کہ تھیوڈوسیس بزرگ کے خاندان کا آخری بادشاہ تھا ۱۲۔ دیکھو اسٹوڈنٹ گبن صفحہ ۲۶۳

کے لئے پوری نصیحت تہی جو اپنا طریقہ سلطنت اور رعایا کے ساتہ برتاؤ اس قابل رکہنا چاہیں کہ انکی رعایا ان کی سچی جان نثار بنے۔ دنیا گو دار الجزا نہین ہے مگر پہر بہی اکثر دیکہا گیا ہے کہ جیسا انسان کرتا ہے ویسا ہی اسکے سامنے یہان بہی آجاتا ہی۔ ویلن ٹنی ان کے مرتے ہی پٹرونیس میکسمس اٹالیہ کے تخت سلطنت پر بیٹہ گیا اور اپنا پورا عوض لینے کیلئے ویلن ٹنی ان کی بیوہ یوڈوکسیا کو اس امر پر مجبور کیا۔ کہ وہ اسکے ساتہ شادی کرلینے پر راضی ہوجاے۔ یہ دل سے گہڑی ہوئی باتین نہین ہین بلکہ یہ وہ گذرے ہوے سچے اور عبرت خیز واقعات ہین جنسے ہر شخص کو سبق لینا چاہیئے اور جب کوئی کسی پر کسی طرح کی ناجائز زیادتی اور کسی قسم کا ظلم کرے تو اس کو اس بات کا بہی لحاظ کرلینا چاہیئے کہ اگر ویسا ہی معاملہ اس کے ساتہ بہی ہوا تو پہر کیا ہوگا ویلن ٹنی ان کی بیوی یوڈوکسیا کی رگون مین چونکہ شاہی خاندان کا خون دوڑ رہا تہا اسوجہ سے وہ پٹرونیس میکسمس کے ساتہ عقد کرنے پر راضی نہوئی اور بہت پوشیدہ طور پر اپنی بربادی اور تباہی کا حال وانڈال کے بادشاہ جنسرک کو لکہہ کر نہایت عاجزی اور بیکسی کے ساتہ اسکی امداد اور دستگیری کی خواہشمند ہوئی۔ پٹرونیس ان خفیہ کارروائیون سے بالکل لاعلم تہا اور اوسکے ساتہ اسکا طریقہ حکومت بہی کچہ ایسا خراب تہا کہ اٹلی کے عماید اس سے خوش نہ تہے یہ خدا کی دین تہی کہ بے محنت اور جانفشانی اسکو ایسی بڑی سلطنت مل گئی تہی مگر وہ اسکی قدر نہین جانتا تہا وہ رومیون پر حکمرانی اسطرح کرنا چاہتا تہا جسطرح کوئی فاتح اس ملک پر حکومت کرے جس کو اسنے خاص اپنی کوشش اور اپنی تلوار کے زور سے لیا ہو۔

ملکہ پلیسیڈیا کی ناتجربہ کاری اور اٹیس اور بانی فیس کے باہمی مخالفت کے جہگڑوں کی وجہ سے اہل وانڈال کی سلطنت آبنائے جبل الطارق سے *لیکر ہی ایلپس تک پہونچ گئی تہی انہون نے پینٹرنیو اور ٹوکنیا کے اکثر صوبے برباد اور تباہ کردئے تہے اور جنسرک کی فتوحات کے پہریرے سسلی مین بڑے آن بان کے ساتہ لہرا رہے تہے اسکی بحری طاقت بہی ایسان تک ترقی پر تہی کہ کارتہج سے مڈیٹرینین سی (بحر روم) تک اسکے شاہی احکام کا کوئی روکنے والا نہ تہا اٹلی کی تباہی کے اخبار جب اسکے کان تک پہونچے اور یوڈوکسیا

*یہ سب ان بڑے شہرون کے نام ہین جو اس سے پہلے ملکہ پلیسیڈیا کے دائرہ سلطنت میں داخل تہے

کی دبدبہ و جاہت کو اسنے اپنی آنکھون سے دیکھا تو پہر کیا تہا ملک گیری کا حوصلہ بڑہ گیا۔ نئی نئی خواہشین دل مین پیدا ہوگئین۔ بہت خوش ہوا۔ اور وہ سب مظالم اسکو یاد آ گئے جو رومیون نے کسی پہلے زمانہ مین کارتیج والون پر کئے تہے۔ فوراً تیار ہوگیا۔ لڑائی کا ساز و سامان درست کیا۔ پٹرونیس میکسمس کی سلطنت کو ابہی پورے تین مہینے بہی نہین گذرے تہے کہ اس کو جی جانون نے آکر وہان ٹائبر پر لنگر کیا۔ یوڈوکسیا کو یہ خبر سنکر بہت خوش ہوئی لیکن وہ یہ نہین جانتی تہی کہ ۶ جو کوئی ایا میرے جان کو جلا دیا۔ پٹرونیس میکسمس جنسرک کا نام سنکر گہبرا گیا۔ جوہن جانتے ہو اور جان ہوش کی طرح تن سے نکل گئی وہ اپنے طرز معاشرت اور اس برتاوے سے خوب واقف تہا جو اسنے رومیون کے ساتہ کیا تہا اور فوج کی طرف سے بہی اسکو امید نہ تہی کہ میرا ساتہ دیگی اور مین جنسرک سے مقابلہ کر سکون گا۔ ہاتہ پاون پہول گئے اور اس گہبراہٹ مین بہت نامردی کے ساتہ اسکو یہی مناسب معلوم ہوا کہ وہ چہپ کر کسی طرف کو بہاگ ہی جائے تو بہت ہی اچہا ہے لیکن یہ سب اسکی نامردی کے خیال تہے اور ہوا وہی جو ہونا تہا۔ وہ اپنی جان چہپائے ہوئے شہر سے اکیلا نکل کر ایک سڑک پر جا رہا تہا۔ نہ ساتہ تخت تہا نہ سر پر تاج تہا مگر ہان افسوس اور ندامت کی ہوائیان منہ پر چہوٹ رہی تہین اور ادبار ساتہ ساتہ رفاقت مین تہا کہ دشمنون نے پہچان لیا۔ تلوارین کہینچ کہینچ کر دوڑے اور دم بہر مین اسی زمین کو اسکے خون سے رنگین کر دیا جس پر اب وہ غرور کے مارے قدم تک نہین رکہتا تہا۔ دو چار زخم کہا کر زمین پر گرا اور پہر بڑی بے عزتی کے ساتہ اسکی نعش گہسیٹ کر دریائے ٹائبر مین پہینکدی گئی۔ اس واقعہ کے تیسرے دن خاص دار السلطنت روما پر دشمنون کا یورش ہوا۔ شہر لٹنے لگا۔ آدمی بیدریغ قتل ہونے لگے اور بیشک وحشی لیٹرے رومیون سے اچہی طرح کارتیج کا عوض لے لیتے اگر پادری لیو کا جلال اسکی عظمت اور اسکی رعب دار تقریر اس موقع پر جنسرک کی آتش غضب کو چہینٹے دیکر ٹہنڈا نہ کر دیتی اور وہ رومیون کی خطا معاف نہ کر دیتا۔

خدا خدا کر ملک مین امن چین پیدا ہوا تو ویلنٹینین کی بیوہ یوڈوکسیا بہی جنسرک سے ملنے گئی لیکن کسی کو کسی کام کے کرنے کے بعد اسقدر ندامت اور افسوس نہ ا

سلہ پٹرونیس میکسمس کے قتل کے تیسرے دن جب جنسرک آسٹریا کی طرف سے آکر اس بلا لحاظ شہر (یعنی اٹلی) پر حملہ آور ہوا ہو تب بالعوض روم کے بہادرون نے اسکی

دوست جان لو ڈھونڈتے ڈھونڈتے ساری دنیا کی خاک چہان کر جنیوا کی اُس سرزمین پر
پہونچے ہین جسکی خاک سے ایک شخص کلمبس نامے تہے پیدا ہوکر آخر نئی دنیا کو ڈہونڈہ ہی نکالا
اسوقت ایک بہت پرفضا میدان ہماری آنکہون کے سامنے ہے جسکو ہمارے خیال کی طبع کو کیسا
تو نہین ہے لیکن نیچر نے اُسکے دلفریب بنانیمین جس سادگی سے کام لیا ہے وہ خود اس
قابل ہے کہ ہم اپنے بڑی ہی جانیوالی عمر تہوڑی دیر کے لئے روک کر اسقدر اپنا وقت اس کے
نذر کردین جو ہمکو ایک بہت بڑے میدان کے دیکہنے مین صرف کرنا پڑتا۔ زمین کا ایک ہموار
اور سطح تختہ ہے جسپر چلنے والی ہوائی ہمسکے زبردست حکم سے بہت صفائی کے ساتہ دن
بہر جاروب کشی کیا کرتی ہے اور جسکے لطف سیر اٹہانے مین نظر کو مطلق اس امر کی تکلیف نہین
ہوتی کہ وہ دہوپ کی طرح بلندی سے گرے ہوئے سایہ دیوار کی طرح اوپر چڑہے
ہر طرف ہرا ہرا سبزہ لہلہا رہا ہے جابجا خودرو پہول کہلے ہوئے ہین جنکی خوشرنگیان
ہری ہری پتون مین کچہہ تو چہپی ہوئی اور کچہہ اپنے نکلی ہوئی چمکتی ہوئی آنکہون کے ساتہ
وہی دیا ہت کی معاملے کرتی ہین جو کسی شوخ شہزادہ کے وہ پہول سے رخسارے غضب
کرجاتے ہین جو بظاہر دیکہنے مین نقاب میں چہپے ہوئے ہوتے ہین مگر مزاج کے چلبلے پن حسن کی
شوخی اور شوخی کی شرارت یا قدرتی ہوائین کے تقاضے سے نقاب کے ایک گوشے
مین کچہہ کچہہ اوٹہی ہوئی شکن بہی پڑی ہو۔ موسم بہار کی وہ ٹہنڈی ٹہنڈی ہوائین خوش
فعلیان کرتی چل رہی ہین جو بہت دور دور کی مسافتین طے کرتی کثافتون سے پاک اور صاف
ہوکر اس کہلے میدان مین آتی ہین اور درختون نے جذب کرلینے کی وجہ سے مستقل ہوا کا اتنا
لگاؤ بہی نہین ہوتا جس قدر کہ اون پاکیزہ مزاج عشاق کے غمون مین پرانے رنج اور غمون کی
آمیزش ہوتی ہے جو اپنے معشوق کی قیامتی سے ہر دم تازہ ہی غم کہایا کرتے ہین گو یہ ضرور ہے
کہ اس دلکش میدان کی آبادی سے بہت دور اور علیحدہ ایک کنارے پر واقع ہونیکی وجہ سے
وہ نگاہین یہان بہت کم پہونچتی ہونگی جو نیچر کے کارخانے اور قدرتی سینریون کو بہت قدر کی نظر سے
دیکہتی ہین اور نہ یہان کہین پہولون کے پرانے جان نثار ہوتے اور بلبلون کا گذر معلوم ہوتا
ہے مگر وہ وحشی آنکہین ضرور یہان کی دلفریبیان اکثر دیکہتی ہونگی جن سے حسینونکی اچہی سی
اچہی آنکہ کی ہمیشہ تشبیہ دی جاتی ہے اگر اب بہی آپ نہ سمجہے ہون تو دیکہیے اونہین کی آنکہین
وہ جو ہمین فقط اشارہ ہی کرتے دیکہ کر کسیکی پہیری ہوئی نگاہ کی طرح چوکڑی بہرتے ہوئے

ہوگا جسقدر یوڈوکسیا کو جنسرک کے پاس جاکر ہوا۔ بڑی بے عزتی کے ساتھ اسکا سارا زیور اوتار لیا گیا وہ اسکی دونوں بیٹیاں بہی اسی مال و متاع کے ساتھ بری طرح سے جہاز مین بہردیگئیں جو اٹلی کی خزانہ مین لوٹ مار سے بچ رہا تہا اور ان کارروائیوں کے بعد جنسرک سب کو لیکر کارتہیج کیطرف روانہ ہوگیا۔

یہ وہ حال تہا جو اٹلی کی سلطنت پر گذرا اور بیشک یوڈوکسیا دہنین وحشیونکی قید مین رہکر اپنی زندگی سو گذر جاتی اگر مشرقی روم کا بادشاہ اسکا نانا تہیوڈوسیس ایک کثیر رقم دیکر بہت عاجزی کے ساتھ جنسرک سے صلح نہ کرلیتا۔

گیارہوان باب

مبارک
اے فلک رشک سے نہ جل مرنا
بچہڑے کیا ملتے ہین ایک مدت کے

برسات گذر گئی ہے موسم بدل گیا ہے اور گرمیون کی اس گرمی کو جو روز ہجران کی تپش سے کچہ ملتی ہوئی تہی نیچر نے برسات بہر اپنے آنسوؤن کے چہینٹے دیدیکر اب اسقدر کم کردیا ہے کہ جاڑون کا موسم آچلا۔ گلابی گلابی سردی پڑنے لگی اور جلد کے مسامات بند ہو جانیکی وجہ سے اندر حرارت کچہ اسی طرح ترقی کر چلی جسطرح عالم شوق اور اشتیاق مین اس ہجران نصیب مگر پہر خوش نصیب شخص کے دل پر ترقی کر تی جاتی ہو جسکی شام وصال بہت دنون کے بعد خدا خدا کر

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱۷ — ایک مجمع معزز پادریونکا جنکا پیشوا اور سر گروہ پادری لیو تہا اسکی بلاغت اور رعب نے وحشی صحابیات (جنسرک) کی خونریزی کو کم کردیا اور وانڈال کی بادشاہ نے اٹلی والون سے ان لوگونکی جان بخشی کا وعدہ کیا جو ہتیار رکہدین اسنے لیو کی اس درخواست کو بھی مان لیا کہ شہر کو نہ جلانے اور قیدیونکو ایذا اور تکلیف نہ پہونچانے کو بہی مان لیا۔ مگر صاف اور صریحی الفاظ مین یہ وعدے نہ تہے اور نہ اسی طرح عملدرآمد کیا گیا جسطرح پادری کی خواہش تہی۔ تاہم پادری لیو نے ملک کو بہت فائدہ پہونچایا اور اسکی وجہ سے اٹلی اور اٹلی کے رہنے والے وانڈال اور ان کی ناجائز خواہشون کے اس قدر نشانہ نہ بنے جسقدر کہ وحشی کارتہیج کی تباہی کا ان سے عوض لینے والے تہے یہ لوٹ مار چودہ رات دن رہی ۱۲ - اسٹوڈنٹ گبن -

اب قریب آ لگی ہو۔ سہ پہر کا وقت ہے اور وہ زمین جسپر آفتاب کی کرنین ابھی تہوڑی دیر پہلے خوشی مین اپنے تارہای شعاعی سے جاروب کشی کررہی تہی۔ اب سپر نیحرا اپنے سایکا فرش بچہاتا ہوا مغرب کیطرف سے چلا آتا ہے۔ ہوا کسی ہجران نصیب عاشق پار ارمان بہرے دل کی دونون کیطرح بہری لگ رہی اور موسم سرما کا آخری وقت کا ڈہلا ہوا دن کسی کی شوق اور بے صبری کو دیکہہ دیکہہ کر جلدی جلدی بہاگا ہوا جاتا ہی۔ اوس مرجہائی ہوئی سبزے کی چہرہ پر تروتازگی آتی جاتی ہی جسکا ابہی دوپہر کو آفتاب کی گرمیان دیکہہ دیکہہ کر زرا سا منہ نکل آیا تہا۔ اور وہ دل تنگ کلیان بہی اب خودبخود مسکرا دیتی ہین جو ابہی غمگین اور پژمردہ دلون کی طرح گردن جہکائے بیٹہی تہین۔ پیرس کا شہر یون تو قدیم سے ہی مگر آج خدا جانے کیا ہی کہ سارا شہر رشک ارم بنا ہوا ہے اور کوچہ و بازار کچہ اسیطرح رونق پر ہین جسطرح ایک نئی نویلی دلہن کو ہونا چاہیے۔ ٹہاٹہ جابجا عام گذرگاہون اور سڑکون پر لگے ہوی ہین اور انکی درستی مین اسوقت جس قسم کی کوششین ہو رہی ہین ان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آج یہان کسی ایسی خوشی کا گذر ہونیوالا ہی۔ جو سب دلون ارمان بہرے دلون مین رہتے رہتے اسیطرح ترقی کر گئی ہے جسطرح شوق بڑہتے بڑہتے کسی مشتاق آدمی کو ہمہ تن شوق بنا دیتا ہے اور عشق کی آگ بہڑکتے بہڑکتے انسان کو خاک سیاہ نہین تو دیوانہ ضرور بنا دیتی ہے ہر طبقہ کی چہوٹے بڑے آدمی مرد اور عورتین بچے اور بوڑہے جوق جوق پیرس کی گلی کوچون سے نکل نکلکر اس ایک بڑی سڑک کیطرف بڑہے ہوے چلے جاتے ہین جو شہر سے نکلکر دریاے سین کی طرف گئی ہے۔ آگے بڑہ کر اس جانیوالی سڑک کی دو شاخین ہو گئی ہین جنمین سے ایک تو سیدہی خاص دریاے سین کی ساحل کیطرف جانیوالونکو لیجاتی ہے اور دوسری بائین ہاتہ کی طرف مڑکر ایک عالیشان عمارت کیطرف گئی ہے جو نیلے نیلے آسمان سے باتین کرتی ہوئی دو سپید سپید سامنے میدانیس د.. کو نظر آرہی ہے اور اسی طرف یہ سب جانیوالے بہی جا رہے ہین۔

یہ عمارت جس میدان مین واقع ہی گو اسکی وسعت ہماری نظر کیطرح بیحد ضرور ہے مگر اسوقت یہان آدمیون کی کثرت کچہ اس درجہ بڑہی ہوئی ہے کہ یہانسے وہان تک جانیوالی نظر کو قدم قدم پر ٹہوکرین کہاتے ہوی بڑی روک ٹوک کے ساتہہ پہونچنا نصیب ہوتا ہی یہ جانیوالے جاتے جاتے جب اس عمارت سے تہوڑے فاصلہ پر رہجاتے ہین تو دور سے کچہ ایسا

معلوم ہوتا ہے کہ یہ جا ہوا ایک جگہ پر رُک کر کچھ ادہر اُدہر ہو جاتے ہین - اور بیچ کی سڑک خالی ہو جاتی ہے جسکی وجہ نزدیک پہونچکر یہ معلوم ہوتی ہے کہ سڑک کے کنارے کنارے فوجی لوگ دورویہ صفین باندہے کھڑے ہین اور وہ عام لوگون کو آگے نہین بڑہنے دیتے - یہ فوجی لوگونکا سلسلہ خاص اس مقام سے شروع ہوا ہے جہان پر ایک بہت بڑا آہنی پہاٹک لگا ہوا ہے یہ پہاٹک گویا اس عمارت کے احاطہ کا صدر دروازہ ہے جسکی چار دیواری کیلئے اوسی کے مطابق بہت نفیس جنگلا بہی منتخب کیا گیا ہے جو چارون طرف زمین سے کسیقدر بلند سنگی دیوار پر نصب کیا گیا ہے جسپر ایک قسم کا سپید سپید پہرا ہوا روغن نظر کو کچھ اسیطرح بہلا معلوم ہوتا ہے جسطرح یورپی عورتون کے چہرہ پر سپید سپید پوڈر - اس جنگلے کی چہارطرف زمین کا نہایت ہموار سطح تختہ ہے جسپر بہت نفاست کے سلسلہ ہری ہری گہانس جمائی گئی ہے اور اوسکے برابر تراشنے اور سبز رکہنے مین خدا جانے کس قسم کی کوشش کیگئی ہین کہ مردم دیدہ کو جان بوجھ کر بہلا ہی دہوکا ہوتا ہے کہ ہری ہری مخمل کا یہ فرش بچھا ہوا ہو - اس سبز تختہ کے درمیان مین بہت نفاست کیساتھ بعض بعض جگہ چمن بندی بہی کی گئی ہے جسمین طرح طرح کے پہول اپنی اپنی خوش رنگیون کو کچھ اسطرح دکہا رہے ہین کہ نظر دیکہکر پہر پلٹنے کا نام ہی نہین لیتی اور دیکہنے والی آنکہ دیکہتے ہی دیکہتے کچھ اسیطرح کہلی رہجاتی ہے جسطرح وہ سامنے نرگس کا کہلا ہوا پہول - دیکہا ؟ روشین بہت صاف ہین اور اونپر صدہا مرد اور عورتین ہاتہون مین ہاتہ دئے بہت آزادی کے ساتھ ہنستی بولتی ٹہل رہی ہین اور انکی ظاہری شان و شوکت اور اونکا قیمتی لباس بتا رہا ہے کہ یہ سب پیرس کے امرا اور منتخب لوگ ہین اس سبزہ زار کے وسط مین سنگ مرمر کی ایک مستطیل مگر بہت خوشنما عمارت واقع ہے جو شاہی گرجے کے نام سے مشہور ہے - اسکا صدر دروازہ مغرب کیطرف ہے - چہت سنگی ہے جسپر چار برج مستطیل واقع ہین اور برجون پر بجا کلس کے طلائی صلیبین لگی ہوئی ہین جو اسوقت کی دہوپ مین کچھ وہی بہار دکہا رہی ہین جو چاندنی رات مین کسی کی نشان آلود پیشانی ماہتاب کی تلملا تلملا کر آمیزانی کرنون اور چمکتے ہوے ستارون کی چہاؤن مین کسی خوش نصیب کی آنکہون کے نیچے چکا چوند پیدا کر جاتی ہو - آفتاب کی شعاع اونپر پڑتی ہے اور اون سے صدہا کرنین اسیطرح پیدا ہو کر تڑپ جاتی ہون جسطرح ہنسی کے عالم مین کسی کے نور کے گلے سے ہنسی کی ایک نکلنے والی سانس کے عکس سے پیارے پیارے آبدار دانتون سے نور کی صدہا شعاعین اترا اترا کر پہوٹ نکلتی ہون - اگر اس گرجے مین آگے پیچھے چار درجے ہین جنکے محراب دار

سنگ رخام کے گول اور خوشنما ستونوں پر قایم ہین - زمین چوبی کی ہی اور در و دیوار مین
پچہ کاری کا نہایت نفیس کام ہی جابجا حضرت عیسیٰ کی مختلف سنون کی تصویرین بنی ہوئی ہین کہین
کہین پر صلیبی معرکے بنی ہوئی ہین اور کہین پر اس واقعہ کی تصویر بنی ہوئی ہی جسپر چڑھ کر جناب مسیح چرخ چہارم
پر پہونچے تہے - اس گرجے مین داخل ہونیکی جو رستے ہین پہلا ایک کمرہ بطور برآمدے کے ملتا ہے - اسکے بعد اس سے
ایک بڑا کمرہ اور پہر اسکے بعد ایک بہت وسیع ہال ملتا ہی یہ ہال خاص بادشاہ اور شاہی خاندان کے لوگونکی
نشست کے لئے مخصوص ہی جسکی آرایش مین بہت نفاست سے کام لیا گیا ہی - چہت مین چار جہاڑ آویزان
ہین جو ہر وقت کی صناعیون مین سے اعلیٰ درجہ کے شمار ہو سکتے ہین - دیوارونپر بہت صاف شفاف
گلاس نظر آتے ہین اور خوشنما بینچ اور بڑی بڑی کرسیان قاعدے کے ساتھ برابر لگی ہوئی ہین جنپر شاہی
خاندان کے لوگ ہی اکثر بیٹھے ہین - اس ہال کے بعد ایک درجہ اور ہی جو ان سب درجون سے کسیقدر بلندی پر
واقع ہی اور اسکو ایک طلائی کٹہرے نے اور بہی سب درجون سے ایک قسم کا امتیاز دیدیا ہے
اسکے گوشون مین داہنی طرف تو حضرت عیسیٰ کی وہ مبارک تصویر ہے جو سنگ مرمر سے تراش کر
نہایت نفاست کے ساتھ بنائی گئی ہی اور دوسرے کونے مین اس پاک بی بی کی سنگی شبیہ رکہی ہی
جو ہولی ورجن کے خطاب سے مخاطب ہے اور جسکا نام مریم ہی - یہان دین عیسوی کا ہادی اور حضرت مسیح
کا جانشین بشپ رونق افروز ہوتا ہی لیکن یہ مکان ابہی اپنے مکین سے خالی ہی اور نہ ابہی کہین بادشاہ
وقت کا پتہ معلوم ہوتا ہی مگر ہان گرجا کا گہنٹہ بج رہا ہی اور سب لوگونکی آنکہیں کسیکے آنیکا انتظار
کر رہی ہین - اس انتظار مین ابہی تہوڑی دیر بہی نہین گذری تہی کہ ہٹو بچو کی رعبدار آوازین کانون مین
آنے لگین اور اسی کے بعد سامنے سے ایک رسالہ سوارون کا نظر آیا جو برہنہ تلوارین علم کئے ہوئے
گہوڑے دوڑاتے چلے آتے تہے اور انکے حلقے مین ایک گاڑی تہی جسمین چار گہوڑے لگے ہوئے تہے اور جو بہت
تیزی کے ساتھ اسطرف آ رہی تہی یہ گاڑی نعش سے کسیقدر مشابہ ہی اور گو اسکی تیاری مین بہت
کچہ اہتمام کیا گیا ہوگا - مگر پہر بہی اسمین وہ نفاست کہان جو آجکل کی سادی فٹنون مین پائی جاتی ہے
یہ گاڑی آتے آتے اب بالکل ہی گرجے کے قریب آ کر رک گئی ہی سوار سڑک چہوڑ کر - ادہر
ادہر ہو جاتے ہین اور اسمین سے پانچ عورتین اترتی ہین جنکا اعلیٰ درجہ کا لباس - انکی ظاہری عظمت
اور شان اور انکے سرو بزرگی کے ہوئے چہرے صاف بتلا رہے ہین کہ یہ صلیبی خاندان سے ہین - یہ سب صورت
شکل مین ایک سے ایک بڑہی چڑہی ہین مگر سب سے زیادہ حسین وہ عورت ہے - جو ان سب کے بیچ
مین ہی - وہ جسکے پیچہے پیچہے ایک عورت مگس رانی کر رہی ہی - اسکا لباس سب سے زیادہ

پرتکلف ہے۔ اور اسکی پیاری صورت کی زیبایش مین بھی کسیقدر معمول سے زیادہ تکلف کیا گیا ہے۔
ایک سُرخ پھول جو اچھی طرح کھلا بھی نہین ہے بیچ سینہ پر اس جگہ رکھا گیا ہے جہان پر دو ابھرتے ہوئے
جوبن انگوروں تنگ غنچے کی طرح ہین تو اوسی احاطہ تیرے دل کیطرح شرم و حیا سے محرم مین چھپے ہوئے
بیٹھے ہین جنکا شوق اسیطرح روکے نہین رکتا اور وہ بے اختیار جامہ سے باہر ہوا چاہتے ہین۔ صحیح ٹوپی
پر ہے اور اوسکے سامنے والے حصہ پر جہان کلغی اور کلغی کے پاس فرنگی شتر مرغ کے پر لگے ہوئے ہین بہت سے لال
لال پھول لگے ہوئے ہین جو آتشین پھول سے رخسارون کے سامنے کچھ اور ہی بہار ہیچ دکھا رہے ہین۔ مگر اسکی
صورت تو کچھ ہمکو آشنا معلوم ہوتی ہے! اہا یہ تو ہنوریا ہے۔ پیاری ہنوریا۔ ہمارے دوست کی محبوبہ۔
بیشک یہی ہے وہی۔ اور بھلا اس صورت شکل کا دنیا مین کون ہوسکتا تھا۔ ضرور یہی ہے۔ دیکھئے نا
وہ جو اسکے پیچھے پیچھے عورت ہے وہ دیلا ہی تو ہے۔ ہمنے پہچان لیا۔ مگر اسوقت یہان تنہا کیسی! ا۔ کا وہ
جانباز وہ عاشق جس سے بہت تمنا اور مشکلون کے بعد ملنا نصیب ہوتا تھا کہان گیا ہوا۔ ہمنے تو ان دونون
کو ساتھ ہی پیرس کی طرف آتے دیکھا تھا۔ کیا تفرقہ انداز فلک نے خدانخواستہ پھر انکو جدا کر دیا؟
ہای اگر ایسا ہوا تو غضب ہی ہو گیا۔ اور غضب بھی بڑا غضب مگر جان کی عدم موجودگی مین یہ اسکی
عروسانہ وضع کیسی۔ یہ فوق البھڑک لباس چہ معنی دارد۔ اکیس میرو دیسنے تو کوئی چال نہین کی
اسکی بیطرح عنایتین اور بلا وجہ اسقدر مہربانیان طبیعت مین ضرور شک پیدا کرتی ہین۔ کہین اسنے
جان کے ساتھ دغا تو نہین کی اور ہنوریا کو اپنے ساتھ عقد کرنے پر مجبور تو نہین کر دیا؟ لیکن ایسا
نہین ہوسکتا۔ میرو دیسنے اگر ہنوریا کو اس عروسانہ لباس پہن لینے پر مجبور کر دیا تھا تو وہ
اسکے دل کو مجبور نہین کر سکتا تھا آپ اسکے پیارے پیارے چہرے کو نہین دیکھتے۔ کیسا بشاش ہے
صاف اور نازک جلد کے نیچے خون کیسا لہرین لے رہا ہے اور خون کے ساتھ ساتھ خوشی کی نشانیان
کیسی اترائی ہوئی پھرتی ہین۔ آنکھون مین مستی۔ مستی مین سرور۔ ہونٹون پر مسکراہٹ اور مسکراہٹ
مین کچھ ایک قسم کی آئی ہوئی حیا کیسا کچھ غضب کر رہی ہے خدانخواستہ اگر اسکا پیارا دلدار
اس سے جدا ہو گیا ہوتا تو اسکے چہرے کی یہ صورت نہ ہوتی۔ ان آنکھون مین حسرت اور افسوس بھرا ہوتا
جنمین اسوقت بیطرح سرور بھرا ہوا ہے اور آنسو آنکھون سے ٹپک رہے ہوتے۔ رنج و غم والون کی کہین یہ صورت
ہوتی ہے۔ توبہ۔ اچھا پھر جان اسکے ساتھ کیون نہین ہے آخر یہ تنہا کیون ہے اور وہ کہان گیا!
ہمارے یہی خیال ہمکو حیرت کا پتلا بنائے ہوئے تھا کہ پھر سڑک کی وہی آوازین جو پہلے آئی تھین آنے لگین
اور انہون نے ہمارے دلکو اور دلکے ساتھ آنکھ اور کانون کو بھی اسطرف متوجہ کر دیا۔ ابھی تھوڑی دیر

بھی نہ گذری تھی کہ ایک گاڑی جو بگھی سے مشابہ تھی گرجے کے پاس آکر رکی۔ فوجی لوگوں نے
شاہی قواعد کے موافق سلامی دی اور گاڑی سے تین شخص اوتر کر گرجے کے سامنے روشوں پر ٹہلنے لگے خدا کا
شکر ہے کہ انہیں سے ایک تو ہمارا دیرینہ یار اور دوست جان ہے جسکو ابھی ہم یاد کر رہے تھے اور جسکے نہ دیکھنے سے ابھی تھوڑا دیر پہلے
ہماری بدگمانی کیا کیا ہم سے کہتی تھی دوسرا میر ددکیس ہے اور تیسرا وہ دراز قد اور فربہ اندام آدمی
جسکے زہد اور ریاضت نے اسلئے بجائے اسکی روح کو قوت پہونچتی اسکے جسم کو توانا کر دیا ہے وہ جسکے سر کے
لانبے لانبے بال کندہوں تک لٹک رہے ہیں اور جو معمولی لباس کے علاوہ ایک گون بھی زیب تن کئے ہو
قیاس سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شاید تثلیث پکارنے والوں کا مقتدا بشپ ہے۔ جان اسوقت بہت
خوش خوش ہے۔ مسرت بشرے سے ظاہر ہو رہی ہے۔ نہایت نفیس پوشاک زیب تن ہے اور ایک
سرخ پھول جو ابھی طرح کھلا نہیں ہے مگر ہاں منتہبد کلی کی دل تنگ حلقے سے نکلکر اپنے دل کو بہرے
ہوئے جوش سے اب کچھ دیر میں کھل کھلا کر ہنسا ہی چاہتا ہے کسی اوس خوش نصیب عاشق کے دلکی حالت
دکھانیکے لئے اوسکے کوٹ کے داہنی طرف سینے پر قبضہ میں گہر سا ہوا ہے جسپر خدا کا بہت بڑا کرم ہوا ہے
اور ارمان بہرے دل کے ارمان نکلنے میں اب دو چار دن نہیں آپ کے سر کی قسم گہڑی دو گہڑی کی کسر باقی
ہو۔ وہ گہڑیاں نہیں جو کالی بلا فراق یا رنج و غم کی بیمار سی راتوں میں ہوتی ہیں بلکہ وہی گہڑیاں
ہاں ہاں وہی گہڑیاں جو شب وصل میں ہوتی ہیں اور اگر بالفرض وہ نہ سہی تو وہ جلد جلد گذر جانیوالی
گہڑیاں تو ضرور ہیں جو شادی اور مسرت کے دنوں میں ہوتی ہیں۔ مگر یہ بات کچھ سمجھ میں نہیں آتی
کہ ان بیبیوں کی تخصیص فقط ہمارے دوست جان اور اسکی پیاری محبوبہ ہنوریا کے ساتھ کیوں ہے اور
اسقدر انکے پاس میں کیوں اہتمام کیا گیا ہے۔ آخر اسکی وجہ کیا! کہیں ان دونوں کی آج
شادی تو نہیں ہے! اہا۔ سچ کہتے ہو۔ مجھے یقین جو ایسا ہو قیاس بھی اسیکا مقتضی ہے
اگر یہی بات ہے تو خدا کا لاکھ لاکھ احسان ہے کڑوڑ کڑوڑ شکر کہ اوسنے یہ دن دکھایا
اچھا۔ جان وغیرہ تو اب گرجے کے اندر جاتے ہیں۔ آئیے یہاں کے لوگوں سے دریافت تو کریں
دیکھیں تو ہمارا قیاس کہانتک صحیح ہے۔ سڑک کے آس پاس دونوں طرف خلقت کا ہجوم ہے
تماشائیوں کے ٹھٹ لگے ہوئے ہیں اور ہر شخص کی تقریر سے جو باتیں ہمارے کانوں تک پہنچتی ہیں
وہ نہایت ہی دلخوش کن ہیں اور جو ہمارا خیال تھا وہ نہایت صحیح ہے زمانہ کے انقلابات
کے عمدہ سین دکھانیوالے پھرا کے دن پہرے۔ میر دیس نے بہت اعزاز اور احترام کے ساتھ انکو شاہی مکانات
میں رہنے کیلئے جگہ دی اور بہت تمنا کے ساتھ جان کو اپنا وزیر سلطنت مقرر کیا اور چونکہ میر دیس کو

معتبر ذریعوں سے یہ امر اچھی طرح معلوم ہو گیا تھا کہ ان ... آج تمام ارمان بھری
دلہنیں بھی اسی طرح سر جھکائے مگر دل پکڑے ہوئے بیٹھی ہیں جسطرح حضرت عشق نے
انکو پہلے پہل انکے سینہ میں پاک اور صاف پیدا کیا تھا ہو جسے ان دونوں کی جلد منعقد ہو جانے
میں کوشش کی اور سارے شہر میں اس زمانے کی رسم کے موافق انکے عقد کی تاریخ مشتہر
کیگئی۔ جابجا اشتہار تقسیم ہوئے اور آج خدا خدا کر کے وہ مبارک دن بھی آگیا جسمیں وہ دونوں منعقد
ہوں۔ شہر کی آرائش میں جسقدر ساز اور سامان آپنے دیکھا تھا وہ سب اسی کے طفیل میں تھا۔ یہ سب کچھ
ہوا اور خدا ایسا ہی کرے مگر محبت کا خدا برا کرے۔ اس کمبخت کا قدم درمیان آتے ہی جب دل میں خیال
آتا ہے تو بڑا ہی خیال آتا ہے سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ کانوں سے سنتے ہیں اور کچھ یقین
بھی آچلا ہے مگر جب ہم اپنے دوست کی قسمت کیطرف خیال کرتے ہیں تو سب ہمکو جھوٹ ہی معلوم ہوتا ہے
اگر جھوٹ نہیں تو دل میں کچھ نہ کچھ شک تو ضرور ہی پیدا ہو جاتا ہے۔ اچھا اگر گرجے کے اندر چلیں تو سہی کہیں تو
بیان ہو کیا رہا ہے اگر عقد ہی ہے تو معلوم بھی ہو جائیگا" اور اسی خیال کے آنیکے ساتھ ہی گرجے کے اندر
سے کچھ سریلی صدائیں ہماری کانوں میں آتی ہیں اور ہم اندر جاکر کیا دیکھتے ہیں کہ گرجے کے درجے
آدمیوں سے بھری ہوئی ہیں اور سب یک آواز ہو کر خداوند۔ روح القدس اور جناب مسیح کی شان
میں بڑی ذوق شوق کے ساتھ کچھ اشعار گا رہے ہیں اور وہ سریلی آوازیں سنکر سنگی عمارت بھی
اپنی صدائے بازگشت میں انہی کا اعادہ کر رہی ہے۔ اس گانے میں وہ خوش گلو عورتیں بھی شریک ہیں جو
اپنی دلفریب صورت کے ساتھ آواز بھی اسقدر دلکش رکھتی ہیں کہ روح تن سے بے اختیار باہر نکلی ہی
آتی ہے۔ انکی پیاری اور سریلی آوازوں کے ملنے سے اور بھی اس گانے کا لطف دوبالا ہو گیا ہے
اور ادب بیان کا یہ رنگ دیکھنے سے ہمکو اس امر کا یقین کلی ہوتا ہے۔ کہ بیشک ہمارے دوست کی آج شادی ہے
جان اور ہنوریا کے چہرے پر خوشی اترائی ہوئی پھرتی ہے اور وہ اس خوشی کے نشہ میں چور ہوئے جاتے ہیں
اس مسرت کے مزے ہمارا دل لے ہی رہا تھا کہ یکبارگی ایک شاہی خادم گھبرایا ہوا اندر داخل ہوا اور
ہیرودیس کے سامنے ہاتھ باندھ کر چپ چاپ ادب کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ سلطانی نظر اسکیطرف اٹھی اور خادم کو
اسطرح بیموقع حاضر دیکھکر آنکھ کے اشارے سے پوچھا "کیا ہے" اسنے جسکے جواب میں بہت گھبرائے ہوئے
لہجے میں خادم کی زبان سے یہ ادا کیا "حضور عالی جنوبی فرانس کے بادشاہ کی طرف سے ابھی ایک سفیر
آیا ہے اور اسیوقت حضور میں باریاب ہونا چاہتا ہے گو اسکو بہت سمجھایا کہ اسوقت موقع نہیں
مگر وہ بہت بضد ہے اور اسی امر پر اصرار کر رہا ہے کہ جسطرح ممکن ہو ابھی شرف حضوری حاصل کرے

خادم کی یہ باتین خدا جانے کس غضب کی تہین کہ صدا سے بازگشت کے لئے عشق کی عمارت کی بہی
زبان گنگ ہوگئی ہو سارے گرجے مین سناٹا ہیں گیا - بشپ کی حد چلتی ہوئی زبان جو سلطانی مقدسین
خداوند کے سامنے بہی نہ چپ ہوئی تہی حیرت سے منہ مین رک گئی - میر دیس ہی دانتون کے نیچے
انگلی دابکر چپ ہوگیا جان اور ہنوریا کے چہرے پر ہوائیان چہوٹنے لگین - اور انکا وہ رنگ جو
خوشی کے مارے جتنا جلدی سے اترا یا ہو چمکا پڑتا تہا - اسی طرح فق ہوگیا جسطرح یک بیک مارنے
سے شب وصل کی کل صبح ہو جاے ادر صبح کا تارا زمین سے بہت اونچا دیکہکر کوئی تو گہبراہٹ مین پلنگ سے
اٹہکر نہ تو کچہ دلدہی کرے نہ تسلی ہی دے اور منہ پہیر کر خدا حافظ کہتا ہوا ڈولی مین سوار ہو جاے اور کوئی کہ
سر کی چاروں طرف حسرت اور افسوس سے دیکہتا ہی رہ جائے - گو دمس سفیر کی آنیکا مطلب مر دیس اچہی طرح
سمجہہ گیا تہا - اور اسکا قصد تہا کہ عقد سے فارغ ہونیکے بعد سفیر سے ملے لیکن سفیر جو بہی ہوئے اصرار نے
بالآخر اس کو اس امر پر مجبور ہی کردیا وہ اسیوقت اسکو یہان آنیکی اجازت دے - سفیر اندر حاضر ہوا
شاہی ادب سے سلام کیا اور پہر اسطرح کہنے لگا "مین بہت ادب کے ساتہہ پہلے خداوند عالی کی
اس حرج کی معافی چاہتا ہون جو اسوقت کی میری عجلت نے حضور کے ایک نیک کام مین پیدا
کیا اور شاید مین ایسی بے ادبی کا کبہی مرتکب نہوتا اگر مین یہ سمجہتا کہ تہوڑی دیر کے بعد بہی مجہے
کچہ عرض کرنیکا موقع بہی رہیگا - مجکو شاہ ٹارسمانڈ نے حضور مین ایک خاص تکلیف دہی کیلئے
بہیجا ہے - اور یہ خط دیا ہے" اور یہ کہکر اس نے ایک سر بمہر لفافہ پیش کیا اسمین معمولی تمہید
کے بعد لکہا تہا "ہم کو بہت محنت اور کوشش سے ایک نہایت حسینہ اور جمیلہ رومی عورت ملی تہی
جو یک بیک ہماری کاشانۂ دولت سے اسطرح غائب ہوگئی جسطرح ہم سے صبر و قرار - لیکن
اب ہم سنتے ہین کہ وہ اب آپکے ظل عاطفت مین پہونچی ہے اور آپ اسکو عنقریب کسی شخص کیساتہ
معقود کرنیوالے ہین - ہماری آپکے قدیم زمانہ سے دوستانہ مراسم چلی آتی ہین اور اسی وجہ سے
ہمکو قوی امید ہے کہ آپ اسکو ہماری خاطر سے ہمارے پاس فوراً روانہ فرمائینگے" میر دیس نے
اس خط کو ایک سرسری نظر سے دیکہا اور مسکراکر اسکو ہمارے دوست کی طرف بڑہادیا - جان
اور ہنوریا دونون اسوقت سخت انتشار مین مبتلا تہے عین خوشی کیوقت مین
ٹارسمانڈ کا نام اور نامہ کہنا اس سفیر کی یہ جلدی - آفت ناگہانی بنکر ان کے شوق بہری نازک دل
کے ساتہہ وہی سلوک کر گئی جو ایک گرنیوالا پہاڑ شیشہ آلات کے ساتہہ کر جاتا ہے - کلیجہ دہک دہک
ہونیلگا - افسردگی دل سے اٹہہ کر منہ پر چہاگئی - خون رگون مین گردش کرنیسے اور روح

خوشی کی طرح جسم میں پہرنے سے رک گئی -- لابنین لابنین نسانینین وہ بھی رکی رکی گرتی پڑتی منہ تک آنے لگیں اور ان دونوں کو یہ معلوم ہوا کہ ایک غم کا پہاڑ ان کے سروں پر ٹوٹ پڑا - دل کے انقباض سے دماغ میں اثر ہوتا - جو اس اپنی راہ اور بیٹھے اپنی راہ اسی طرح کہنچ گئے جسطرح کوئی کسی سے بگڑ کر بڑی خودداری کے ساتہہ کہنچ گیا ہو - ناک کے پاس سے پیشانی میں بل پڑنے شروع ہوئے اور پیشانی کے منتہے پر پہونچکر انکا اجتماع اسی طرح سے ہوگیا جسطرح ساحل کے قریب آنے والی موجوں کا جمگھٹا ہو جاتا ہے خط پڑہنے کے بعد قریب ہی تہا کہ جان کا غصہ جان کی زبان سے کوئی سخت کلمہ نکلوا ہی دے کہ میرودیس نے اسکے چہری کا بدلتا ہوا رنگ دیکھکر سفیر سے کہا "تم اس رومی عورت کو پہچانتے ہو جسکے بابت تمہارے بادشاہ اینجانب کو لکہتے ہیں ؟"

سفیر "جی ہاں - حضور میں انکو پہچانتا ہوں (ہیرو یا کیطرف اشارہ کرکے) یہ وہی ہیں وہ بیٹھی ہیں جنکی ٹوپی میں سیتے پہولوں کو جگہ دیگئی ہے "

میرودیس "یہ بھی ہے - مگر تم انکو جانتے ہو - یہ ہیں کون ؟"

سفیر "حضور عالی اور تو مجھکو کچھ خبر نہیں مگر ہاں اسقدر جانتا ہوں کہ ہمارے بادشاہ سلامت ایک مرتبہ جب پرشیا کے سفر سے تشریف لاتے تہے تو آپکے دامن میں انکو کہیں ملگئیں تہیں "

میرودیس "اور تم یہ نہیں جانتے کہ ملکہ ملبیسیڈیا کی شاہزادی - ولیم ٹینی ان تہرم شاہ اٹلی کی بہن اور ہمارے وزیر السلطنت مسٹر جان کی محبوبہ دل آرام ہیں - خدا گواہ ہے کہ ہمنے اور نہ مسٹر جان نے انکو تمہارے بادشاہ کے گہر سے اسطرح نہیں نکالا جسطرح وہ انکو آلپس سے لے بہاگے تہے اور جان کی پرارمان جان کے ساتہہ ایک ایسا برا سلوک کیا تہا کہ اگر انکا مشتاق دل اس جانکاہ صدمہ کو برداشت نہیں کرتا اور یہ اپنی جان سے گذر جاتے تو کچھ تعجب نہ تہا - شاہزادی صاحبہ کو الیشیس کی فوج خفیہ طور پر آپکے بادشاہ کے گہر سے نکال لیگئی تہی اور آپکو خبر بھی نہ تہی کہ جان ہمکے دلی مشوری نے رہنما بنکر عین ایسے وقت پر انکو وہ پہونچا دیا کہ فوج شاہزادی کو ساتہہ لئے ہوئے اٹلی کی حدود میں داخل ہی ہوا چاہتی تہی اور انہوں نے اسوقت اپنی جان پر کہیل کر شاہزادی کو چہین لیا ایسی حالت میں انصاف کا بہت بڑا خون ہوگا اگر جان کے استحقاق کی طرف سے آنکہہ پہرا کر آپکے بادشاہ کی

عجائب شہر پر نظر کیجا دے اور مین خیال کرتا ہون کہ مجکو بہی عالم مین شاید کچھ دخل دینے کا موقع بہی نہین حاصل ہی" جان چپ بیٹھا ہوا سن رہا تھا۔ طیش اور غصے کے بہر جوش کے ساتھ طرح طرح کی بیہودہ اور طبیعت کے بے قابو کر دینے والے خیالات آتے تھے مگر بادشاہ کے لحاظ سے خاموش تھا میر و ویس نے جسوقت اپنی تقریر کو ختم کیا۔ اسوقت جان کی جان مین جان آئی انتشار اطمینان سے بدلا اور پھر بہی حیرت اور تعجب۔ ندامت اور افسوس سے اپنی گردن جھکا کر رہ گیا پہر سارے گرجے مین ایک قسم کا سکوت پیدا ہو جاتا ہی اور اسکے بعد بشپ کی زبان سے انتہائی مقدس کتاب انجیل کی آیتین نکلتی ہین جو سننے والون کے کانون تک پہونچکر اپنی عظمت و جلال سے سب کو اپنی طرف متوجہ کر لیتی ہین۔ اسکے بعد یکبارگی پہر ہیجان سا پیدا ہو جاتا ہی سب اپنے اپنے گھٹنے بنچ اور کرسیون پر ٹیک دیتے ہین اور اسوقت سب کے ہاتھون کا دعا کیلئے آسمان کیطرف اٹھہ جانا کچھ عجیب ہی دلکش سین پیدا کر دیتا ہی جسمین جب وہ نایاب نازک کلائیان اور ننھے ننھے ہاتھ بہی شامل ہوتے ہین جن پر شاید خدا کو بہی کچھ رحم آہی جاتا ہوگا۔ بشپ کے اشارے سے جان اور رہنوریا اپنی اپنی کرسیون سے اٹھکر کسیڈرا اور آگے بڑھ کر کھڑے ہو جاتے ہین اور بشپ جنکے حق مین ہمارا دل بے اختیار اسوقت یہی کہتا ہی کہ خدا اسکا بہلا کرے ان مشتاقون کے ہاتھ ملا دیتا ہی جنکا دل پہلے ملا ہوا تھا اور جو ایک دوسرے کے ہاتھ کو اپنے کلیجہ مین رکھہ لینے کے آرزو مند تھے اب سب اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے ہین مگر وہ دونون عاشق و معشوق ہاتھ مین ہاتھ دیئے ایک فنا شوق کے عالم مین کھڑے ہوئے ہین جنکے سینہ مین اسوقت خوشی سے کلیجہ اچہل رہا تھا۔ دل سینے مین ہاتہون بڑہ رہا تھا۔ دلمین شوق کے ولولے اٹھہ رہے تہے۔ تمنائین ٹوٹی پڑتی تہین مدتون کے چپ بیٹھے ہوئے ارمان لڑکھڑاتی ہوی دوڑے آتے تھے۔ لانبی لانبی سانسین جو شوق کی طرح بڑہ رہی ہین مبارکباد دینے کیلئے دل پر دستک دیرہی تہین۔ اور طبیعت سنبہالنے کیلئے چپکے چپکے خدا جانے کیا کچھ ہاتھ دبا دبا کر آپس مین کہا جاتا تھا کہ شوق کے مارے اور بہی ہاتھ سے نکلا ہی جاتا تھا جان کی صورت دیکھنے کے قابل تھی اسکا رنگ اُڑا تھا اور وہ چہرہ جسکا رنگ حضرت عشق نے منہ لگا کر چوس لیا تھا جسپر کبھی آن زرد زرد پتون کے رنگ کا شبہ ہوتا تھا جو خزان کے منہ اُٹھا اُٹھا کر بالکل پیلے اور اسی سا خشک بہی ہو گئے تھے اسوقت انہین پہولون کی طرح سرخ سرخ معلوم ہوتا تھا جو ابھی

چلے جاتے ہین وہ گئے۔ اور اگر یہ بھی نہ سہی تو وہ حق ہین او بنصف مزاج فرشتے تو ہر وقت ضرور ہی دیکھتے رہتے ہون گے جنہون نے باغ ادم کے ایک ایک پھول کو یہی اسطرح سونگھ سونگھ کر دیکھا ہے۔

اس میدان کے شرقی اور شمالی حدبندی جس چیز نے کی ہے وہ وہی کوہ اپی نائن کا سلسلہ ہے جو مغرب کیطرف سے آکر شرقاً و جنوباً وسط ایطالیہ مین پھیلتا چلا گیا ہے جنوب کی جانب خلیج جنیوا کی تیز لہرین اپنی خوشنما موجون کے دلچسپ سین دکھا رہی ہین مغرب کی طرف دور سے کوہ الپیس کی وہ سپید سپید چوٹیان نظر آرہی ہین جن پر برف جمی ہوئی ہے اور جو موسم بہار کی لطیف حرارت اور آفتاب کی اعتدالی گرمیان دیکھ دیکھ کر اسیطرح پگھل رہی ہے جیسطرح شمع انجمن عالم سوز کی گرمیان دیکھکر خود ہی پگھل جاتی ہے۔ یہ پگھلی ہوئی برف کا پانی بڑے زور شور کے ساتھ پہاڑون سے نیچے گر رہا ہے اور اس کے گرنے کی آواز پہاڑون سے ٹکرا ٹکرا کر چارون طرف دور دور پھیل رہی ہے گویہ پہاڑ اور پہاڑون سے گرنے والے پانی کی چادرین ہماری نظر سے بہت دور ہین مگر یہان کا سناٹا اسکے گونجنے کی خوش آیند آواز ہمارے کانون تک کچھ اسطرح پہونچا رہا ہے کہ ہمارے جسم کی ساری قوتین اپنا اپنا کام چھوڑ کر اوس قوت کو مدد دے رہے ہین جو سماعت سے تعلق رکھتی ہے ہمارے کان یہ مزے لوٹ ہی رہے تھے کہ کچھ اور غیر معمولی آوازین اسی سناٹے مین ملی ہوئین ہمارے کانون مین آئین جو ہمارے بیتاب لطف مین کسی قدر خلل انداز پیدا کرنے لگین اور پھر کسی قدر غصہ کے ساتھ ہمکو اپنے وہ کان اسطرف متوجہ کرنے پڑے ہین جن پر اسوقت تعجب نے پورا قبضہ کر لیا تھا یہ آواز کچھ اس طرح کی نہین ہے جس سے کسی کے باتین کرنیکا شبہ پیدا ہو بلکہ ایسا گمان ہوتا ہے کہ دوڑنے والے گھوڑون کی ٹاپین سخت زمین پر پڑ کر یہ آواز پیدا کر رہی ہین بہت تعجب سے ہمارے کان اس طرف لگے ہوئے تھے آنکھون کی پتلیان حیرت سے اسطرف دیکھ رہی تھین کہ کوہ اپی نائن کے ایک شرقی درہ سے چند سوار نمودار ہوئے جو بڑی تیزی کے ساتھ اس طرف اپنے گھوڑے بڑھائے چلے آتے ہین سب سر سے پاؤن تک سب فوجی لباس مین غرق ہین تلوارین سبکی کمرون سے لگی ہوئی ہین زرہین اسی پہنے ہوئے ہین اور ڈھالین کندھے سے لٹکی ہوئی سب کی پشت پر پڑی ہین انکی تعداد کسی طرح ساٹھ ستر سے زیادہ نہین ہے اور ان کے آگے آگے دو خوشرو جوان چلے

THIS EBOOK IS DOWNLOADED FROM
SHAAHISHAYARI.COM

LARGEST COLLECTION OF URDU
SHERS, GHAZALS, NAZMS AND EBOOKS.

موسم بہار کی سنک پاکر کھل گئے ہون۔ سرخ سرخ خون دل کی انبساطی حرکتون سے لہرین لیتا ہوا صاف جلد کے نیچے پھر رہا تھا۔ اور اسکے ساتھ خوشی اور خوشی کی ساتھ ارمان اسیطرح کودی کودی پھر رہی تھی جسطرح بھری بہار مین بلبل ایک گل سے اڑکر چہچہاتی ہوئی دوسرے پھول کی شاخ پر بیٹھ جاتی ہون وہ دونون اسی طرح ہاتھ پکڑے کھڑے تھے کہ یکبارگی ایک مسن شخص مسکراتا ہوا اس گرجے مین داخل ہوا اسکے میلے کپڑے اسکی گرد آلود بال اور اسکا غبار آلود چہرہ بتا رہا ہی کہ یہ شخص نرم اور سخت زمینون کی خاک اڑاتا ہوا ابھی یہان پہونچا ہی۔ یہ آتے آتے ایکمرتبہ بے اختیار چیخ مار کر جان کے قدمون پر گر پڑا سب کی نظرین حیرت زدہ ہو کر اسپر گر پڑین اور ہر شخص اپنے اپنے دل سے یہی کہنے لگا کہ کون ہے۔ اسموقع پر ناول کے ناظرین کا بھی یہی سوال ہوگا۔ اور یہی حیرت انکو بھی دامنگیر ہوگی مگر اب ہم تبلائے دیتے ہین۔ یہ آنیوالا شخص ہمارے دوست جان کا جان نثار رفیق میکسمس ہے جو ان دونون کی جستجو و تلاش مین ابتک سرگردان اور پریشان پھر رہا تھا کہ میرو دیس کے ملازم ان دونون کے ملجانے کی خبر سنا کر اسکو پیرس مین لے آئے اور پیرس مین ابھی داخل ہوتے ہی اسنے یہ سنا کہ اسیوقت شاہی گرجا مین دونون کا عقد ہو رہا ہی اور وہ یہ سنتے ہی سیدھا یہان چلا آیا جان پہلے تو اسکو اپنے قدمون کی طرف جھکتے ہوئے دیکھکر جھجکا مگر پھر پہچان لیا اور میکسمس میکسمس کہہ کر بے اختیار اس سے لپٹ گیا۔ ہر طرف سے خوشی کے نعرے بلند ہونے لگے۔ گو مدت کے چھوٹے ہوئے میکسمس کا دل ابھی یہی چاہتا تھا کہ وہ جان سے خوب دل کھولکر اسوقت مل لے مگر ہنوریا سے ملنے کا جو بڑا بھاری اشتیاق بھی ایک طرف دل مین جوش مار رہا تھا جسکی وجہ سے یہ جان کو چھوڑ کر ہنوریا کو لپٹ گیا اور انکی مذہبی آزادی اور رسم نے انکو اس امر کی اجازت بالا دیدی کہ وہ اس طرح عام جلسے مین بے تکلفی کے ساتھ لپٹ کر ملین۔ ہنوریا۔ جان اور میکسمس کے محبت بھرے دلون مین فرط طرب اور جوش مسرت سے امڈتے ہوئے ابخرے آنکھون سے آنسو بنکر نکلنے لگے۔ گو یہ خوشی کا رونا تھا مگر پھر بھی بے موقع تھا۔ زبردستی طبیعت سنبھالی گئی اور میکسمس نے گھبرا کر ہنوریا سے یہ پوچھا "آپ کا مزاج کیسا ہی۔ آلیس سے آپ کہان غائب ہو گئی تھین؟"

ہنوریا "ہان! اچھی ہون کیا بتاؤن کہ مقدر کہان کہان لیگیا تھا۔ مگر خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہی کہ تم لوگ

نہ یار رہا پھر نصیب جاگ گئی ورنہ تمام امید ختم ہو گئی تھی تو خاتمہ ہی کر دیا تھا۔ پر تفصیلی حالات اطمینان سے آپ سے کبھی بیان کروں گی۔"

میکسمس: ہائے آپ نے تو مجھ کو بہت شرمندہ کیا۔ میں کیا کہوں مجھ کو آپ کے قابل ہی نہیں کہ تمہارا جان آپ کی طلب کر کے پھر بھائی کا مزاج مبارک؟ آپ کے مزاج کا پوچھنا ہی کیا ہے خیر خدا مبارک کرے۔ تو فرمائیے آپ تھے کہاں؟ ہمارے نصیب دنیا کی خاک میں ہی جان آیا۔"

جان: مسکرا کر۔ جی ہاں آپکی عنایت سے یہی شغل میرا بھی تھا۔"

جان اپنے حالات کچھ بیان کرنا ہی چاہتا تھا کہ میرو دیس نے کہا بیٹا اب ایک وقت مقرر کر کے حال سننے کے بہت مشتاق ہیں مگر جان اتنے دنوں صبر کیا ہے تو چار منٹ اور بھی۔ آپ بیان کچھ نہ کریں نہیں تو۔ اور یہ کہکر میکسمس کو جانے کا اشارہ کیا۔ اب پھر ویسا ہی سا سکوت بپا ہو گیا۔ ہر شخص بیٹھے ہوئے تھے اور وہ دونوں پھر ہاتھ ملائے کمرے میں جھکا کچھ خوشی کے مارے سیڑھیوں پر چل رہا ہے اور جھکا ہوا تھا۔ ابھی تھوڑی دیر کیلئے میکسمس کی آمد کی وجہ سے چھوٹ گیا تھا۔ بشپ قاعدہ کے موافق ان دونوں کو حسن معاشرت اور ان معمولی باتوں کا معاہدہ کیا جسکے نباہ کے متعلق اکثر عشق اور محبت پہلے ہی کر لیا ہے اور ایک نے اپنے دل اور ہاتھ کو دوسرے کے ہاتھ میں دے دیا تھا۔ اسکے بعد نکاح نامہ لکھا گیا جسپر حاضرین میں سے معزز لوگوں کی شہادت لکھی گئی اور جب نکاح نامہ کی اسطرح تکمیل ہو گئی تو جان اور ہنوریا سب نے ہاتھ ملا کر خوشی خوشی گرجے سے باہر نکلے اور گو اسوقت قاعدہ اس امر کا مقتضی تھا کہ وہ دونوں فوراً سوار ہو کر اپنے محل کیطرف چلے جاتے۔ مگر جان نے زینت اور ادب کے ساتھ پہلے اپنے محسن دشاہ سے اجازت چاہی اور اسکے بعد دونوں اس گاڑی پر سوار ہو گئے جسپر جان سوار ہو کر آیا تھا اور نین کے ساتھ میکسمس بیٹھی اور اسکے ساتھ کر جان نثار سوار ہی اور سکے پیچھے پیچھے سوار ہو کر چل دیے۔ انکے جاتے ہی اور سب بھی اپنی اپنی راہ ہو گئے۔ میرو دیس بھی اپنی ایوان سلطنت کیطرف سوار ہو گیا اور نثار سمانڈ کا سفر بھی یہی تھا اور نا امیدی کا جواب لکھ ہو اسنے اپنے کانوں سے سنا اور آنکھوں سے دیکھ تمام روانہ ہو گیا۔ سمانڈ نے جسوقت یہ خبر سنی ہو گی ٹھیک اسکو اپنا سر پیٹ لینا ہو گا اور اسکی وہ ساری آرزو دلی دم بخود ہو کر مر گئی ہو گی جو اب تک ہنوریا کی امید میں اٹھ رہا تھا گرچہ اگر جان تو زندہ رہی نہیں۔ اس خبر کو سنکر بیشک وہ کچھ نکچھ ہاتھ پاؤں مارتا اور سر پر چڑھا ہوا عشق کا جن ہنوریا کے ملنے کیلئے کچھ نکچھ اسکو ضرور تدبیریں بتاتا لیکن میرو دیس کے مقابلہ میں چونکہ اسکی کوئی ہستی نہیں ہے۔ وجہ ہے کہ اب اسکو اسطرف سے کوئی کھٹکا نہیں رہا اور خیال کیا جاتا ہے کہ شاید دب دم نہ مارے۔ اب ان کا اسطرح تھوڑا رہ گیا ہے جسطرح ہمارے دوست کا ارمان نکلنے میں بہت کم عرصہ رہ گیا ہے وجود پر ہمیں ہمارے دوست کی جھیری کیطرح زردی آ چلی ہے اور اوس دونوں کی گاڑی بھی ہوا شوق میں بڑی ایسی تیزی کیساتھ جسطرح اسوقت جانکے پیارمان دل میں نئی نئی تمنائیں جلد جلد آ رہی تھیں ایک کوٹھی کیطرف جا رہی ہے جو ایوان شاہی کے شمال کیطرف ایک پُرفضا میدان میں واقع ہے اور پہلے سے انکے لئے آراستہ کر دی گئی۔ پیاری ہنوریا اوسکو بیقرار دلکے تسکین دینے کیلئے اسکے پہلو میں بیٹھی ہوئی ہے اور ہنسی مذاق میں وہ مسافت قطع ہو رہی ہے جو یوں تو حقیقت میں کچھ نہ تھی مگر آج جانکی اشتیاق کے ساتھ جب بر کر نیکے لئے اسطرح طول و طویل ہو گئی ہے جسطرح فراق کی گھڑی یا حسینوں کی زلف اور یا انکی چوٹی۔ خدا خدا کر کے تھوڑی دیر میں

بیگماڑی کوٹھی کے پاس پہونچکر رُکی اور دیدہ نون نے مجھکو میکسمس کا انتظار کرنے کیلئے کہا۔ ان کرسیون پہ بیٹھ گئے جو اس کوٹھی کے صحن میں پڑی تھیں قریب سے سوکھی ہوئی تھیں اور بیٹھتے ہی وہ گلے شکوے شروع ہوگئے جو ہمیشہ ان حرمان نصیبوں کو خواہ مخواہ ایسے وصل اور تنہائی کے اوقات مین ضرور ہی یاد آجاتی ہین ابھی دو دو باتین نہین ہوئی تھین کہ میکسمس وغیرہ بھی پہونچے اور پھر جان نے اٹھکر تھوڑی دیر کے لئے کسیقدر رنگ محبت کا بدل دیا۔ جان نے میکسمس کو ہاتھ پکڑکر بہت محبت اور عزت کیساتھ اپنے پاس بٹھایا۔ پہلی سرگذشتین مختصر طور پر بیان ہونے لگین اور گذشتہ واقعات یاد آکر انکی آنکھون سے آنسو بہانے لگے اسطرح پر جب تھوڑا عرصہ گذرگیا تو جان نے بہت زور دار الفاظ مین میکسمس کی ان عنایتون کا شکریہ ادا کیا جو اسنے اسکی جستجو اور تلاش مین کی تہین جسکے جواب مین پہلے تو میکسمس نے انکسار سے اپنا سر جھکا لیا مگر تھوڑی ہی دیر کے بعد خدا جانے اسکو کیا خیال آیا کہ اسنے پر افسوس لہجے میں اسطرح کہا خیر یہ تو حضور کی قدردانی ہے جو مین کیا اور میری خدمت ہی کیا لیکن اگر حضور قدردانی فرماتے ہین۔ تو کیا میری اسقدر جانفشانی اور خدمتون کا یہی صلہ تھا کہ میری غیبت مین حضور کا عقد ہوجائے اور میرا انتظار تک نہ کیا جائے۔

جسکے جواب مین جان نے ندامت سے سر جھکا کر کہا "میکسمس تمہاری شکایت بہت بجا ہے اور اس معاملہ مین تم جسقدر مجھے برا اور نفرین کہو مین اسکا مستحق ہوں لیکن اگر انصاف کروگے تو شاید مین اس معاملہ مین زیادہ خطاوار نہ نکلونگا اسوجہ سے کہ تمہاری تلاش مین چار طرف بہت آدمی بھیجدیئے گئے تھے اور اس اعتبار سے یقین تھا کہ تم عقد کی تاریخ تک ضرور یہان پہنچ جاؤگے لیکن جب نہ آئے تو گو تاریخ نہین بڑھائی گئی مگر خدا گواہ ہے کہ میری یہی خوشی یہی تمنا اور یہی دعا تھی کہ کسیطرح تم آجکے عقد مین شریک ہوجاتے اور شاید اسی دلی دعا کا یہ اثر تھا کہ تم اسطرح عین عقد کے وقت پہنچ جاؤگے جب کچھ بھی بھروسا نہ تھا"

میکسمس "(مسکراکر) جی ہان یا کہئے کہ دعا کا اثر تھا یا میری سچی تمنا کا لیکن جب میری شرکت کی دعائین مانگی جاتی تہین تو کیا دعا کا اثر کیطرح یہ بہی خیال کر باہر تھا کہ عقد کی تاریخ بدل جاتی۔ مگر ہان یہ کیونکر ہوسکتا تھا وہ جلدی پڑی تھی کہ جسطرح ہو جلد"

جان "ہان یہ بات بھی تو یہ ہے کہ اب ایک ایک منٹ مشکل سے گذرتا تھا اور ایک ایک گھڑی ایک ایک برس معلوم ہوتی تھی اور انتظار کی ہماری حرمان نصیبی کی کوئی انتہا ہی نہ تھی۔ یہ انتظار فراق اور اس پر یہ صبر حق یہ ہے کہ ہمارا ہی حصہ تھا اور ہماری ہی جان تھی کہ برداشت کرگئے"

میکسمس "بیجا ارشاد ہوتا ہے۔ پھر اب مزے بھی تو ویسے ہی اُٹھایئے گا"

جان "(ہنوریا سے مخاطب ہوکر) دیکھئے شاہزادی صاحبہ ہنستی جایئے (ہنوریا کو خاموش دیکھکر) ہائین یہ آپ چپ کیسی بیٹھی ہین۔ خیر تو ہے۔ کہو حال ہے کہین ٹونوز تو نہین ہوگیا؟"

ہنوریا "ہائین ٹونوز! ٹونوز سے کیا مطلب؟"

جان "آپ چپ چپ تھین مینے گمان کیا کہ شاید آپکو کچھ یہان کا خیال آگیا ہوگا ورنہ آپ ہمیشہ آج ہی کیا ہر کچھ گناہ تو ہے نہین"

ہنوریا "جی ہان مین خوب سمجھتی ہون وہ تو تمہارا دلین چور ہوتا جب خیال آیا تو کچھ دہنی گمانی کا وقت ہو تو ٹونوز کمبخت کا تذکرہ بھی کیا"

جان "نہین ایسا نہ کہو وہ کمبخت نہین ہے۔ مگر نصیبت اچھے تھے۔ تم انھین بہت نون تک ہی ہو۔ وہ بہت خوش نصیب ہے"

ہنوریا۔ "یا اللہ تو اس مین بھی کوئی بات نکال ہی لی گئی"

میکسمس۔ "آخر یہ بات کیا ہے۔ جسپر اسقدر جھگڑا ہو رہا ہے۔ مین اب تک کچھ نہین سمجھا"

جان۔ "جناب بات کیا ہے۔ ابھی ابھی مین عقد کی حالت مین آپکے آنے سے کچھ دیر پیشتر مارسمانڈ کا سفیر خط لیکر آیا تھا جسمین انھون نے بہت کچھ اپنے شوق اور بیقراری کا حال بیان کیا تھا۔ لیکن اسوقت چپ چپ بیٹھی ہین مین نے کہا شاید کوئی بھی گا خیال آ گیا ہو۔ بس بگڑ گئین"

ہنوریا۔ "ہان اب خبر نکلی نا۔ مین تو پہلے ہی سمجھ گئی تھی مگر ان باتون سے حاصل۔ ابھی یہ کیلئے کسیکے دل کو کہا ذرا سے کیا فائدہ"

اتنا کہا اور آنسو آنکھون سے ٹپ ٹپ گرنے لگے۔

جان۔ "(ہاتھ پکڑ کر) ہائین ہائین۔ پیاری شاہزادی یہ کیا!"

ہنوریا۔ "(زبردستی اپنا ہاتھ کھینچکر) بھئی بس ہٹو۔ خدا کیلئے ہاتھ چھوڑ دو مجھکو یہ باتین اچھی نہین معلوم ہوتین"

جان۔ "(حیرت سے بکا منہ دیکھکر) ہائین! یہ تو ہنسی ہنسی مین بالکل خفا ہی ہو گئین۔ بھلا یہ بھی کوئی بگڑنے کی بات تھی"

ڈیلی۔ "(مسکرا کر) قصور معاف حضور عالی آپ بھی تو بس چھیڑ ہی جاتے ہین بھلا کوئی کب تک سنے جائے"

ہنوریا۔ "نہین نہین ایسی قسم کی چلبلی باتین کئی تھوڑی سی سامنے کر چکے ہین۔ اب مین سمجھ گئی ہوتی تو اچھا تھا۔ مگر دل مین جو شک ہے وہ کہہ دی۔ چھپانی کیا ضرورت تھی"

جان۔ "شاہزادی صاحب۔ آپ کیا فرماتی ہین۔ شک اور شبہہ کیسا؟"

ہنوریا۔ "نہین نہین مین کبھی نہ مانونگی۔ تمکو کچھ نہ کچھ ضرور شبہہ ہے آخر یہ بار بار کہا کیا جاتا ہے اور تو مین کچھ جانتی نہین۔ بھئی میری آنکھین ہی پھوٹین اگر اس نے دی کی ہو۔ آنکھ بھر صورت بھی دیکھی ہو۔ ابھی اتنے دنون مین نے بطیب خاطر آدھی بات بھی تو کسی کی ہو۔ بلکہ جیسی مجھے قسم لیلو۔ اگر مین نے تمسے ذرا بھی جھوٹ کہتی ہون تو خدا مجھکو آجکی رات نصیب نکرے۔" ہنوریا نے ابھی آخری لفظ "نکرے" کو پوری طرح اپنی زبان سے ادا بھی نہین کیا تھا کہ جان نے جلدی سے اٹھکر اپنے ہاتھ سے ہنوریا کا منہ بند کر دیا۔ اس موقع پر ہنوریا نے بہت ادھر ادھر سر کیا مگر جان نے دوسرا ہاتھ اسکی گردن ہلانے کیلئے سر کے پیچھے لگا دیا۔ اور جب دیکھا کہ اب کچھ ادھر ادھر جا نہین سکتی سر کو قرار ہوا ہے تو اوسنے اپنے ہاتھ کو خاص اوس حصہ کو جو ہنوریا کا منہ چھپائے ہوئے تھا اسقدر ہٹا کر کہ اوسکا منہ کھلنے پائے اسطرح کہا "تمہاری قسم مجھکو تمہارے معاملے مین ذرا شک نہین تم عفت اور عصمت کی جان ہو۔ تمہاری سچی محبت تمہارے دل مین میرے سوا کسیکو کبھی جگہہ دے سکتی ہے! توبہ توبہ مین تو ہنستا تھا۔ ہائے مین تو اس پیاری صورت کو چھیڑتا تھا" اور یہ کہکر اسکے لب لعلین سے اسطرح چٹاخ سے بوسہ لیا کہ ہنوریا نے شرم سے اپنا سر نیچا کر کے کچھ عجیب ناز اور ادا سے گردن ہٹا کر منہ پھیر لیا۔ میکسمس اور ڈیلی کی آنکھین اور آنکھون کے ساتھ گردنین بھی نیچے جھک گئین اور مزہ لینے کیلئے جان کی آرزون نے خدا جانے کسطرح جانکی دل پر یورش کیا کہ اسکی آنکھون کی پتلیان اوپر چڑھ گئین اور اوسنے پھر اپنے اونہین ہونٹون کو دانتون سے اندر دبا کر گویا لئے جنکے ابھی نصیب کھل گئے تھے۔ اپنی کرسی ہنوریا کے قریب کھینچکر بیٹھ گیا اور اوسکا پیارا پیارا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لیکر بہت پر جوش لہجے مین اسطرح کہا "خداوندا تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ تو نے جان کی آج سب تمنائین ٹھکانے لگا دین۔ آج تو

جاننک اپنے مقدر پر ناز کرے زیبا ہے آج اس سے زیادہ دنیا میں کوئی خوش نصیب نہیں - اللہ اکبر کہاں میں اور کہاں یہ حور شاہزادی! مگر حق یہ ہے کہ اس عشق کی سخت منزل میں پیاری شاہزادی تمنے بھی میری محبت کا بہت ساتھ دیا اور بہت سخت سختیاں اور مصیبتیں اوٹھائیں

ہنور یا - (ایک ٹھنڈی سانس لیکر) اونہہ مصیبت اوٹھانے کیلئے تو انسان پیدا ہی کیا گیا ہے مگر ہاں آپکی محبت البتہ قدر کے قابل ہے کہ آپنے میرے لیے ملک مال عزت اور آبرو برباد کر دی اور میرے لیے ملک ملک کی خاک چھانتے پھرے

جان یہ اگر میں نے ایسا کیا تو کس کے لئے؟ اسی حسن کی دیوی کیلئے جسکا حسن دنیا میں فرد تھا جسکی دلفریب صورت اپنی کرامات سے دیکھنے والونکے دلکو آنکھونکی راہ سے نکال لیتی تھی - وہ کون؟ جو آج میری پیاری بیوی بنی ہے - تمہارا حسن و جمال تو کوئی دیکھے - یہ صورت یہ شکل - یہ ہاتھ - یہ پاؤں - ہائے کہیں پیدا ہو سکتے ہیں - یا کسیکو نصیب - یہ ہمارے پاک عشق کا نتیجہ تھا - کہ آج ہم اسطرح پہلو بہ پہلو بیٹھے ہیں " اس جملہ پر پہونچکر اسکی باتوں نے ایسا خمار ملا کہ اسکی آنکھیں دیا ہو کر رہ گئیں اور دونو بچشم پُر نم ایک دوسرے کو دیکھنے لگے

اب شام ہو رہی ہے اور اونکے دلی شوق اور ارمانونکو پردہ داری کے ساتھ نکلنے کا موقع دینے کیلئے رات کی سیاہی مشرق کیطرف سے بڑھتی چلی آتی ہے جسطرح ارمان تمنائیں جوانی کا نشہ بنکر دل سے اٹھتی ہوئی اسکی دماغی گذرگاہوں میں پھیلتی جاتی ہیں اور وہ پرانی آرزوئیں جنکو ہمکا دل کئی بار رو پیٹ چکا تھا ہوقت ناز دستار کیے مسکراتی ہوئی چلی آتی ہیں کوئی شوق بھرے دل کے تقاضے سے انگڑائیاں اور انگڑائیوں پر جمائیاں لیکر شرم سے اپنی گردن جھکا لیتا ہے اور کوئی اپنی للچائی ہوئی نظروں سے کسی اسطرح بیٹھا کسیکو گھور رہا ہے کہ معاذ اللہ دم بدم آتش شوق تیز ہوتی ہے اور اسکی گرمیاں دیکھکر ساری کوٹھی کے لیمپ اور گلاس دل کے کنول کیطرح روشن ہو جاتے ہیں دلہن اور تقاضے پیدا ہوتے ہیں طبیعت اختیار سے اسطرح نکلی جاتی ہے جسطرح کوئی کسیکے آغوش سے - چھیڑ چھاڑ شروع ہوتی ہے اور ہاتھا پائی پر ختم ہو کر عجیب کیفیت کیساتھ دست گرفتہ انکو برآمدے سے اٹھا کر کوٹھی کے اندر لیجاتی ہے اور ناز و انداز کی باتیں شروع ہو جاتی ہیں - شمع شرم سے فانوس کے اندر پانی پانی ہوئی جاتی ہے اور انکی بے تکلفی دیکھکر شمع کی جلتی ہوئی لو اوٹھتے ہوئے دھوئیں میں حیا سے منہ چھپا لیتی ہے - میز پر رکھے ہوئے پھولوں کے گلدستہ خود بخود عرق ندامت میں نہائے جاتے ہیں - پھول خود بخود پتوں میں چھپے رہتے ہیں - گلدستوں سے نرگس کے پھول بڑی ڈھٹائی کے ساتھ گھور رہے ہیں مگر سوسن بھی بیتاب ہو کر اب کچھ نہ کچھ کہا ہی چاہتی ہے - انکی بدمستیاں دیکھ دیکھکر چلمنیں کسی مست الست کی پلکوں کیطرح نیچے گرتی ہیں اور انکو ہوائے شوق کا بڑا ہوا زور دیکھکر دروازے خود بخود بند ہوے جاتے ہیں ہمارے دوست کو یہ مبارک گھڑی چونکہ بہت جانکاہی اور مدتوں کے بعد نصیب ہوئی ہے معلوم نہیں کہ اب یہ کب برآمد ہوں اور کب ملاقات کی نوبت آئے اسوجہ سے ہم خود ہی ان سے اسیوقت رخصت ہوئے جاتے ہیں اور رخصت بھی ہمیشہ کیلئے - مگر پھر چلتے چلتے بھی ہم یہ کہے جاتے ہیں - ہاں

اے فلک رشک سے نہ جل مرنا　　بچھڑے ملتے ہیں ایک مدت کے

بالخیر

حشمت علی عکوس پریس لکھنؤ

فتوح عبدالحمید خان

مصنفہٗ

منشی وجاہت حسین صاحب جھنجھانوی

جنگ یونان کا صحیح مرقع - ادہم پاشا کی سرنگیف کوششین اور بالآخر سلطنت عثمانیہ کا یونان پر فتح پانا بہت خوبی کے ساتھ دکھایا گیا ہے۔ کتاب مین متعدد تصادیر اور جنگ کا ایک مکمل نقشہ بھی دکھایا گیا ہے۔ چھپائی لکھائی بہت اچھی ہے۔ قیمت فیجلد عہ ر

فرمایش احباب

یہ مولوی محمد عمر سوز باؤنی کا بیمثل دیوان ہے جسکے اشعار دل کے ساتھ تیر و نشتر کا کام کرتے ہین۔ پڑھیے اور لطف اُٹھایئے۔ قیمت ۴ ر

مینجر مرقع عالم پریس ہردوئی (اودھ)

اڈیٹر مرقع عالم کے منشیانہ معجزات

عبرت۔ جان فی ہنوریا کا دلچسپ قصہ۔ قیمت ہر حصہ ۔۔۔ ہے

جعفر و عباسہ۔ جعفر و عباسہ کا عشق ۱۲/

حسن سرور۔ بالکل سچا واقعہ ...... قیمت ہر حصہ

رام پیاری۔ حکیم صاحب مرحوم کا آخری و بہترین ناول دو حصے

اختر حسینہ۔ سنبھل کا ایک پُردرد واقعہ۔ تعلیم النسوان پر بحث ۸/

نیل کا سانپ۔ انتانی و کلیوپٹرا کی حسرت بھری داستان

دیول دیوی۔ خضر خان اور دیول دیوی کا عشق ۱۲/

گورا۔ ریواڑی ضلع گورگانوں کا سچا واقعہ

دکھیا رانڈوں کی رام کہانی ۳/

پتہ

مینجر مرقع عالم پریس۔ ہردوئی

(اودھ)

آتے ہین جو گو وہ بھی فوجی ہی لباس مین ہین مگر ان کا امتیازی لباس۔ انکی شاندار رفتار انکے اعلیٰ درجہ کی پہچان اور ان سب کے علاوہ انکا آگے آگے چلنا بھی ایک ایسی بات ہے جو دیکھنے والے کو اچھی طرح بتا رہا ہے کہ یا تو یہ سب انکے خادم ہی ہین یا ان کے زیر فرمان ہین اسوقت انکے گھوڑے جس تیزی کے ساتھ آ رہے تھے اوس کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید یہ بہت ہی جلد اس میدان کو طے کر جائینگے مگر نہین یہان کے دلفریب منظر نے اپنی سبز بہار دکھا دکھا کر تھوڑی دیر کے لئے ان کی نظرون کو کچھ ایسا متوجہ کر لیا کہ بجائے اس کے کہ تیز ہوا کیطرح یہ اپنے گھوڑے اڑاتے جسطرف جانا چاہتے ہین سے چلے جائین انہون نے اپنے گھوڑون کی باگین کھینچ لین اور نہایت ذوق شوق کے ساتھ اپنی نظر کے گھوڑے دوڑانے لگے اب انکے گھوڑے اسوقت کی آہستہ آہستہ چلنے والی ہوا کی طرح معشوقانہ چال چل رہے ہین اور اس قدرتی سبزہ کو پامال کرتے ہوے اسطرف بڑھے چلے آ رہے ہین جس نے آفتاب کی آڑی ترچھی کرنون کی مار کھاتے کھاتے دن بھر کے بعد اپنا جھکا ہوا سر اب ذرا اوٹھایا تھا ہماری متحیر آنکھین انکی طرف لگی ہوئی ہین قوت باصرہ کے برقی تار دیکھنے کے لئے آنکھ کے پردون سے نکلتے ہی [illegible] کے چہرون تک پہونچ پہونچ گئے ہین کہ دیکھتے ہی دیکھتے بیخودی کے عالم مین کچھ تو وہی رہ گئے ہین اور کچھ گھبرائے ہوئے ہمارے پاس آ کر ہمسے پوچھتے ہین کہ یہ کون ہین اور کہان سے آتے ہین اور کہان جائینگے لیکن یہ عجیب بات ہے کہ جس قدر یہ ہمسے قریب ہوتے جاتے ہین اسی قدر اون کی صورت ہماری نظر سے آشنا معلوم ہوتی ہے [illegible] کے ساتھ ایک بہت دلخوش کن خیال بھی ہمارے دل مین آتا ہے۔ ہمکو تو ان [illegible] آنے والے سوارون مین سے اس سوار کی صورت وہ جو داہنی طرف ہے ہمارے دوست [illegible] جان سے مشابہ معلوم ہوتی ہے اگرچہ یہ قاعدہ ہے کہ انسان کو جس چیز کا بہت خیال ہوتا ہے جسکی زیادہ فکر ہوتی ہے۔ قوت واہمہ اپنے خیال کے وسیع خزانہ سے اوسکی صورت یا اوسکا فوٹو نکال کر اس شخص کے ذہن کے سامنے پیش کر دیتی ہے اور پھر وہ اچھی طرح ظاہر مین دیکھتا ہے کہ وہی صورت اسکی آنکھون کے سامنے موجود ہے جسکا کبھی اسکو خیال آیا تھا اور یہ اسوقت کا ہمارا قیاس بھی شاید اسی قسم کا ہوگا مگر صورت شکل کے علاوہ اس سوار کا لباس وغیرہ بھی تو دوجان ہی سے مشابہ معلوم ہوتا ہے! شاید یہ بھی اسی غلط وہم کا نتیجہ ہوگا جس [illegible] نے ابھی اسکی صورت

کے ساتھ جرأت دے کر بگاڑ دیا تھا! ارے کچھ ہے۔ ہو بہو یہ خوش رو جوان ہمارے دوست سے مشابہ ضرور ہے۔ اچھا! اور اس دوسرے سوار کو تو ذرا غور سے دیکھیے گا! کیا یہ بھی فقط وہی وہم ہی وہم ہے؟ ہائیں!! اگر یہ حسن اور یہ چال ہے تو کسی اور شخص میں کبھی دیکھا نہیں یہ آنکھ یہ ناک۔ یہ چہرے کا بھولا پن یہ رنگ اور اس رنگ میں یہ ملاحت تو ازل سے اسی حسن کی دیوی کے لیے مخصوص تھی۔ آہ اسی کے لیے جس کی پیاری پیاری صورت دل کو بیتاب کرتی ہوئی اپنی آنکھوں کے نیچے اوسیطرح دفعتہ پھر گئی جیسطرح یک بیک بجلی کوند جاتی ہے اور آنکھیں جھپک جاتی ہیں ابھی آپ نے نہیں دیکھا؟ وہ جو اس پہلے سوار کے بائیں ہاتھ پر ہے اُف کس بلا کا حسن پایا ہے کہ باوجود اس قدر دور ہونے کے آنکھیں اچھی طرح دیکھنے کی ابتک تاب نہیں لا سکتی ہیں اور نظر خیرہ ہوئی جاتی ہیں۔ الٰہی یہ ماجرا کیا۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا اور پھر دل میں ایسا حسن گھر ذرا اور نزدیک آجانے دیجیے۔ آپکو یاد ہوگا کہ ریونا سے ہنوز یا بھی مردانہ ہی وضع میں چلی تھی۔ خوب اچھی طرح سے دیکھ لیجیے کہیں غلطی تو نہیں ہے؟ ہاں ہاں بیشک سچ کہتے ہو۔ یہ وہی ہے۔ وہی ہے۔ یقیناً یہ وہ ہمارا دوست روجان ہے اور ہی ہو دیکھیے ہندو ان کے پیچھے تھوڑے فاصلے سے میکسمس کا گھوڑا ہے اور اسی کے بعد برابر اس کے داہنے ہاتھ پر یا انٹک سوار چلا آتا ہے۔ دیکھو؟ اوہ! ہا! ہا! وہ دیکھیے میکسمس کے بائیں طرف دیلی ہے۔ کیوں کیسا پہچانا! اب تو کچھ شک و شبہ نہیں ہے مگر اس قدر جلد یہاں یہ کس طرح پہونچ گئے! انکو ریونا چھوڑے ابھی پندرہ سولہ روز سے زیادہ نہ ہوئے ہونگے۔ معلوم ہوتا ہے کہ لیسیڈیا اور دیال نئی ان کے خوف اور اندیشے سے راہ میں کہیں اچھی طرح انکو ٹھہرنے نہیں دیا ورنہ اتنی مدت میں بائیس منزل راہ قطع کر جانا کچھ آسان نہ تھا۔

گو ہمارے اس دل کے لیے جو جان سے ملنے کے لئے بیقرار تھا [illegible] سے زیادہ اور کیا خوشی ہو سکتی ہے۔ کہ ہم نے اپنے ایسے چھوٹے ہوئے [illegible] کو بخیر و عافیت پھر دیکھا جنکے ملنے سے ہم بالکل ہاتھ دھو بیٹھے تھے۔ اور جنکا [illegible] ہمارے پاس میں خدا [illegible] ہمیشہ کے لئے رخصت بھی کر دیا تھا لیکن [illegible] اندازہ مسرت [illegible] خوش ہونا چاہیے کہ خدا کے فضل [illegible]

پلیسیڈیا کی اوس قہار فوج سے محفوظ ہین جو اس کی تلاش مین چارون طرف
پہنچ گئی ہے اور اب چونکہ یہ لوگ اٹلی کے حدود سے نکل کر ملکہ کے دائرہ سلطنت سے
باہر پہونچ گئے ہین اسوجہ سے اس امر کی بھی امید ہوتی ہے کہ شاید وہ آئندہ بھی الطالیہ
کی فوج کے ہاتھ نہ لگین گو اسقدر دور دراز مسافت قطع کرنے اور سفر کی بیحد انتہا تکلیفین
اوٹھانے کی وجہ سے ان کی نازک طبیعتین بالکل مضمحل ہو گئی ہونگی اور ان کے گورے گورے
چہرے کا رنگ آفتاب کی تیز شعاعون کی دست درازیان دیکھ دیکھ کر اسیطرح بدل گیا
ہوگا جس طرح غصہ سے کسی اوس نازک مزاج حسین کے چہرے کا رنگ بدل جاتا ہے
جس سے پیار اور محبت کی باتین کرتے ہی کرتے جوش وحشت مین آکر کسی اس کے
غلامت زدہ عاشق کے گستاخ ہاتھ گلے مین باہین ڈالنے کے لئے اوسکی بے اجازت
بڑھ ہین لیکن پھر بھی ان دونون کے چہرے پر جس قدر خوشی کی نشانیان ہم اسوقت
دیکھ رہے ہین اس سے پہلے اس قدر ہمنے کبھی نہین دیکھین۔ ان دونون کے اس
اوداس چہرے پر جیسی کی سرخی رنگین مزاج حضرت عشق کے نذر ہو گئی تھی جسکے رہے
سہے قطرے بھی عمر بھر کی ناکامی نے منہ لگا کر چوس لئے تھے اب وہین وہ خون لہرین
لے رہا ہے جسکو آجکل کی اتفاقی اور بے انتہا خوشی نے ان کے نازک جسمون مین سخی
دریادلی کے ساتھ اسیطرح پیدا کر دیا تھا جس طرح آج کل کے موسم بہار کی روح افزا ہوا
کھاتے ہی خزان رسیدہ درختون کے بے برگ و بار شاخون سے نمو کا مادہ کونپل بن کر
نکل رہا ہے اور کونپل ہین سے کسی بت نوخیز کے سینے سے کچھ اُبھرتی ہوئی چیز کی طرح
ایک سخت سخت گول چیز نکلتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ آپ نے دیکھی؟ وہ چیز جس پر
نیچر نے بہت ہوشیاری اور دوراندیشی کے ساتھ جوانان چین کی بری نظر سے بچانے
کے لئے ہری ہری کنوریان چڑھا دی ہین مگر اُف رے قوت نامیہ کا زور اب بھی رُکے
نہین رکتا وہ تڑاق سے بند توڑے اور وہ اندر سے پھول کا گلابی گلابی رنگ اپنا
تماشا دکھانے لگا۔ راستے کے گرد اور غبار نے ہوا کے شوق مین اُڑ اُڑ کر ہندیا کے
چہرے کی خوب بلائین لی ہین اور کسی کی لنچائی اور ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے والی نظر کیطرح
اس کی بھی ایک ہلکی سی تہ جم گئی ہے مگر پاس ہے اور پوری ناامیدی کے بعد اسطرح کامیاب
ہونے۔ مدتون کی مردود تمناؤن کے پھر نئے سرے سے جی اوٹھنے اور صدہا نئے نئے

ارمان اور تمناؤن کے پیدا ہو جانے سے خون رگون مین جس طرح خوش خوش دوڑ رہا ہے اس کے رنگ کی جھلکیان کسی کے چھپائے کسی طرح نہین چھپ سکتین اور وہ منہ پر آنے والی ہنسی یا بے اختیار ہونٹھون پر آئے ہوے تبسم کیطرح چہرے کے صاف اور نازک جلد کے نیچے لہرین لیتا ہوا اچھی طرح نظر آ رہا ہے۔ ہنوریا سے وہ خود نما سہالا روار ٹوپی جس کو ابھی وہ پہنے تھی سر کر اختیار کر ہاتھ مین لے لی ہے اور اُس پُر فضا میدان کا دلچسپ سین اور یہان کی صحرائیت کچھ ایسی پسند خاطر آ گئی ہے کہ کہاس نے اپنے گھوڑے کی رفتار کو بالکل سست کر دیا ہے اور اسی کے ساتھ اسکے جانثار عاشق نے بھی سہانا سہانا وقت ہے اور دن بھر کی تیز دھوپ دیکھنے والی آنکھون کے سامنے دور دور تک ہرا ہرا سبزہ اور سبزے پر پھیلا ہوا سایہ اور اُس سایہ مین طرح طرح کے کھلے ہوے پھول اپنی بہار دکھا رہے ہین۔

آفتاب کی حدت کم ہو جانے کی وجہ سے گو عام طور پر اس وقت ہوا کی رفتار بہت سست سست ہو گئی ہے اور ہوا کے وہ اجزاء جو پہلے آفتابی کرنون کے حسن کی گرمیان دیکھ دیکھ کر گھبرائے ہوے ایکدوسرے پر گرے پڑتے تھے اور اسی بڑھے ہوے شوق نے ان کی رگ رگ مین ایک وحشت کی روح پھونک دی تھی جس سے وہ بہت تیزی کے ساتھ ساری دنیا مین ماری ماری پھر رہی تھی لیکن یہان کا کھلا میدان دیکھکر اُس کا جوش جنون کچھ بڑھتا ہوا معلوم ہوتا ہے اور کوئی کوئی اسکے تیز آ جانے والے جھونکے پیاری ہنوریا کی پُر شکن زلفون اور کھلے ہوے سر کے بالون کے ساتھ وہی چھیڑ کر جاتے ہین جو سنبل کے ساتھ چلتی ہوئی ہوا کر جاتی ہے۔ ہنوریا کا رُخ بھی اتفاق سے اسوقت اوسی طرف ہے جسطرف سے یہ جھونکے آ رہے ہین اور جس طرف غروب ہونے کے سامان کرنے والا آفتاب بڑی حسرت کی نظر سے اسکے پیارے چہرے کی طرف دیکھ رہا ہے وہ جسکی سپید سپید کرنین جذبۂ عشق کی عنایت سے زرد زرد ہو کر بڑے شوق کے ساتھ اس کے چاند سے چہرے کی طرف تملاتی آتی ہین اور ہمارا دوست ”جان“ جس کی آنکھین عموماً ہر وقت بیخودی کے عالم مین ہنوریا ہی کے چہرے کی بلائین لیا کرتی ہین ان کیفیتون کو دیکھ دیکھ بڑے بیتاب کر دینے کے ساتھ اس طرح کہتا ہے۔ پیاری شاہزادی ایسکیا ہے؟

دیکھو یہ بات اچھی نہیں۔ خدا کے لئے تم اپنے چہرے کو چھپالو۔ ٹوپی پہن لو اور اس میدان سے جلدی بھاگ چلو۔ جلدی۔"

ہنو ریا (چاروں طرف ایک گھبرائی ہوئی نظر سے دیکھ کر)۔ خیر تو ہے۔ کیا ہوا۔ کیا؟

جان (تعجب کے لہجے میں) ہیں! آپ ملاحظہ نہیں فرماتی ہیں۔ یہ آنے والے ہوا کے بے ادب جھونکے تمہارے گھونگھر والے بالوں سے اولجھ اولجھ پیٹ لپٹ کر زلف مشکین کے کیسے بوسے لے رہے ہیں اور یہ آفتاب کی گستاخ کرنیں تمہارے گورے گورے رخساروں کی طرف مشتاق نگاہوں کی طرح مگر بری نظر سے ڈورے ڈال رہے ہیں اب مجھ سے نہیں دیکھا جاتا۔ پیاری شاہزادی جلدی چلو"

ہنوریا۔ معاذ اللہ آپ نے تو گھبرا ہی دیا تھا۔ توبہ (شرم سے سر جھکا کر) بس تھم جاؤ آپ کی اس بدگمانی کے کیسی کو رشک ہو تو اس قدر تو ہو! آپ اس سہانے سہانے وقت میں اس میدان کی بہار دیکھنے ہیں! کیسا دلفریب سماں ہے اور ادھر اُدھر کے پہاڑوں کی قدرتی چاروں طرف [illegible] ہے۔ کیا ایسا ان کا لہلہاتا ہوا سبزہ۔ طرح طرح کے کھلے ہوئے پھول [illegible] شوخ رنگ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا ہیں اور [illegible] ہیں کہ وہ قدرتی نگاہوں سے [illegible] مشہور ہے ان کو تو اپنے تھوڑا [illegible]

جان۔ کبھی نہیں۔ معاف [illegible] مجبور [illegible] باتوں [illegible] نہیں۔ آپ اب یہاں سے [illegible] مجھ سے اس [illegible] کی یہ گستاخیاں اور [illegible] کی یہ جرأتیں [illegible] دیکھی جاتیں [illegible] کسی طرح۔ [illegible] میدان کی کیا حقیقت ہے [illegible] میں نے [illegible] گلزار کی [illegible] سیر کی ہے جو دور [illegible] تمہارے [illegible] اٹھاتے اور کھاتے اور اسے دن کے صدموں کی چوٹیں [illegible] سینہ [illegible] ہوا تھا [illegible] جس [illegible] اور غم [illegible] چل رہی تھیں [illegible] عشق [illegible] ہوتی تھی جیسی خوشبو نہیں آتی تھی [illegible] ہٹائے یہ پیارا پیارا [illegible] والے بال ہیں

اور یہ بے نقاب چہرہ اور ہائے اس کندنی رنگ پر آفتاب کا یہ سنہرا سنہرا عکس اپنی آنکھوں
سے دیکھ کر کس طرح اور کب تک کوئی اپنے دل کو سنبھال سکتا ہے (اس طرف سے منہ پھیر کر
معاذ اللہ- کیا دل کی بُری کیفیت ہوتی جاتی ہے (پھر اسی طرف رخ کر کے) اُف خدا کی پناہ
کس غضب کی صورت پائی ہے بس بے اختیار یہی دل چاہتا ہے کہ لپٹ کر پیار کروں چوم
چوم کے بلائیں لے لوں اور ہائے اس پیاری پیاری صورت کو اسی کلیجے میں رکھ لوں جس پر
آج تک بہت جبر ہوا مگر اب کسی طرح نہیں ہو سکتا مگر آہ تم نے تو بہت سخت قیدیں لگا دی ہیں خدا
جانے کب اطمینان سے ایک جگہ بیٹھیں۔ اور دیکھئے کب ایسا موقع نصیب ہو ہماری خبر لیتے
ہماری اون مشتاق نگاہوں کو جائز طور پر ارمان نکالنے کی اجازت دے جو آنکھ کے پردہ کے
اندر زبردستی روک دی گئی ہیں لیکن پیاری تمہارے حسن کی شوخیاں میرے اس پیارا دل
کے ساتھ اس وقت بُری گدگدی کر رہی ہیں۔ اور وہ دل اب تو بالکل بے اختیار ہوا جاتا ہے چھینے
بہت دنوں صبر کیا اگر تم کو یہی منظور ہے تو میں جبر ہی کیا ہے تم میری آنکھوں پر پٹی باندھ
دو۔ اور اگر یہ نہیں تو تم خود [illegible]
ہوئے عشق [illegible]
کی بھولی بھولی صورت کی زیارت نصیب ہو مگر خدا میری اس بیخودی اور بے اختیاری کا بھلا
کرے کہ میں اس کے مقابلے میں یہی غنیمت سمجھتا ہوں کہ دیکھوں تو مگر اس طرح نہ دیکھوں اور
اگر میں دیکھوں تو خیر دیکھ ہی لوں لیکن اور کوئی نہ دیکھے تمہارا یہ گورا گورا پیارا پیارا بھولا بھالا
صورت اور یہ کر رہیں یہ ہوا ہیں۔ خدا غارت کرے انکو- انکا منہ اور تم بس خدا کی قسم یہ اور بھی
نہیں دیکھا جاتا۔

ہشوریا۔ (مسکرا کر) تو کیا آپ کی مرضی ہے میں منہ چھپا لوں؟ اور یہ کہکر اس نے ایک
معشوقانہ انداز سے آنکھوں کے ساتھ منہ بھی پھیر لیا۔ سر پر ٹوپی رکھ لی اور جلدی سے گورے
چہرے پر سیاہ سیاہ نقاب چھوڑ لی جسکی طرف آفتاب کی شعاعوں کو کثرت سے آتے دیکھ کر ایک
فلاسفر تو ہمارے قایم کرے گا کہ سیاہ رنگ قدرتی طور پر آفتابی کرنوں کو اپنی طرف زیادہ
کھینچتا ہے مگر ہم تو یہی کہینگے کہ نقاب کے حایل ہونیکی وجہ سے چونکہ اون کرنوں کو ہشوریا کے
رخسار تک اچھی طرح پہونچنے کا اب موقع نہیں ملتا ہے اس وجہ سے وہ نقاب پر بے
طرح ہجوم کئے ہوئی یہ فکر کر رہی ہیں کہ کسی طرح درمیان سے یہ پردہ اوٹھ جائے تو اچھا اور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عبرت
کا
تیسرا حصہ

پہلا باب
اب چونکے

بہار اک عہد مین جسکی سدا جاری تھی وہین تک کر
بتجھوی اُسی گلشن کی پھر ہم سیر کرتے ہین

معاذ اللہ اب ایسا اشتیاق کس کام کا ایسی بھی ضد کیا کہ کسی طرح تھامنے تھامے ۔ لوٹ پڑے گئے تو یہ لیجئے اب دیکھئے ہر وہی مقام جسکی سیر اور تماشے سے آپ بیطرح عاشق تھے کیون! ابھی خوش ہوا تو بہ اچھی طرح سے دیکھ لیجئے گا ۔ پہچان لیا؟ دیکھئے میری اس انگلی کیطرف دیکھیے وہ سپید سپید دور کو بحر ریٹیڈیانک کی صاف اور چمکدار موجین نسیم سحر کے جھکولونسے اپنے پانی کی روانی دکھاتی ہوئی پھر رہی ہین وہ سامنے شرقی کنارے کے قریب کسقدر جہاز لنگر ڈالے ہوئے ہین جن کی جھنڈیون کے غلافی موہکے دور ہی سے دیکھنے والے کو بتا رہے ہین کہ یہ رومی جہاز ہین ۔ ہا ہا ذرا فضاے آسمانی کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھیے گا وہ مرغان ہوائی جن کی سرشت مین نیچر نے کھلے میدانون کی ہوا کھانیکا مذاق زیادہ پیدا کر دیا ہے دریا کی اٹھتی ہوئی لہرونکو کسطرح دیکھتے بھاتے اُس ہوا مین چکر لگا رہے ہین جسمین دریا کے لطیف اور ٹھنڈے بخارات نے مل ملا کر کچھ اور ہی لطف پیدا کر دیا ہے دیکھیے اُڑتے اُڑتے اب وہ تھک گئے ہین تو کس انداز و خوبی سے جہازونکے اونچے اونچے مستولون پر بیٹھ گئے ہین سبحان اللہ کیا ہی اچھے معلوم ہوتے ہین مہربانی فرما کر ذرا شرقی ساحل کیطرف بھی نظر دوڑائیگا دیکھیے وہ بلندی پر بیونانی کی عالیشان عمارتین نظر آتی ہین ۔ دیکھین؟ کیون! ہاتھ ملاتا ہین نا وہی عمارتین ہین مگر جنکے اشتیاق مین آپ ہمکو یہان لائے ہیر وہ تو یہان ہین نہین لیکن وہان یہان کے لوگونکو یقیناً آپ سے بھی زیادہ انکی فکر ہوگی ۔ خیر آئیے چلکر ذرا خبر تو لین شاید کچھ ہمین سے سراغ مل جائے آئیے بسم اللہ

صبح کا وقت ہے مگر صبح بھی اُسی رات کی جسمین بلوا ہو رہا تھا ۔ دوست جہان آپنی پیاری محبوبہ ہنریا کو

پھر ہم خوب آنکھ بھرکر دیکھ لیں۔

ہنوریا کا اس طرح منہ چھپا لینا ہمارے دوست کی اس اوجھن کے کم کرنیکے لئے کافی تھا جسکو خدا واسطے کا رشک چٹکیاں لیکر اس کے محبت بھرے دلمیں پیدا کر رہا تھا اور وہ اپنی پیاری محبوبہ کی یہ محبت بھری اطاعت دیکھکر بہت خوش بھی ہوا مگر پھر فوراً نظر آنکھ کے پردوں کے اندر بیطرح تلملانے لگی اور پھر اوسیطرح بے نقاب دیکھنے کے لئے شوق نظارہ کے تقاضے ہونے لگے۔ دل میں پھر شوق دید کا ایک جوش اوٹھا اور ہنوریا کا رخ پھر دیکھکر اس طرح کہنے لگا "اے پیاری شاہزادی اب میں نے یہ تو آپ سے نہیں کہا تھا کہ آنکھ کی طرح منہ بھی میری طرف سے پھیر لینا"

ہنوریا (نقاب چہرے سے ہٹاکر) کیا آنکھ کیطرح سامنے آپکی طرف سے آنکھ پھیر لی ہے؟ واہ میں کوئی شک نہیں کہ دلمیں کوئی بات رکھتی ایسی بات نہیں مگر جو کچھ فرمایا کیجیے خدا کے لئے آنکھ تک مزید پہلو پر بھی خیال کر لیا کیجیے میں نے تو آپ کے حکم کی تعمیل کی تھی آپکے منہ چھپانے کے لئے دنیا بھر سے خیال کیا کہ شاید میرا منہ آپکو برا معلوم ہوتا ہے میں نے اودھر منہ کر لیا۔

جان دیو بجنے: ہےجان اللہ کیا اچھا خیال ہے قربان جائیے آپ کے اس بھولے پن کے انکا چہرہ اور ہمارے مجکو برا معلوم ہو! ارے یہ مکھڑا اور ان آنکھونکو برا معلوم ہو جو سب سے پہلے عاشق ہوئی ہیں۔ میں ناشکر نہیں ہوں۔ پیاری شاہزادی ساری عمر کی مصیبتیں اور آے دن کی طرح طرح کی ناکامی میں اگر خوشی تھی تو اسی بات کی کہ جسکے عشق میں یہ سخت سخت مصیبتیں ہیں چشم بددور اوسکی صورت بھی کچھ ایسی ہی پیاری ہے" یہ تذکرہ جان کی زبان پر آتے ہی کچھ عجیب کیفیت پیدا کر گیا جسکا اثر ہونٹوں میں ہوتا ہوا دل اور دماغ میں پہونچکر کچھ ایسا لطف دے گیا کہ فوراً ایک قسم کی بیخودی اس پر طاری ہو گئی جس کا لحاظ اوٹھانیکے لئے بڑے مزے کے ساتھ اسنے کچھ اپنی آنکھیں بھی بند کر لیں اور اپنے ہونٹھ دانتوں سے داب داب کر اس مستی اور جوش کو جھوم جھوم کر ٹھنڈی ٹھنڈی سانسوں کے ساتھ نکالنا شروع کیا۔ ہنوریا نے اب حیا سے گردن جھکالی تھی اسکے خداداد حسن نے دل ہی دل میں کچھ غرور کیا اور فوراً اوسکے انداز اوسکے رنگ کی سرخی میں ملے ہوئے چہرے کی صاف جلد کے نیچے بڑھتے پھرتے نظر آئے۔ ہنوریا نے شرم سے نقاب کا اوٹھا ہوا گوشہ ہاتھ سے چھوڑ دیا آنکھیں نیچی کر لیں۔ اور بات ٹہلا کر اس طرح اپنا تذکرہ شروع

نیانہ ہان تو پھر آپ کس طرف چلئے گا اب تک آپ نے اپنا ذاتی ارادہ صاف طور ظاہر نہیں کیا

جان۔ (سوچ کر) ہان خوب یاد دلائی مین تو اس کو بھولا ہی ہوا تھا چارون طرف دیکھ کر) اگر ہمکو پروشیا چلنا ہے تو اسطرف چلئے بائین ہاتھ ہے۔ اور اگر فرانس کا قصد ہے تو اسطرف سیدھے ہی دو ایسے مقام ہین جہان۔ کئی مرتبہ میری خواہش کی گئی ہے (تھوڑی دیر غور کرکے) کوئی بات ذہن مین نہین آتی۔ پروشیا سے گو میری بہت خواہش کیجاتی ہے۔ مگر وہان کی طبیعت ٹلوکی کی وجہ سے اس امر کی کسی طرح امید نہین ہوتی ہے۔ اگر خدانخواستہ انہی نے کچھ ہاتھ پانون مارے تو پروشیا کی فوجی قوت اسکا مقابلہ کریگی۔ ہان فرانس کی سلطنت ایسی ضرور ہے گو وہان کے بادشاہ میوڈس سے سابق کے کچھ ایسے تعلقات نہین ہین کہ جنپر مجکو پورا پورا بھروسہ ہو بس ایک دو مرتبہ سابق مین فقط خط و کتابت کی نوبت آئی ہے۔ اچھا میکسمس سے راے لینا چاہئے۔ دیکھین وہ کیا کہتے ہین لیکن اس کمبخت کی بک تو غضب کی ہوتی ہے۔ دماغ کھا جاتا ہے (پیچھے مڑکر بلند آواز سے) اے جی حضرت! ذرا یہان تشریف لائیے گا۔ یہ کہتے ہی اسکے گھوڑے کی رفتار اور بھی سست ہوگئی ہے۔ اور میکسمس اس کے قریب آکر کہا ہو حاضر۔ کیا ارشاد ہوتا ہے؟

جان۔ جناب ارشاد کیا۔ یہ بتائیے اب چلنا کس طرف چاہئے؟ پروشیا۔ فرانس۔

میکسمس۔ اخاہ۔ ابھی اسکا تذکرہ کیجئے کسی وقت فرصت سے اس کو بھی دیکھ لیجئے گا ابھی پہلے جو اور ضروری باتین ہین اون سے فرصت کر لینی چاہئے۔

ہنوریا (بات کاٹ کر حیرت کے لہجے مین) اور ابھی ضروری باتین کونسی ہین؟

میکسمس۔ جی ہان حضور ہین۔ آپکو نہین معلوم۔ آپ (جان کیطرف اشارہ کرکے) جانتے ہین۔

جان۔ جناب یسوع کی قسم مجکو نہین معلوم۔ کیا؟

میکسمس (مسکراکر) یعنی وہی آپس کے گلے اور شکوے۔ اور کیا اس سے بھی زیادہ کوئی ضروری بات ہو سکتی ہے۔

ہنوریا۔ ماشاءاللہ کیا کہنا سبحان اللہ۔

جان۔ (ہنوریا سے آنکھ کے اشارے مین) آپ سنتی ہین؟ (میکسمس سے) لاحول ولاقوۃ چھوڑ آپ بھی عجیب چیز ہین۔

میکسمس۔ ایکا یسی ہی اتنی بات کہہ دینے سے عجیب چیز ہوگیا اور خود بدولت

ایسے مخدوش اور انتشار کے سفر کو اس اطمینان کے ساتھ طے کر رہے ہیں۔ یہ کوئی بات ہو نہیں
گھوڑے بیٹھا تھا۔ روکے رو کتے؟ کتنا گئے ہیں اور آپکی باتوں کا سلسلہ ہے کہ معاذ اللہ کسی طرح
ختم ہی نہیں ہونے آتا"

جان (ایک ٹھنڈی سانس لیکر) اُف! معاذ اللہ کس قدر بعید دیکھ کر تو انصاف کرو ہمارے
شکوے اور باتوں کی کہیں انتہا ہو سکتی ہے۔ خیال تو کرو کس کس مشکلوں نے کیسے کیسے
ارمان اور تمناؤں سے اور پھر کس قدر زمانے کے بعد خدا خدا کرکے اب یہ دن دیکھنا نصیب ہوا
ہے جبکہ کسی کو یہ امید باقی تھی کہ پیاری شاہزادی اس طرح مجھکو ملیں گی۔

میکسمس "جان یہ آپکا ارشاد بجا ہے مانا کہ آپ دونوں صاحبوں کے محبت بھرے
دلوں میں بہت سی باتیں بھری ہونگی مگر حضور اسی کے ساتھ اس پر خطر سفر میں کبھی کبھی
یہ خیال بھی تو آ جانا چاہئے کہ ابھی ہم کس بے اطمینانی کی حالت میں ہیں کس ہوشیاری کے
ساتھ ہمکو اس سفر میں ہر وقت رہنا چاہئے۔ کہاں کا ہمارا قصد ہے کہاں ہمکو جانا چاہئے
اور کسقدر مسافت طے ہونا باقی ہے"

جان "ہاں ہاں تو پھر اسی کے لئے تو آپ کو بلا تھا بتا دیجئے"

ہنسوریا (بات کاٹ کر) یہ لگے اب باتیں بنانے میکسمس خدا کی قسم یہ تو اپنی عادت
کے موافق اسی طرح کی واہی تباہی باتیں کرتے چلے جاتے تھے "تم کو آفتاب گھور رہا ہے
کرنیں ڈورے ڈال رہی ہیں۔ ہوا کے جھونکے آ آ کر تم کو پیار کر رہے ہیں یہ ہو رہا ہے وہ
ہو رہا ہے" آخر میں نے کہا آخر اب آپ چلئے گا کہاں؟"

جان۔ (ہنسوریا کے منہ کی طرف دیکھ کر) درست! یہاں کے ہرے ہرے سبزہ کو دیکھ کر پہلے
کس نے گھوڑے کی باگ کھینچ لی تھی۔ پیاری شاہزادی خدا کے لئے ذرا سچ کہا کرو ابھی تو
بار نہیں کہتا تھا کہ یہاں سے جلدی بھاگ چلو"

ہنسوریا "تو آپ نے بدگمانی کی وجہ سے بھاگ چلنے کے لئے کہا تھا کہ ہوا کے جھونکے
اور آتی ہوئی کرنیں مجھکو نہ چھو جائیں یا اس لئے فرمایا تھا کہ مسافت جلد طے ہو جائے"

جان "اچھا نا مسافت طے کرنیکے خیال سے نہ سہی۔ اسی وجہ سے جبکہ آپ بدگمانی پر
محمول کرتی ہیں مگر چلنے کیلئے کہا تو تھا۔ اور یہ بدگمانی ہی کب تھی۔ کچھ جھوٹ کہا تھا؟"

میکسمس (بات کاٹ کر) "حضور یہ مانا کہ بھاگنے اور تیز چلنے میں تو اور بھی ہوا کا اثر

کا موقع ملا جس سے آپ بھاگتے تھے"

جان:- یہ کیون! وجہ؟"

میکسمس:- اس کی وجہ کچھ چھپی ہوئی نہیں ہے - ظاہر ہے کہ تیز ہوا کے چلنے ہوا کو حرکت زیادہ ہوگی اور اسکا اثر ترقی کر جائیگا - آہستہ آہستہ چلنے مین اگر اس کی چھیڑ سے زلفین بگڑتی تھین تو اب تیز چلنے مین اور بھی بگڑ بگڑ کر پریشان ہونگی"

جان:- یعنی اس شوق اور گھبراہٹ کی وجہ سے کہ اب یہ موقع ہاتھ سے جاتا ہے یہ پیاری زلفین اس طرح کہاں ملین گی - اچھی طرح ہوا نے لپیٹ لپیٹ کر بلائین لین کیون؟"

میکسمس (اپنے دلمین) یہ! اکو جب سوجھتی ہے تو اسیطرح کی (جان سے) نہین جناب ہوا کی کیا مجال - اور وہ آپ کی طرح زلفون کی عاشق تو ہے نہین جو اوسکو ایسی وحشت ہو وہ تو ایک نہایت لطیف اور شفاف سیّال عنصر کا نام ہے جو زمین کے چارون طرف ۵۰ میل کے پھیلاو مین پھیلا ہوا ہے - خلا مین بھری ہوئی ہے جسکا خالی ہونا حکما و منطق نے محال ثابت کیا ہے - جب آپ اپنے گھر سے کوچ کیجیے گا تو وہی ہوا جو چارون طرف سے گھیرے ہوئے ہے اپنے جا سے ہوئے اور اپنے ثقل کیوجہ سے یقیناً آپ کے ساتھ ساتھ ہو کر آپ کی سدراہ ہوگی - اور جیسا اسوقت ہوا کی ٹھنڈک اور سنسناہٹ آپکے جسم پر زیادہ محسوس ہوگی - یہ وہ بدیہی بات ہے کہ جس کا تجربہ ہر ذی حس کر سکتا ہے"

جان:- آہا تو اسی لئے حرمان نصیب عشاق بہت آہین کھینچتے ہین تاکہ لگاتار آنیوالی آسمانی بلائین اونہیں مین اولجھ اولجھ کر رہ جائین - بیشک یہ تو بات ذہن مین آنیوالی مگر ہم تو آجتک ہوا کو ایک بہت لطیف شے سنتے آئے ہین پھر اسمین اسقدر غلظت کہان سے آگئی کہ وہ دوڑنے والے سے اسطرح اولجھے"

میکسمس:- ہان بیشک وہ بہت لطیف ہے اگر زمین سے ۵ میل کی بلندی پر جا کر ہوا کا تجربہ کیا جائے تو ایسی پاک اور صاف ہوا ملے گی جو کسی طرح محسوس ہی نہین ہوسکتی لیکن جو ہوا ہمارے جسمونکو گھیرے ہوئے ہے اسمین بہت سی خارجی چیزین ملی ہوئی ہین اور اس کے علاوہ اوپر والی ہوا کے ثقل نوعی نے دبا دبا کر اس کو بہت غلیظ کر دیا ہے جس کیوجہ سے اس مین اب ایسا ثقل پیدا ہوگیا ہے اور یہی ثقل بجائے خود ایک ایسی بکار آمد چیز ہے کہ جس کے سبب سے ہر متنفس بہت آرامی کے ساتھ اس کو سانس سے

ذریعے سے اپنی زندگی کے لئے جذب کر سکتا ہے اور خون میں حیات کو تازہ بخشتا ہوا رگون کے اندر خوب تیزی کے ساتھ دوڑ رہا ہے ورنہ اگر اس قدر ثقل ہوا پر نہ پڑتا تو خون کے زور دار دورہ کی وجہ سے جسم کی وہ باریک باریک رگ گل [illegible] ہیں اسیطرح بات کہتے ہیں ٹوٹ جاتیں جیسے [illegible] پھوڑے ٹوٹ جاتا ہے یا جسطرح دیکھتے ہی دیکھتے اونکا جاتا۔ [illegible] عاشق کی جز آزمائی [illegible] بہر ہوا کی لطافت کی وجہ سے کس طرح سانس لینے کے لے اندر نہ جاتی یہی وجہ ہے کہ بہت بلند مقام اور اونچے اونچے پہاڑون پر جہان کی ہوا تھوڑا بہت ہلکی ہوتی ہے اونکا قیام کرنا بہت ہی مضر ہوتا ہے جن کے رگ۔ پٹھے اور پھیپھڑے بہت ضعیف ہوتے ہین اور وہ تھوڑے ہی دنون مین ہوا کے ہلکے ہونے کی وجہ سے خون تھوکنے لگتے ہین ؎

جان " بجا تو معلوم ہوا کہ ہوا کا ثقل بھی جسم انسان پر ہوتا ہے !"

میکسمس " اس مین کچھ شک بھی ہے۔ جناب ایک متوسط جسم کے آدمی پر قریب قریب چار سو من کے ہوا کا بوجھ ہوتا ہے۔

جان (قہقہہ لگا کر) اوہ۔ اور لطف یہ ہے کہ زمین مین گڑ ایک بھی نہین جاتا "

میکسمس " بیشک اس قدر بوجھ اگر ایک ہی جانب سے انسان پر پڑتا تو ضرور ایسا ہی ہوتا مگر ہوا کا ثقل چونکہ چارون طرف سے جسم پر برابر پڑتا ہے اس وجہ سے ہوا کا ہر ایک جزو دوسرے کا بوجھ اوٹھائے ہوئے ہے اور انسان کو کچھ محسوس نہین ہوتا اس کی مثال بعینہ اس طرح سمجھنا چاہئے کہ جب کوئی شخص دریا مین غوطے لگاتا ہے تو ہزارون من پانی اس کے اوپر ہوتا ہے اور اوسکو ذرا بوجھ نہین معلوم ہوتا حالانکہ پانی کا ثقل ہوا سے بدرجہا بڑھا ہوا ہے "

جان " دو پہر تک تو سے بیفائدہ بیجا بیہودہ بحث کیا کرتے رہے یہی سہی لیکن اگر وہ میرا خیال فقط بدگمانی ہی رہا۔ گاڑی سے اتر کر [illegible] جب مین نے اسکے تیز چلنے پر پکار کر کیا تھا تو پھر یہ ہوا پیاری شہزادی کا سر گھما دیکھ کر بے وقت اسقدر تیز چلنے لگی بتا سکئے؟ اس وقت تو آفتاب گرم بھی نہ تھا اور نہ جغرافیہ لگا سکتا تھا کہ شاید ایسی گرمی نے ہوا کے اجزاء مین یہ انقلاب پیدا کر دیا ہوگا۔ تو پھر ذہن مین آتا ہے کہ فقط ہم کرۂ زمین کے اس ٹکڑے پر ہیں جو خط استوا کے نام سے

مشہور ہے اور اس جگہ کی تیز حرکت بہت طاپ کی وجہ سے اس جگہ کی ہوا کو بھی تیز کر سکتی ہے جو اس سے ملی ہوئی ہے نہ یہ کوئی بلند مقام ہے ورنہ یہ پہاڑ اور درد عرض البلد کے حساب سے بھی بات ہے کہ یکبارگی ہم سرد ملک سے نکل کر ایسے گرم ملک میں پہونچ گئے ہواے جہان سے آفتاب کو بہت نزدیکی ہو اور اسی گرمی کی وجہ سے ہوا کی رفتار اس قدر تیز ہو گئی ہو اور اگر ایسا ہو تو پھر میرا یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ حضرت آفتاب نے ضرور پیاری شاہزادی کے شوق دیدار کے لئے یہ تدبیر کی۔"

میکسمس (ہنس کر) نہیں حضور! یہ کوئی بات نہیں۔ ہوا کا یہ عام قاعدہ ہے کہ جہاں کھولکر ایسے میدانوں میں اکثر چلتی ہے جسمیں اوسکے جوش اور زور کا کوئی روکنے والا نہیں ہوتا ہو ریا۔ معاذ اللہ اب یہ تقریر کبھی ختم بھی ہوگی یا کہ نہیں آخر اس بیفائدہ بک بک کی ضرورت ہی کیا ہے (جان سی آنکھ ملا کر) اچھا آپ کہدیجئے۔ تاکہ یہ چلنے کا تذکرہ آپ ہی نے چھیڑا تھا اور میتے یاد نہیں دلائی تھی۔ کہا نے قسم (تھوڑے سکوت کے بعد) کیوں رہ گئے نا۔"

بیگم مس زبان کاٹ کر) حضور سچ فرماتی ہیں۔ ان ...... واقف ہوں انکی ...... حبیب کبھی اپنا ...... دکھلاتی ہے تو ...... اور ضرر کا ...... تو خیال ہی نہیں آتا یہ تو لاکھوں مرتبہ کی دیکھی ہوئی بات ......

جان (انگڑائی لے کر) ہائے۔ پھر ظالم میری بیخودی کا گلہ کیے جاتا ہے یہ بیخودی کبھی بیوجہ نے سبب تھی یا آرج ہے۔ مجھپر کیسی کیسی مصیبتیں تھیں۔ کیا کیا گذر گیا آہ جان ہی ...... سخت جان تھا جو اب تک زندہ رہا۔ میری تمناؤں ...... ہوا۔ کام کس کس طرح ...... گئے ...... امیدی ...... سے اسوقت مجکو حاصل ہے جس خوشی میں مجکو دیکھ رہے ہو وہ بھی ...... درجہ کی ہے کہ خدا جانے وہ کون کون سی تمنائیں ہیں جن کے نکلنے کے لئے رہی ہے جان کو لگا رکھا ہے ورنہ اگر شادی مرگ ...... ہوجاتی تو کچھ تعجب نہ تھا ...... کس کے وہم و گمان میں یہ تھا کہ اس بھولی بھولی پیاری صورت کی ...... آنکھوں ...... اس آزادی کے ساتھ نصیب ہوگی اچھا ...... میکسمس (ہنس کر) بڑی بات جو ...... محبت ......

سوچ رہا ہون شاید پھر آپ بہک گئے ۔ مگر بہت جلد سنبھل گئے (تہوڑے سکوت کے بعد) میرے خیال سے فرانس کا چلنا مناسب ہے اوّل تو وہ یہان سے قریب ہے اور دوسرے وہان کے چلنے مین یہ بات بہت اچھی ہے کہ وہ خود مختار اور زبردست سلطنت ہو ۔ وہان پر پہونچکر پھر سلطنت اٹلی کی زہریلی ہوا ہمپر اپنا کوی خراب اثر نہین پہونچا سکتی آیندہ جو آپکی رایے ہو

جان ۔ ہان ہم بھی ایسا ہی خیال کرتے ہین بے شک اس سلطنت مین اگر ہمارا رسوخ اچھی طرح ہوگیا تو پھر الیشیس اور ملکہ پلیسیڈ یا کسیطرح ہمارا بال بیکا نہین کر سکتے اور ان سب کے علاوہ یہ بات کیسی اچھی ہے کہ فرانس کی آب و ہوا کو حسن کے ساتھ ایک قدرتی مناسبت ہے اور اس اعتبار سے اس امر کی قوی امید کی جاتی ہے کہ وہان کا قیام پیاری شاہزادی کے جمال کو بھی کسی قسم کا ضرر نہین پہونچائے گا۔"

میکسمس (مسکرا کر) ہان ۔ یہ بات میرے ذہن مین بھی ہین آئی تھی اور واقعی اسکا لحاظ بھی اسوقت بہت ہی ضروری تھا اگر ماشاء اللہ محبت ہو تو ایسی ہو ۔ وہ عقدہ مان گیا" تہوریا نے شرما کر اس وقت اپنی گردن جھکالی تھی ۔ ہمارا عاشق مزاج دوست بھی کچھ جھینپ کر چپ ہوگیا تھا اور میکسمس اس طرح فقرے چست کر رہا تھا "حضور انکا ان دونان حسن تو خداداد ہے اسکو کسی جگہ کی (آب و ہوا) یا بری ہوا کیا فایدہ اور نقصان پہنچا سکتی ہے

[illegible] ایک [illegible]

سامنے لیکر رہے اور ہر شیشہ سحر کی سنسناہٹ ہوئی اور باچھین کھل گئین ۔ نظر بد سے خدا انکو بچائے اگر کہین کی اچھی سی آب و ہوا بھی ہوگی تو حسن اور جمال کا وہ کون سا درجہ اٹھ رہا ہے جو ان کو ملے گا اور اب وہ نہین ہے اور اگر خدا نخواستہ خدانخواستہ کہین کی کیا موافق ہوا بھی ہوگی تاہم ہونگے عشق کی شوخی (خدا نہ کرے) کم ہوتے ہوئے اس غضب کی ہلکی ہلکی تو ضرور رہ جائیگی ۔ [illegible] کی رنگت سی بہرحال اچھی ہی معلوم ہوگی"

ہا حضور یا دو اسے ہے میکسمس اب کیا بار ہو ۔ تم کو کیا ہوگیا ہے ۔ یہ کیسی باتین کرتے ہو انسے مذاق کرتے کرتے اب مجھپر بھی حملہ آنے لگے ۔ دیکھو مین صاف کہے دیتی ہون بھئی مجھکو ایسی ہنسی اچھی نہین معلوم ہوتی"

جان (موقع پا کر) اُفوہ ۔ پیاری شاہزادی ان کو آپ کچھ کم نہ سمجھیے گا یہ بڑے حضرت ہین ۔ ہمیشہ یہ مجھپر اور آپ یونہی آوازے کسا کرتے ہین خدا کی قسم انکے

آنے دن کے طعنے سنتے سنتے میرا دل پک گیا ہے اور بات فقط اتنی ہے کہ ان حضرت کو
[illegible] کی کچھ بھی سمجھ ہوتی نہیں ہے یہ اس مزے سے کیا واقف۔ بھلا الو یا توتوں کو
کیا جانیں۔ بس حضرت خوب چست کرآتے ہیں "

ہنوریا (مسکرا کر) تو اب مجھکو ان کے لئے اس کی بھی دعا مانگنی پڑے گی "

میکسمس (ہاتھ جوڑ کر) نہیں حضور غلام کو تو اس عنایت سے معاف ہی رکھیے بس خدا
آپ ہی کا دونوں صاحبوں کو مبارک کرے۔ میں کچھ یونہی ہی اچھا ہوں "

ہنوریا۔ یہ! اب بھی آپ نہ چوکے۔ پھر بھی ایک چٹکی لے ہی لی "

جان۔ یہ بھلا کب مانتے ہیں۔ ہاں شاہزادی صاحب جب میں افریقہ میں تھا اور
آپ یونا میں تو آپ نے میرے نام کوئی خط بھیجا تھا "

ہنوریا۔ (تیور بدل کر) جی نہیں کون کہتا ہے۔ مجھکو اس کی کیا ضرورت تھی۔ میں کیوں
بھیجتی۔ ہاں اے لو۔ توبہ میں تو بھول ہی گئی تھی۔ خوب یاد آیا۔ معاف کیجیگا۔ یہ تو فرمائیے
ہماری بہن صاحبہ کا مزاج تو اچھا ہے اور وہ ہیں کہاں ؟ "

جان۔ (متعجب ہو کر) کون بہن صاحب ! "

ہنوریا۔ اے ہے کیسے بھولے بنے جاتے ہیں۔ کون صاحب ! گویا کچھ جانتے ہی نہیں "
[illegible]

ہنوریا۔ یا اللہ تو اس قدر چھپاتے کیوں ہیں۔ کیا میں اب آپ سے شکایت کرنے
بیٹھونگی۔ اے جی حضور کی بیگم صاحب! اب بھی نہیں سمجھے "

جان۔ (بہت حیرت سے) ہائیں! یہ آپ اس وقت کیسی باتیں کرتی ہیں خدا کے
لئے صاف صاف کہئے۔ آپ تو کچھ پہیلیاں سی بجھواتی ہیں۔ بیگم صاحب کیسی ؟ "

ہنوریا۔ اف رے تجاہل۔ اللہ رے آپ کی گریز۔ اے ہے جناب وہی آپ کی بیگم صاحب
وہی جنکے جلسۂ عقد میں حضور نے اس دور افتادہ کنیز کو ابھی افریقہ سے یاد فرمایا تھا "جان
یہ سنتے ہی بے اختیار ہنس پڑا۔ اسوقت اس کے دل میں اسکے اس سچے استقلال کی خوشی
نے گدگداتے گدگداتے بے چینی پیدا کر دی تھی جس سے اسنے کسیوقت اس معاملے میں کام لیا تھا
اور وہ پوری وفاداری جو اسنے ہنوریا سے ناامید ہونے پر بھی اپنے عقد نکرنے کیوجہ سے
ہنوریا کی محبت کے ساتھ کی تھی اس وقت بہت بے غم کئے ہوئے رہ رہ کر ہنسا رہی ہے

میکسمس کا رنگ زرد ہوگیا ہے ۔ چہرے پر ہوائیاں اُڑ رہی ہین ہنوریا تیوری بدلکر جان کی یہ بے اختیاری ہنسی دیکھ رہی ہے اور جان اسطرح کہہ رہا ہے ” اُف و پیاری شاہزادی غضب کردیا ۔ معاذ اللہ اور تمکو یقین ہو گیا ۔ ہائے مجھسے ایسا ہو سکتا تھا اور یہ کہنے کے بعد مین دنیا منہ بھی تمکو دکھا سکتا تھا ؟“

ہنوریا ” بجا ۔ انکی اون آنکھون نے نا جھٹلا دینے والے ایسے ہی تو ہین ۔ مین کہتی ہون ؟ آپ اسقدر سچ کیون بولتے ہین ۔ خود ہی تو مجکو لکھا اور آپ ہی اب ایسے بنے جاتے ہین میرے پاس آپ کی وہ تحریر ابتک رکھی ہوئی ہے مگر افسوس یہ ہے کہ مجکو اسطرح یکبارگی چل دینے کا حال معلوم نہ تھا اور نہ یہ خیال ہو سکتا تھا کہ آپ اس طرح مکر بھی جائینگے ورنہ مین اوسکو ساتھ لے آتی ۔ مگر ہان بالٹنگ موجود ہے اس سے پوچھ لیجئے (بلند آواز سے) بالٹنگ بالٹنگ ذرا یہان تو آنا ۔

بالٹنگ (قریب آکر) غلام حاضر ہے ۔ ارشاد ؟“

ہنوریا ” کیون بالٹنگ ۔ تمکو یاد ہے ۔ میرے قسطنطنیہ جانے سے قبل انکا (جان کی طرف اشارہ کرکے) اس مضمون کا خط افریقہ سے آیا تھا یا نہین کہ ہماری شادی ہو “

بالٹنگ ” جی ہان حضور مجھے خوب یاد ہے مین ہی خود ہی لاکر تو آپ کو خط دیا تھا یہ بھی تو اوس مین لکھا تھا کہ آپ بھی اگر شریک ہون تو حصہ کو تو اسپر بہت ملال ہوا تھا اور ہوسی رنج و غم مین کئی روز آپکے خاص ۔۔۔ تک نوش نہین فرمایا “

ہنوریا ” جان کی طرف مخاطب ہوکر بندگی عرض (اپنے دل ہی دل مین) ہٹ تیرے جھوٹے کی (کسی قدر بلند آواز سے سمکر) تم اسکو بھاتے نہین ہو آخر یہ اسقدر جھوٹ کیون بولتے ہین “

جان (ایک قہقہہ لگاکر) اُف معاذ اللہ ۔ اور آپ فرماتی جی کس سے ہین اونہین سے جن کے یہ سب فتنے اُٹھائے ہوئے ہین پیاری شاہزادی تم کس خیال مین ہو مجکو تو ان باتون کی مطلق خبر ہی نہ تھی ہائے مین تو اُن دنون بالکل نظر بند تھا کوٹھی سے قدم تک باہر نکالنے کی سخت ممانعت تھی ۔ دوران حال مین بڑے بڑے ظلم ہوگئے تمہاری خبر میرے پاس مطلق نہین پہونچنے باقی تھی نہ تمہارے خط مجھے دکھائے جاتے تھے پھر خط خفیہ طور سے لکھکر مین تمکو بھیجتا تھا وہ مجھسے چھپ ۔۔۔ اگر جاتا کہ ۔۔۔ دے جاتے تھے

اور خدا جانے کیا کیا۔ اس کے عوض میں کچھ لکھ کر تمھارے پاس بھیجا جاتا تھا۔"

ہنوریا:- "تو یہ سب باتیں بالکل غلط ہیں؟ مگر خیر تو آپ ہی کی ہوتی تھی۔"

جالن:- (تعجب سے) "کیا کہتی ہیں؟ سچ! ہاں پیاری شاہزادی! غلط۔ جھوٹ۔ بالکل جھوٹ مگر ہاں اتنی بات ضرور تھی کہ میں شادی کرنے پر مجبور کیا جاتا تھا لیکن پیاری شاہزادی یہ دل تو اسی دن سے تمہارا ہو چکا تھا۔ اس کو کون لے سکتا تھا۔ گو خدا بخشے ابا جان نے بہت چاہا اور یہ حضرت بھی جو اب سر جھکائے ہوئے ہیں بہت پیچھے پڑے رہے۔ مگر بھلا میں کب ماننے والا تھا۔ یہ سب تدبیریں اسی لئے کیجاتی تھیں کہ تمہارا دل خدا نخواستہ مجھسے برا ہو جائے۔ رہی مُہر وہ انہیں حضرت کے ہاتھ میں تھی مجھکو کسی طرح کا ہوش ہی نہ تھا۔"

ہنوریا:- (میکسمس سے مخاطب ہو کر) "کیوں جناب! ذرا ادھر دیکھئے۔ یہ چالیں۔ اُف۔ یہ جعلی گھونسے۔ ایں!! ارے یہ غضب۔ آخر کس جرم میں۔ میری خطا۔ میرا قصور؟"

میکسمس:- (گردن نیچی کئے ہوئے) "بیشک اس معاملے میں میں آپکا خطاوار ہوں جو چاہئے سزا دیجئے۔ لیجئے اب تو یہ مجھسے قصور ہو گیا۔ لیکن میں مجبور تھا۔ خدا جنت نصیب کرے بڑی سرکار کا یہی حکم تھا میں کیا کرتا۔"

ہنوریا:- "اچھا یہ بھی ہم نے مانا۔ اُن کا یہی حکم تھا اور تم اس میں مجبور بھی تھے مگر یہ تو تمہارے اختیار میں تھا کہ ان کارروائیوں سے اشارتاً یا کنایتاً تم مجھکو یا انکو خبر کر دیتے۔"

میکسمس:- "بجا ارشاد ہوا۔ اگر آپ کو اس سے آگاہ کر دیا جاتا تو پھر آپ سے چھپایا ہی کیا جاتا اور حضور انصاف تو کریں جب جناب ملکہ صاحب نے بڑے سرکار کو صاف جواب ہی دے دیا تھا اور آپ کے ملنے کی بظاہر انکو امید ہی نہیں پائی تھی تو پھر اسی حالت میں جالن کی خیر منانے کے لئے بجز اسکے کہ ان کا دل آپکی طرف سے اور آپکا انکی طرف سے برا کیا جائے اور کیا مناسب تھا؟"

جالن:- "میکسمس چپ بھی رہو معلوم ہو گیا۔ شاباش۔ یوں ہی حق دوستی ادا کیا جاتا ہے یہی چاہئے تھا۔ خدا سمجھے ظالم کو جسطرح دھوکا دیکر ہمارا دل دکھایا ہے۔"

گو یہ غصے کے بھرے ہوئے جملے اسوقت جالن نے اپنے دل ہی دل میں کہے تھے مگر اس تذکرے نے انکی نازک طبیعت کو بد مزہ کر کے غصہ میں ایسا بے قابو کر دیا تھا کہ آخری جملہ تو بے ساختہ بلند آواز سے نکل ہی گیا اور اسیکے ساتھ وہ خاموش بھی ہو رہا۔

کو اپنے ساتھ لیکر کسی طرف چلتا ہوا تھا نیند اور غفلت کا افسون پڑھنے والی رات کی تاریکی کافور
ہو گئی کہ صبح ہوا ہی اپنا پیشی رفتہ رفتہ ان کے جو چونک چونک کو نیند کا وہ جادو ہی مشغلہ ہو کر جاتے ہیں صبح بھی غالب
آ جانیوالی روشنی نے گھرات کی شمع اور چہرہ خوبی کی روشنی کا کہیں نام اور نشان تک بھی اس وقت باقی
نہیں رکھا ہے مگر ان کی گوبچے اور بیاہتا ہیں وہ دویہ شکر کو نہ پہر کے شمع جو اپنی زبان حال سے بتا رہے ہیں
کہ رات یہاں روشنی کا بہت انتظام تھا۔ جا بجا جلے ہوئے پر پروانوں کا ڈھیر ہے اور بجھے
ہوئے چراغ اپنی اُسی جلی ہوئی سیاہ زبان کو دکھا دکھا کر چپ چاپ خاموش ہیں جس نے رات روشنی کے
پردے میں اپنے حسن عالم سوز کی چنگاریاں دکھا دکھا کر غریب پروانوں میں ایک قیامت برپا کر دی۔
صبح آفتاب جام شراب کی طرح افق مشرق سے تجلی کر رہا ہے اور اسکی روشنی کسی شرابی کے منہ کی بھبک یا
کسی کی آنکھ خمار آلود نگاہوں کی طرح نکل کر چاروں طرف پھیل رہی ہے جس کی سرخ سرخ دھوپ اپنی بہتی
دکھا دکھا کر نگاہوں سی نورانی اور لطیف چیز کو بھی اپنے گلابی رنگ میں رنگ رہی ہوں درجہ بجا
طرف چہل پہل ہی ہے اور ملکہ ولیسیٹیا دیوان خاص میں خواب نوشین سے چونک کر ایک مخملی
مسند پر بیٹھی ہوئی لمبا سانس کھا سانس کہ اس حرارت کو نکال رہی ہے جو رات بھر ایک پیالے میں آگئی حرارت کے گرم
ہو جانے سے ترقی کر جاتی ہے اور وہ دیکھیے دلہن بنی ہوئی ان ہی سوتے سوتے اب آنکھیں ملتا ہوا اٹھا ہے
ہیں دیہ اچانک بجتا کیسا جا لیا وہ دیکھیے دلہن بنی تھی ان کی بیوی یا ڈوکسیا بھی آ کر وہ بیٹھی ہیں انگڑائیاں
لے لیکر سستی اتارتی ہیں اچھا اور وہ ان کی دونوں سے پیاری بیٹیاں جو ابھی جگا کر شہزادی گئی ہیں
جھوم جھوم کر گری پڑتی ہیں۔ آخر یہ سب ایسی جگہ کیوں ہیں۔ یہ بات کیا ہے؟ معلوم ہوتا ہے یا تو یہ رات
کسی جگہ سوئے نہیں ہیں یا وہ نے جا کے پینے والی چیز بہت پی گئے ہیں جو آنکھوں کے ڈوروں میں ابھی
تک شوخی کی وجہ سے نہیں ٹھہرتی اور آنکھ کے اندر بھی وہ چھپائی جاتی ہے تاہم اسکی خود آرائی اور
اور اسکا شوخ رنگ اسکو صاف و شفاف وزن گلاس میں جگہ دے کر بھری محفل میں ہر شخص کے
سامنے پیش ہی کر دیتا ہے تھوڑی ہی دیر ہو گی صحنہ پیالہ اس بےحیائی اور بے تکلفی کے ساتھ ایک
ہی جگہ سب لیٹے ہیں ہاں ہاں سچ ہے بیشک یہی بات ہے ہم بالکل بھول ہی گئے تھے کہ کل جولیس کے مرنے
کی خوشی تھی تمام سارے شہر میں رات بڑی سرگرمی کی خوشی تھی اور یہ سب بھی اسی طرف اور قریب
میں اکٹھے رہے ہی ہو گئے اور جب شراب کے نشہ نے دماغ کو اندر لگا ہوا پورا قبضہ کر لیا تو
لال رنگ کی صحبت دیکھتے ہی دیکھتے بیٹھے بیہوشی کے عالم میں جھوم جھوم کر یہیں ڈھلک گئے۔
ملکہ ولیسیٹیا اب جو صبح ضروری سے فارغ ہو کر اسی مسند پر بیٹھی ہوئی ہے دلہن بنی تھی وہی بیٹھا

گویا اس کا دل اسوقت کسی سے بات کرنے کو نہین چاہتا تھا اسکا چہرہ سرخ سرخ تھا اس کے ابرو پر بے طرح بل پڑے ہوئے تھے اور سر کچھ ایسا جھکا لیا تھا کہ اسوقت آنکھ اوٹھا کر اُسی چہرے کی طرف بھی نہین دیکھتا تھا جس کا پیارا گلابی رنگ بھولا بھولا نقشہ کسی وقت اسکی نظر کو اپنے پاس سے ہٹنے نہین دیتا تھا"

میکسمس کی یہ کارروائیان سنکر ہنوریا کے نازک مزاج مین بھی اسیطرح کی برہمی پیدا ہو گئی تھی جسطرح ہوا کے جھونکون سے اسکی زلفین بگڑ بگڑ کر پریشان ہو رہی تھین اور زلفون کے بگڑنے سے ہمارے دوست کا دل لیکن پھر بھی وہ بہت خوش تھی اس کے چہرے پر انتہائی درجہ کی مسرت کی جھلکیان اتراتی ہوی نظر آتی تھین اسکے نازک نازک ہونٹھون پر تبسم کی کیفیت نمایان تھی اور وہ دل ہی دل مین خدا کا لاکھ لاکھ شکر ادا کر کے جان کی محبت اور وفاداری کی بڑی قدر کے ساتھ مزے لے رہی تھی۔ وہ اسوقت اپنے جان دادہ عاشق کی خشمگین صورت اور میکسمس کا اندوہگین چہرہ نہ دیکھ سکی اور میکسمس کے آنکھون سے نکلتے ہوے اشک ندامت نے بھی بہت سفارش کی جس کی وجہ سے اسکے جیوبہوگیا۔ نفرت کے پھیلے ہوی سکوت کو اس طرح رفع کیا [illegible] سے زبان دراب کرے تو بہ [illegible] ہے یہ محبت جنکو کیون جامہ انسانیت سے خارج کئے دیتی ہے۔ ایسے الفاظ میری زبان سے کیون نکل جاتے ہین"

جان (چونک کر محبت کے لہجے مین) پیاری شاہزادی کیا؟ کیا تم اپنے دل کی طرح اپنی زبان کو بھی سخت بنانا چاہتی ہو۔ تمہارے پاس کوی تو میرا طرفدار رہنا چاہئے"

ہنوریا۔ نہین۔ یہ دل تو ابتدا ہی سے تمہارا طرفدار تھا۔ خواہ سخت تھا یا نرم مگر ابتو مین دیکھتی ہون میری حیا اور میری زبان بھی دونون تمہاری طرفداری پر تلے ہوے ہین خیر یہ کسی کی کوی اختیاری بات نہین ہے ہان مین یہ کہتی تھی کہ آپکو گذشتہ اور اتفاقی باتون پر ملال نہین کرنا چاہئے۔ آپ کو اسوقت میری خوشی مین شرکت کرنی چاہیے آپ کے سر کی قسم۔ بڑی خیر ہوگئی ورنہ اسوقت اگر بجائے میکسمس کے

آپ میرے خطاوار تھے اور مجھکو اپنا خون شدہ دل ہاتھ مین لئے اس وقت رنج اور غم کے اس انتہائی درجے پر بہت خوشی کے ساتھ جانا پڑتا جہان سے یا تو اپنی جان دینے کے لئے مین خود ہی گر پڑتی یا جھنجھلا کر تلاش سے اس دل کو ہی کو پھینکدیتی ہاے مجکو تو کسی طرح یہ یقین ہی نہین آتا تھا اور مین کہتی تھی کہ میری اس محبت نے جو تمھارے دل مین ہے کس طرح اس شرط کو جایز رکھا۔ بیشک میکسمس نے بُرا کیا کہ دوست بنکر مجکو اور تمکو اس طرح دہوکا دیا مگر واقعی یہ بات ہے کہ یہ اس مین مجبور تھے اور انکا عذر ضرور اس قابل ہے کہ مان لیا جائے۔ یہ آپ کے سچے خیرخواہ ہین اور انھون نے آپ کے ساتھ بہت رفاقت کی ہے۔ مجکو انکی وہ جانفشانیان خوب یاد ہین ٹھنڈی سانس لے کر جب مین قسطنطنیہ مین تھی اور یہ حیران پریشان آپکو ڈھونڈتے پھرتے تھے۔

میکسمس (آنکھ سے آنسو پونچھ کر) ہان حضور خدا آپکو سلامت رکھے اب آپ ہی منصفی کیجئیگا مین نے تو اپنی جان تک وقف کر دی۔ میری یہ کیفیت ہے کہ ذرا اسی بات مین ایسے خفا ہو جاتے ہیں۔ بس خدا کی پناہ دیکھئے مرکا دیں!

وِلی تم نے تو میری حالت قسطنطنیہ مین اچھی طرح دیکھی تھی اب سامنے آکر کیون نہین بیان کرتی ہو مجکو سچ بات کے کہنے مین کیا عذر ہے۔ بیشک اس معاملے مین جو کچھ آپنے کیا وہ آپ ہی کا حصہ تھا اور اگر آپ اس قدر جانفشانی نہ کرتے تو کبھی شاہزادی صاحب کی آپکو خبر بھی نہ ملتی مگر ساری عمر مین اگر دہوکا کھایا ہے تو یہ آپ سے کیسا جیس بدلا کیسی چالاکی کی۔ اُفوہ

میکسمس مگر کیا ان کے نزدیک کچھ بھی نہین

جان (مسکرا کر) آخر ان شہادتون سے مطلب۔ آپ چاہتے کیا ہین؟ آپکی تعریف کرون شکریہ ادا کیا جائے

ہنوریا نہین اور کچھ نہین بس اب آپ ان کی خطا معاف کر دیجئے

جان یا اللہ توبہ آپ مجھسے کیا فرماتی ہین۔ اصل مین تو یہ خطاوار آپکے ہین بڑا غضب تو انھون نے آپ کے نازک دل کو پہونچایا ہے۔ آپ معاف کیجئے مین تو سب پہلے ہی سن چکا ہون

ہنوریا اچھا مین نے معاف کیا آپ بھی معاف کر دین

جان ۔ "مگر شاہزادی صاحب اس قدر خیال رہے۔ ابھی ابھی انہوں نے آپ پر ایک فقرہ چست کیا تھا جسپر انکی ساری قلعی اسوقت کھل گئی۔ اور آپکو کس قدر خلاف مزاج بھی ہوا تھا اور پھر آپ ہی ان کی سفارشیں کرتی ہیں"

ہنوریا ۔ "کچھ ایسی تو نہ تھی۔ مگر خیر آپ کی خاطر سے معاف کیے دیتی ہوں۔ [illegible]"

جان ۔ "آپکی خوشنودی [illegible] آپکی خاطر سے میں بھی معاف کرتا ہوں [illegible]"

میکسمس ۔ "[illegible] حضور آپ دونون صاحبونکو خدا [illegible] ہمیشہ خوش و خرم رکھے کیون نہ ہو [illegible]۔"

ہنوریا ۔ "ہان میکسمس یہ تو بتلاؤ وہ جو [illegible] تم کو دی تھی [illegible] جس [illegible] تھا وہ تم نے کیا کیا۔"

میکسمس ۔ "وہ حضور سے پوچھیے" (جان کی طرف اشارہ کرکے) "آپ [illegible]"

جان ۔ "دیکھیے (یہ ہین) کیا! کیا [illegible] تھا؟"

میکسمس ۔ "ہان حضور [illegible] ایک [illegible] تھا۔"

جان ۔ "ہان بیشک وہ [illegible] پیاری شاہزادی [illegible] کس چیز سے لکھا تھا؟"

ہنوریا ۔ (ٹھنڈی سانس لیکر) "ہان کیا پوچھتے ہو [illegible] اپنے خون سے لکھا تھا اور میری حالت کے اعتبار سے بھی یہی مناسب [illegible]"

جان ۔ "بیشک بیشک میرا خیال صحیح تھا [illegible] کیون میکسمس مین کہتا تھا کہ نہین آہ پیاری شاہزادی۔ مین [illegible] سمجھا تھا تعویذ کی طرح وہ ابتک وہ میرے بازو پر بندھا ہوا ہے [illegible] ان سے پوچھ کر جب کپڑے اوتارونگا تو تم کو دکھا دونگا اس کو مین نے [illegible] جان کی طرح رکھا ہے مگر تم کو ایسا نہین کرنا چاہیے تھا آہ مین وہ تمہارے خون کی تحریر دیکھ [illegible] اور نہین آنسوؤن سے جو کسی قدر اسکے [illegible] تھے"

ہنوریا ۔ "ہائے مین کیا کہون۔ جب میکسمس کے [illegible] سے مجکو [illegible] ہوا کہ تم نے میرے لیے [illegible] چھوڑ [illegible] ہے اور پھر تمہارا [illegible] نہین [illegible] آہ ایک تو اپنی ذلت [illegible] کا غم۔ تمہاری جدائی کا جانکاہ صدمہ اور قید و مجبوری [illegible]

[illegible] سے آہستہ گر لو رہی تھی اور سپر پا اور دوسرا صدمہ یہ اصل
سخت جان اور بیحیا زندگی کی عورت تھی جو قسطنطنیہ سے زندہ پھر آگئی

وِرجی :۔ "معاذ اللہ۔ خدا کی پناہ۔ روح القدس کسی دشمن کو بھی وہ دن نہ دکھائے ہائے وہ کمبخت رات مجکو کبھی نہ بھولے گی جب مین حضور قسطنطنیہ ہو چکین تھمن اور دشمنون نے گلے مین پھانسی کا پھندا لگایا تھا۔ اُف دکانپ کر ۔ خیال کرنے سے اس وقت بھی کلیجا منہ کو آیا جاتا ہے"

جان :۔ "اُف اُف۔ پیاری شاہزادی تم نے تو غضب ہی کر دیا تھا۔ مجکو کہین کا رکھا ہی نہ تھا۔ ہائے تمکو نہ جانے اوسوقت خیال نہ آیا کہ تمہارا جان دادہ عاشق کیا کرے گا بیتور یا بیتاب تمہارا ہی تو ایک ایسا خیال تھا جس نے اسوقت میرے ارادے کو بہت دیر تک روکا لیکن جو الزام مجپر رکھا گیا تھا جو جھوٹی تہمت مجپر لگائی گئی تھی وہ کسی طرح ایسی نہ تھی کہ مین زندہ رہکر تمکو اپنا منہ دکھاتی۔ آہ کیا کردن وہ بھی نہ ہوا مگر پھر بھی پیارے جان مین تمکو بھولی نہ تھی خدا گواہ ہے گلے مین پھانسی کا پھندا لگا ہو۔ سمجھا لیکن تمہاری یاد میرے دل مین تھی اور آخر اسے دم کیطرح تمہارا نام میری زبان سے نکل رہا تھا"

جان :۔ "ہائے۔ افسوس صد افسوس ہنہین شکر ہے شکر خدا کا ہزار ہزار شکر کہ اُسنے تمہاری جان بچائی اور اسیکے ساتھ جان کی جان بھی۔ بڑی خیر ہوگئی۔ ہائے پیاری شاہزادی جس وقت بالڈک نے یہ پھانسی لگانے کا واقعہ قسطنطنیہ سے واپس آکر بیان کیا ہے کیا بتاؤن کہ اوسوقت میرے دل کی کیا حالت تھی اور کس طرح سے وہ رات مین نے بسر کی تھی۔ صبح ہونے بھی نہین پائی تھی کہ مین نے یہا سے نکل کر تنہا قسطنطنیہ کا راستہ لیا۔ مگر مقدر ایسا کہان تھا۔ راہ مین ابا جان کو اٹیس کی فوج مین بیطرح پھنسا ہوا دیکھ کر بمجبوری اونکی جان بچانے کے لئے مجکو لڑنا پڑا اس کے بعد ابا جان کی علالت اور اُن کا انتقال اور اُن کے انتقال کے بعد میری سخت علالت یہ سب وہ باتین تھین جنہونے ہمیشہ آپسے شرمندہ اور محجوب رکھنے کیلئے کسیطرح مجکو یونا سے باہر نہین نکلنے دیا۔ یہ گذشتہ باتین بڑے لطف کے ساتھ ہو رہی تھین سب پر ابا ندھے ہوئے بیٹھے تھے آفتاب برابر ہی ہنوریا کے روشن چہرہ کو دیکھ دیکھ کر غیرت کے مارے

آلپس کی بوچنی اونچی چوٹیوں کی آڑ میں اپنا منہ چھپا رہا تھا جا بجا سے کرنیں چھنی ہوئی نظروں کی طرح نکل رہی تھیں اور شام کا وقت قریب آتا دیکھ کر اب تیز چلنے میں اس لئے کوشش کر رہی ہے کہ رہی سہی مسافت طے کر کے آج کی رات کسی قدر اطمینان کے ساتھ کوہ آلپس کے دامن میں بسر کریں کہ پشت کی جانب سے یک بیک بہت تیز آنے والے گھوڑے کی ٹاپ کی آواز ان کے کان میں آئی اور یہ مڑ کر پیچھے دیکھنے لگے پیچھے میدان میں گرد و غبار چھایا ہوا تھا اور اس غبار میں بادشاہی گارڈ کا وہ رسالہ اس وقت کہیں نظر نہیں آتا تھا جو ابھی تھوڑے فاصلے سے پیچھے پیچھے چلا آتا تھا - ہاں اس میں کا ایک سوار اپنا گھوڑا عنیز کئے ہوئے اس طرف چلا آتا ہے اور اب ایسا خیال ہو سکتا ہے کہ یہ ابھی آنے والی آواز شاید اسی آنے والے سوار کے گھوڑے کی ٹاپوں کی تھی لیکن یہ سوار کچھ اس گھبراہٹ سے اس وقت ادھر آرہا ہے کہ جس کے دیکھنے سے طبیعت کو گھبرا [illegible] طرح طرح کے برے برے خیالات [illegible] دل میں آتے ہیں اب یہ [illegible] کیفیت [illegible] سامنے آ لے دیکھ کر [illegible] ہو گئے ہیں اور کچھ انتہائی درجے کے اضطراب میں سب اپنے اپنے گھوڑے روک کر اپنی گھبرائی ہوئی نظر سے اس آنے والے سوار کی طرف دیکھ رہے ہیں

تیسرا باب

الٰہی توبہ

عادت نجائے گرچہ قیامت ہی کیوں نہ آئے
ملنے کے بعد پھر کوئی جھگڑا اٹھائے

وہی دن ہے وہی وقت اور وہی خلیج جنیوا کا پُر فضا میدان جو ابھی آپ کے پیش نظر تھا آلپس کے چوٹیوں سے بیچ بچا کر مغرب کی طرف سے آنے والی کرنیں ان درختوں کی ہری ہری پتیوں پر گر رہی ہیں جو حکیم مطلق کی قدرت سے اپنی ماں کی سخت اور پتھریلی زمین سے نکل نکل کر اس وقت کی چلتی ہوئی ہوا میں جھوم رہے ہیں اور اس زرد

زرد دھوپ میں انکی ہری ہری پتیوں کا گہرا کاہی رنگ ہلکا ہو ہو کر بالکل دھانی ہو گیا ہے۔ کوہ اپی نائین کا سلسلہ مغرب کی طرف سے آکر جنوباً شمالاً پھیلتا چلا گیا ہے اور اس کی اوس شرقی گھاٹی پر جس نے بیچ میں کچھ راہ چھوڑ کر اس طرف سے آنیوالوں کو اس طرف آنے کی اجازت دی ہو کچھ مختصر فوج نظر آتی ہے جن کا فوجی لباس اپنی اپنی بعض بعض خصوصیات کی وجہ سے بتا رہا ہے کہ یہ سوار ایطالیہ کی فوج کے ہین اور پسینہ میں نہائے ہانپتے ہوے ان کے گھوڑے جن کے منہ سے کف بھی جاری ہے اپنی اپنی زبانیں منہ سے نکالے ہوئے بتا رہے ہین کہ یہ ابھی ابھی بہت دور کا دھاوا مارے ہوئے کہین سے چلے آتے ہین اسی پہاڑ کی غربی گھاٹی پر یہان کے سوار پرا جمائے ہوئے ہین اور تقریباً نصف میل کے فاصلے سے جنوب کی طرف ہٹے ہوئے جان دہنوریا، میکسمس، بالٹک اور ویلی اپنے اپنے گھوڑون کی زین پر اس طرح چپ بیٹھے ہوئے ہین کہ گویا وہ تصویر تھی ان مین نہین ہے جس سے جاندار تنے کو حس اور حرکت ہوتی ہے ان کے چہرے پر انتہائی درجہ کی گھبراہٹ اور وحشت برس رہی ہے اور ایک سوار اپنی جھکی ہوئی گردن اوٹھا کر اس طرح کہ رہا ہے حضور عالی یہ وقت ایسا نہین ہے کہ آپ مطمئن ہو کر اسطرح کسی بات پر غور کرین یا اتنی دیر فکر ہی مین اس موقع کو ہاتھ سے دیدین جو گواب بھی کچھ نہین ہے مگر خیر پھر جو کچھ ہو جو کرنا ہو کیجیے۔ لڑائی اب ضرور چھڑ گئی ہو گی۔

ہنوریا۔ (گھبراہٹ کے لہجے مین) ہائے پھر اب کیا ہو گا۔ اُف ۔

جان۔ کچھ نہین اندیشہ کس بات کا یہ تو ظاہر ہے کہ یہ آسمان ہمارا جانی دشمن ہے ہمنے مٹاتے مٹاتے خاک مین ہمین ملا دیا ہے مگر خدا غارت کرے کمبخت کو اب تک ظالم کی حرص نہین جاتی ہے۔ وہی خواہش اور وہی آئے دن کے نت نئے صدمے کسی طرح دم بھر چین آرام سے نہین دیکھ سکتا (سوار سے مخاطب ہو کر) تم نے خوب دیکھ لیا ہے ایطالیہ کی فوج ہے اور ہمارے ہی تعاقب مین آئی ہے ؟“

وہی سوار ”جی ہان حضور ایطالیہ ہی کی فوج ہے اور آئی بھی یقیناً وہ ہمارے ہی فکر مین ہے اون لوگون نے ہمکو چور کے لقب سے پکارا اور یہ کہا وہ اب کہان بھاگ کر جاتے ہو“

جان۔ اور انکی جماعت کس قدر ہو گی ؟“

وہی سوار ”حضور جماعت تو ایسی کچھ زیادہ نہین ہے مگر پھر بھی وہ لوگ ہم سے زیادہ ہین

یہی سمجھنا تو دیر تک خوشوں سہار ہونگے "

جان - اسمین کوئی ہرج کی بات نہین - آپ کچھ غم نہ کیجیے جان مین جب تک جان ہے اُسوقت تک کسی کی کیا مجال جو تمہاری طرف آنکھ اوٹھا کر بھی دیکھے - یہ آنکھین نکال ... خون پی لون "

ہنوریا - اسے تو مجکو اپنا خیال نہین ہے - ایک مین کمبخت نہ رہی نہ سہی - خدا تم کو سلامت رکھے - خیال تو تمہاری جان کا ہے - خدانخواستہ خدانخواستہ اگر دشمن کسی بلا مین پھنس گئے تو پھر ہائے مین کیا کرون گی "

جان - پیاری شاہزادی کیا کہتی ہو - خدا تم کو صحیح و سلامت رکھے مین تو تمہارے صدقے ہونے کو لئے پیدا ہی ہوا ہون ایک دن ایسا بھی ہو جائیگا مگر پیاری شاہزادی اب آپکو ایک کام کرنا چاہیے وہ سامنے آلپس کا پہاڑ نظر آتا ہے آپ اب وہان جاکر ٹھہرین - یہان آپ کا رہنا اچھا نہین میکسمس تم ان کے ساتھ جاؤ "

ہنوریا - بات کاٹ کر کیا مین جاؤن ایسا مجھسے کبھی نہ ہوگا - جہان آپ جائین گے سایہ کی طرح مین ساتھ جاؤنگی - جو آپ کا حال ہوگا - وہی میرا بھی "

جان - ہائین پیاری شاہزادی - یہ کیا غضب ہے - کہان آپ اور کہان میدان کارزار - آپ خیال تو فرمائین معرکہ جنگ مین آپ کی موجودگی - علاوہ اس کے دشمنون کے ارادے اور خواہش کو اور تیز کرے خود میرے ساتھ کیا سلوک کرجائیگی و میرا خیال بالکل آپ ہی کی طرف رہیگا - ہر وقت یہی فکر رہے گی کہ خدانخواستہ کہین ایسا نہ ہو کہ کوئی آپ پر حملہ کر بیٹھے - میری ساری ہمت اسی مین صرف ہو جائیگی اور مجکو اس امر کا مطلق موقع نہین ملیگا کہ مین اپنی تلوار اپنے دشمنون کے خون مین تر کرون -

ہنوریا - بھئی خدا کے لئے تم مجکو اس امر کے کرنے پر مجبور نہ کرو جو مجھسے نہین ہو سکتا ہے تو مجھسے نہ ہوگا کہ تم کو تنہا چھوڑ دون کبھی نہین کسیطرح نہین - ہرگز نہین ہوگا "

میکسمس - تو آخر یہ جھگڑا کیون ہے - آپ (جان سے) شاہزادی صاحب کے ساتھ ساتھ رہین مین جاکر دشمنون سے جاکر مقابلہ کرتا ہون "

ہنوریا - ہان ہان بس یہ اچھی بات ہے - میرے میکسمس انکے عوض تم ہی چلے جاؤ - ہنوریا کے اس جملے کے ختم ہوتے ہی میکسمس نے اپنے گھوڑے کا رخ دشمنون

ف سپا اور ایٹر دیادہ لہو دے کو تیر مارا ہی چاہتا تھا کہ جان نے کہا ٹھہرو ٹھہرو پیاری شاہزادی ان کا جانا اس وقت مناسب نہین۔ گو یہ مجھ سے بھی اچھی طرح دشمنون سے لڑین گے مگر آپ سمجھ تو لین میرے سوارون کو انکے جانیسے ویسی ہی قوت ہو سکتی ہے جسطرح کہ میرے جانے سے؟ ہرگز نہین وہ بیچارے بہت تھکے ہوئے ہین اون کی تعداد بھی پچاس ساٹھ سے زیادہ نہین ہے اس پر میرا نہ ہونا اور بھی اون کے دل کو تھوڑا کر دیگا اور اگر مین یون ہی جاکر فقط کھڑا ہی ہو جاون گا تو اون کے حوصلے ترقی کر جائین گے اون کا دل بڑھ جائیگا اور پھر بڑی بہادری کے ساتھ اپنے دشمنون کا مقابلہ کرین گے۔ اور کہین ایسا ہو سکتا ہے کہ تمہارا خیال اور ہمارا پیار کرجوش اور ولولہ جان کے دلمین پیدا کردے وہ ٹیکیمس کے دل مین پیدا کردے۔ پیاری شاہزادی دیکھو یہ وقت ضد کا نہین ہے جس قدر دیر وہان میرے پہونچنے مین ہوتی جاتی ہے اوسیقدر سمجھ لو کہ دشمنون کے ہاتھ سے بچنے کی امید بھی کم ہوتی جاتی ہے دیکھو مین ہاتھ جوڑ کر کہتا ہون خدا کے لئے میرا کہا مان لو۔

اس وقت ہنوریا کا چہرہ انتہائی درجہ کا غمگین تھا اور اداسی چھائی ہوئی تھی اور اوس وقت کے ہونیوالے غم نے سنگاکر اوس خون کو بالکل چوس لیا تھا جس مین چار روز کی اتفاقی خوشی نے مہمان بنا کر ارمان اور تمناؤن کے لئے سرخ سرخ ذرے پیدا کر دئے تھے۔ آنکھون مین آنسو بھرے ہوئے تھے اور گو وہ پلکون کے زور سے اون کو روکنا چاہتی تھی مگر تنکے کے زور سے دریا کہین رکتا ہے آنسو بے اختیار نکلے پڑتے تھے اور اون رخسارون پر جن پر گرد اور غبار کی ایک ہلکی تہ جمی ہوئی تھی جدول کشی کرتے ہوئے دامن پر ٹپک رہے تھے گو جان کا خیال اس وقت موقع اور ضرورت کے اعتبار سے اپنے دشمنون ہی کی طرف بالکل لگا ہوا تھا مگر معلوم نہین ان آنکھون مین کیا بات ہے کہ وہ اپنی طرف متوجہ ہی کر لیتی ہین آپ نے اکثر دیکھا ہوگا کہ کسی کی محبت مین آنکھین دل کو چھین ہی کر گئی ہون گی اور پھیری ہوئی نظر سے دل ہٹ ہی گیا ہوگا۔ دکھتی ہوئی لال لال آنکھین دیکھنے والون کی آنکھون کو بیمار ہی کر کے چھوڑتی ہین اور اگر اتفاق سے ایسا نہین ہوتا ہے تو

آنکھون مین آنسو ضرور ہی بھر آتے ہین مسمریزم کے عمل مین آنکھ ملاتے ہی معمول بیہوش ہو جاتا ہے بے شک آنکھون مین کہربائی قوت ہے مقناطیسی طاقت ہے۔ہنوریا کا یہ حال دیکھکر جان سے بھی ضبط نہ ہو سکا اور وہ جسمی قوتین اور شجاعت کے ولولے جو اسوقت اسکے سارے جسم مین پھیلے ہوئے تھے جسم کی پیچدار اور دشوار گذار راہین چھوڑکر سیدھی آنکھون کی راہ ہولئے اور آنکھون مین آتے ہی آتے اسکو ٹھنڈی سانسین لیتے دیکھکر بے اختیار آنسوین بنکر نکلنے لگے۔پھر کچھ لڑائی کا خیال آ گیا اور اپنی بھرائی ہوئی آواز مین اٹھکے اسنے کہا "آہ پیاری شاہزادی یہ کیا کرتی ہو خدا کے لئے نہ روؤ تمہاری آنکھون سے آنسو نکلتے دیکھکر میرا کلیجہ سینہ سے نکلا آتا ہے میری ہمت پست ہوئی جاتی ہے میرے حوصلے شکست ہوئے جاتے ہین۔آہ تم مجکو بزدل کئے دیتی ہو بالکل بزدل۔ذرا طبیعت کو سنبھالو اور مجکو جانے کی اجازت دو مرنے کے لئے نہین اپنی اور تمہاری تمناؤن کی جان بچانے کے لئے"

ہنوریا اب چپ تھی اسکی گردن جھکی ہوئی تھی آنکھین اپنا کام کر رہی تھین اور اسوقت کا اسکا بڑھا ہوا سکوت اپنی زبان حال سے بتا رہا تھا کہ فلید اب اسنے اپنے عاشق کی درخواست کو مجبوری قبول تو کر لیا تھا مگر کہنے کے لئے اوسکی زبان ہو اوسکا دل اب بھی راضی نہ تھا جان نے پھر کہا "پیاری شاہزادی بہتر ہوتا کہ اس سے قبل کہ مین میدان کارزار کی طرف جاؤن آپ میرے سامنے ہی آلپس کی طرف روانہ ہو جائین تاکہ مین آپکی طرف سے مطمئن ہو کر اپنے بادشاہی گارڈ کے سوارون کی جاکر مدد کرون"

ہنوریا۔(تھرائی ہوئی آواز مین) بہتر اب مین کچھ نہ کہون گی جو آپکی مرضی مین آلپس کے دامن مین پہونچکر آپکا انتظار کرتی ہون مگر میکسمس اور بالکلک کو آپ اپنے ساتھ لیتے جائیے۔ولی فقط میری ہمراہی کے لئے کافی ہے"

جان۔نہین ایسے موقع پر تمہارا تنہا رہنا مناسب نہین میکسمس اور بالکلک کو تمہاری محافظت کے لئے ساتھ ساتھ ضرور جانا چاہئے میکسمس دیکھو خبردار بہت ہوشیاری کے ساتھ انکی حفاظت کرنا (ہنوریا سے مخاطب ہو کر) پیاری

ہنوریا نے دل کی افسردگی سے گردن جھکالی اور پھر خود ہی سر اوٹھا کر ایک حسرت بھری نظر سے جان کو دیکھا اور روتی ہوئی اتیس کی طرف چلدی ؎

اب یہ سب اتیس کیطرف جارہے ہین مگر ہنوریا مڑ مڑ کر پیچھے اوسی عاشق کو دیکھتی جاتی ہی جو ابتک چپ سناٹے مین کہڑا اوسی کیطرف دیکھ رہا ہے جب ہنوریا تھوڑی دور نکلگئی تو جان نے بہی اپنے گھوڑے کی باگ موڑی اور چشم زدن مین وہ اپنے اوسی یادگار دستے کے رسالہ کا پشت پناہ بنا ہوا معرکہ جنگ مین موجود تھا جو اسوقت فخر سے استقلال کے ساتھ داد شجاعت دے رہا تھا اس کے سوا دشمنی کی تعداد کی وجہ سے کسی قدر پسپا ہوکر یہان کی طرف ہٹ آئے تھے اور اس سبب سے الطالیہ کی فوج کو اس قدر موقع مل گیا تھا کہ وہ اپنی نابین کی گھاٹی سے نکلکر کھلے میدان مین خوب دل کھولکر لڑین یہ فوج اوسی فوج مین سے تہی جو جان کے تعاقب کے لئے اوسی دن اٹلی سے چلی تھی جسدن ہمارا دوست اٹلی سے چلتا ہوا تھا۔ اتیس کے حکم سے اُس فوج کے بہت حصے ہوگئے تھے اور ہر ایک حصے کے متعدد گروہ جو شہر شہر اور گانون گانون جان کی تلاش کرتے ہوئے پھر رہے تھے۔ یہ لوگ بھی راستہ چونکہ اسی طرف کو آرہے تھے اور اتفاق سے آج صبح کو راہ مین کسی ذریعہ سے جان کے اس طرف آنے کا حال معلوم ہوگیا تھا اس وجہ سے انہون نے جان کے تعاقب کے لئے آج اپنی پوری کوشش صرف کردی اور بالآخر دن بھر کی جانفشانی کے بعد اس وقت وہ اپنی کوشش مین اس قدر کامیاب بھی ہوئے کہ یہان تک پہونچ گئے لیکن قطع راہ کرتے کرتے یہ اور ان کے گہوڑے چونکہ بالکل شل ہوگئے تھے طاقتین پست ہوگئی تہین اس وجہ سے اس وقت ان سے اُس بہادری سے لڑتے نہین بنتا تھا جس مستعدی کے ساتھ وہ یہان تک آئے تھے لیکن یہ وجہ ایک انہین کے لئے نہ تھی بلکہ اس طرف کے سوار بھی انہین کی طرح تھکے ہوئے تھے۔ ہان فرق اس قدر تھا کہ ادہر فوج کی تعداد زیادہ تھی اور ادہر جوش بہت بڑہا ہوا تھا اور اسی بنا پر تھوڑی دیر تک تو خوب برابر کی لڑائی ہوتی رہی پہلے تیر چلے۔ پھر تلوارین۔ پہلے ایک ایک بڑہا لڑا اور پھر جنگ مغلوبہ کی ٹھہر گئی۔ تلوارین اپنی کاٹ کا جوہر دکھانے لگین یعنی اپنی صفائی۔ سر قلم ہو ہوکر گر رہے تھے۔ پانی کی طرح خون بہ رہا تھا اور بے سر نعشین [illegible]

جمہائیاں لے رہا ہے اور ہنس ہنس کر وہ باتیں ہو رہی ہیں۔

ملکہ ۔ کیوں! جناب یسوع نے کیسی وقت پر مدد کی ہے؟ ورنہ تاج ملک اور مال کا بہت بڑا حصہ اس اٹیل کمبخت کے نذر کرنا پڑتا۔ بڑی خیر ہو گئی۔

ویلن ٹینی ان ۔ جی ہاں ابھی کیا فکر آخر حق بھی کوئی چیز ہے لیکن ہنوریا نے تو اس سلطنت کے برباد اور تباہ کرنے میں اپنے اختیار بھر کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔

ملکہ ۔ اُف کچھ نہ پوچھو غضب ہی کر دیا تھا غضب اب قدر عافیت معلوم ہو گی دیکھا جائیگا

ویلن ٹینی ان ۔ ہاں ہاں اماں جان اب اسکی خوب اچھی طرح سے خبر لے لینا چاہیے یہ ہماری آپ کی دشمن ہے ۔ جانی دشمن ۔

یہ جملہ ابھی ختم بھی نہیں ہوا تھا کہ ایک خواص گھبرائی ہوئی آئی اور اس طرح کہنے لگی حضور عالی!! آج شاہزادی صاحب نہیں معلوم ہوتیں۔

ملکہ (خواص کے منہ کی طرف دیکھ کر) شاہزادی صاحب نہیں معلوم ہوتیں ۔ اسکا مطلب ۔ آخر کہاں گئیں؟ دیکھو یہیں کہیں ہونگی ۔ اونکی پیش خدمتوں سے دریافت کرو ۔

وہی خواص ۔ حضور پیش خدمتیں تو کچھ بتاتی ہی نہیں ہیں اور دیلی کا بھی کہیں پتہ نہیں ورنہ شاید اوسی سے کچھ معلوم ہو جاتا۔

یہ سنتے ہی پلیسیڈیا چپ ہو گئی اسکے چہرہ کا رنگ ویلن ٹینی ان کے ہوش و حواس کیطرح اڑ گیا جلدی سے گھبرا کر اٹھی اور ہنوریا کے کمرہ میں خود جا کر ہر طرف جستجو و تلاش میں مشغول ہوئی لیکن ہنوریا یہاں کہاں جو اوسکا پتہ چلتا ۔ آئی گئی سب ہنوریا کی پیشخدمتوں کے سر آ گئی مار مار کر اُن سے پوچھا جاتا ہے اور وہ بجز اس کے اور کچھ نہیں کہتیں کہ حضور عالی دس گیارہ بجے تک تو ہم سب حاضر تھے مگر جب شاہزادی صاحب نے آرام فرمایا تو پھر ہم سب بھی ادہر اُدہر جا کر سو رہے پھر ہمکو حال نہیں معلوم ۔

پہرے والوں سے جو دریافت کیا جاتا ہے وہ بھی قسمیں کھا کھا کر محض اپنی لاعلمی بیان کرتے تھے باٹالس بھی غیر حاضر ہیں اور اب طرح طرح کے شکوک پلیسیڈیا کے ذہن میں آتے جاتے ہیں جن جن کو تقویت دینے اور شک کو یقین کے درجہ پر پہنچانے کے لئے اس وقت پلیسیڈیا کی ناکامیاب کوششیں قوی ذریعہ بنتی جاتی ہیں ہمارے دوست جان اور پیاری ہنوریا کی محبت گو عام طور سے ابتک بہت چھپی ہوئی ہے لیکن پھر بھی انکی محبت میری نظروں اور بعض بعض اوقات کے انکی

[illegible] زمین پر پڑی تڑپ رہی تھین۔ گھوڑے تلوارین کھا کھا کر اپنے سوارون کو گراتے اور روندتے بھاگ رہے تھے۔ آفتاب غروب ہو رہا تھا اور خونین بے سر لاشون کے تڑپنے کا جھلملاتا ہوا عکس زمین سے اٹھ اٹھ کر سرخ سرخ شفق بنا ہوا آسمان کے مغربی گوشہ مین نمایان تھا گو اس وقت آسمان کی نیلی نیلی سطح پر مشرق کی طرف سے سیاہی دوڑتی آتے دیکھ کر عام طور سے لڑنیوالے بہادرون کی رگون مین شجاعت کا خون دوڑ رہا تھا اور دونون طرف اس امر کی کوشش ہو رہی تھی کہ شام ہونے تک دن کے ساتھ ہماری لڑائی کا بھی خاتمہ ہو جائے مگر سب سے زیادہ قابل دید ہمارے بہادر دوست کی لڑائی تھی۔

شوریا کی محبت اور اوسکی دم بھر کی وہ جدائی اسپر بہت شاق تھی جو رہ رہ کر اس کو اس امر پر اوبھار رہی تھی کہ جس قدر جلد ہو سکے دشمنون سے فرصت کرکے پیاری محبوبہ سے جا ملون اس نے اوس وقت دشمنونکی صفین اولٹ دی تھین اور جس طرف جھک جاتا تھا چار پانچ کی جانین ہی لیکر سیدھا ہوتا تھا۔

یہ عام قاعدہ ہے کہ جب اصل مالک کی توجہ کسی کام کی طرف زیادہ دیکھی جاتی ہے تو اوس کے نوکر چاکر بھی اس کام مین اپنی پوری ہمت صرف کر دیتے ہین جان کو اس طرح لڑتے دیکھکر اسکی باڈی گارڈ کا رسالہ بڑی سرفروشی کے ساتھ اوس وقت لڑ رہا تھا اور اٹلی والون کو بجائے اس کے کہ وہ اس کام کو پورا کرین جس کے لئے انھون نے اس قدر دور دراز راہ کو اس جلدی کے ساتھ طے کیا ہے اوس وقت اونکو اپنی جان بچانی بھی مشکل پڑ گئی تھی تھوڑی ہی دیر مین اس طرف کے سست لڑنیوالون نے مجبوری کے ساتھ اپنی جانین دیدے کر اوس زیادتی کو محسوس کر دیا جو کثرت تعداد کیوجہ سے اونکو اب تک جان کے سوا اور نیز حاصل تھی۔ اب گویا تنہا برابر کا مقابلہ تھا۔

لیکن جن سے کثرت کی حالت مین کچھ نہ ہو سکا تھا۔ وہ اب کیا کر سکتے تھے تھوڑی ہی دیر مین اٹلی والون کے قدم اوکھڑ گئے اور جس نے جب موقع پایا اپنی جان لیکر بھاگ نکلا اور خدا کے فضل سے یہ پہلی فتح ہمارے دوست کو نصیب ہوئی مگر شام کی ساعت بساعت ترقی کرتی جانے والی تاریکی اور اہل مخالفین کے ڈر سے ان بھاگے ہوون کی جان بچانیکے لئے بہت کوشش کر رہے تھے گو ہمارے مقبول دوست اور اسی کے

ساتھ اس کے سواروں کا پڑا ہوا جوش ایسا نہ تھا کہ اُسکو کوئی مجبوری روک سکتی۔ انہوں نے ڈھونڈ ڈھونڈ کر چُن چُن کر جہاں جسکو پایا جان سے مارا اور تمام اُنمین سے دو ہی چار ایسے ہونگے جو کسی طرح بھاگ کر اپنی جان بچالے گئے ہوں ورنہ جان کے ساتھیوں کا تو یہی خیال تھا کہ اون مین سے ایک بھی زندہ نہین بچا رات اب تخمیناً تین چار گھڑی آگئی ہے سناٹا چاروں طرف پھیلا ہوا ہے اور چونکہ قمری مہینے کی آٹھوین نوین رات ہے ماہتاب کو آج اسوقت بزم فلک مین بے حجاب آنے کی اجازت نہین دی ہے اسوجہ سے زمین سے آسمان تک اندھیرا چھایا ہوا ہے تارے آسمان پر البتہ موجود ہین لیکن خلیج جنیوا سے پانی کے اٹھنے والے ٹھنڈے ٹھنڈے بخارات نے یہان کی ہوا کو اس قدر غلیظ کر دیا ہے کہ وہ دھوین کی طرح وہ فضائے آسمان مین بھری ہوئی ہے اور اسکی وجہ سے تارون کی روشنی زمین تک پہونچنے نہین پاتی۔ ہمارے دوست کو چونکہ اپنی محبوبہ سے چھٹے ہوئے اب بہت دیر ہو گئی ہے اس وجہ سے اسکا دل اس کے سینے مین بہت بیقرار ہے اور وہ اپنے رہے سہے ہمراہیونکو ساتھ لیکر وہ اپس اُسیطرف جا رہا ہے

چوتھا باب

یہ غضب تو نہین دیکھا جاتا
اے آہ اک فلک کو جلا یا تو کیا کیا
ایسے ہزار سیر کہین اور بھی تو ہین

صبح ہے اور گو صبح بھی اُسی رات کی ہے جسمین دشمنون نے ہمارے دوست جان کو خلیج جنیوا کے میدان مین گھیرا تھا اور خدا کے فضل سے فتح اسی کی ہوئی تھی۔ مگر آج کی صبح کچھ عجیب طرح کی ہے یا تک صبح ہے۔ نسیم سحر کچھ گھبرائی ہوئی سی پھرتی ہے رات کی سینہ زن کسیکی پھیری ہوئی نظر۔ بدلی ہوتی چتون یار ما نمنے کے رنگ کیطرح بالکل بدلی ہوئی ہین نہ رات کی وہ نیند ونکا زور ہے۔ نہ آسمان پر تارے ہین نہ زمین پر چاندنی۔ کچھ ہلکی ہلکی سی دھندلی روشنی ہے جو اوداسی کی طرح ہر طرف پھیلی ہوئی ہے رات کا رنگ

اوسیطرح اوڑا ہوا ہے جس طرح شب وصلت کی صبح دیکھ کر اُس عاشق کے چہرہ کا
رنگ فق ہوجائے جس کو تمام عمر مین وہ ایک ہی رات نصیب ہوئی ہو اور پھر دل
کے ارمان دل ہی مین رہ گئے ہون رات کی باتین خواب اورخیال ہوگئی ہین اور نیند
آنکھون سے نکل کر کسی فتنہ خوابیدہ کے جگانے کے لئے نہ معلوم کہان چلی گئی ہے خرم نصیب
عشاق کے حال زار پر رونے والی رات کی شبنم کے سپید سپید قطرے اتنک سبزے
کی ہری ہری پتیون اور پھولون کی پنکھڑیون پر مجتمع ہین اور صبح کی چلنے والی ہوا کی عنایت سے
ڈھلک ڈھلک کر اسی طرح گھانس کے سرو ن پیچ ٹپک ٹپک کر نیچے گر رہے ہین جسطرح
روتی ہوئی آنکھون سے نکلنے والے آنسو پلکون سے ٹپ ٹپ گر رہے ہون۔
خلیج جنیوا سے کسی قدر پہاڑ کی طرف ہم اور ہٹ آئے ہین اور صبح کی خوشگوار اور
ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا مین کھاتے آلپس کے کنارے کنارے مغرب کی طرف جارہے
ہین یہ وہی مقام ہے جہان سے فرانس کی سرحد شروع ہوگئی ہے اور اب بحر روم
ہمارے داہنی طرف واقع ہے اور داہنے ہاتھ پر آلپس کا جنوبی کنارہ ہے۔ بحر روم
کسی ارمان بھرے دل کی طرح بیقراری کے ساتھ لہرین لے رہا ہے اور آلپس کسی صدمہ
فراق اُٹھائے ہوئے اور بار غم سے دبے ہوئے شخص کیطرح چپ سکوت مین اپنی
جگہ پر کھڑا ہوا ہے۔ ہر چیز پر اوداسی چھائی ہوئی ہے اور چارو نطرف سناٹا پھیلا
ہوا ہے ہان پہاڑی چڑیان البتہ اپنے اپنے نشیمنون مین بیٹھی ہوئی نواسنجیان
کر رہی ہین مگر وہ بھی کچھ اس ذوق شوق سے ہین کہ اگر ان بیزبانونکی اسوقت کی
یہ صدائین اُن حضرات کے کان مین پہونچ جائین جو خدا کی خدائی مین
اشرف المخلوقات کہے جاتے ہین تو یقیناً وہ اپنی اپنی بیفکریون اپنی بھول
اور اپنی غفلت پر بڑے افسوس کے ساتھ خوب ہی روئین۔ یہ آوازین آلپس
کی چٹانون سے ٹکرا ٹکرا کر پہاڑ کے اس وقت کے سناٹے مین ملی ہوئی چارون
طرف پھیل رہی تھین اور اون درختون پر کچھ عجیب وجد کا عالم تھا جو آلپس پر اکثر
جگہ کھڑے ہوئے حکیم مطلق کی اس قدرت کو ثنا عیت کر رہے تھے کہ دیکھو پہاڑ جیسی
سخت چیز سے کس طرح ہمکو پیدا کیا کہ ایکبارگی اس طرف کے بولنے والے طیور
اپنی اپنی زبان مین انہی متقارون مین داب کر رہ گئے اور غیر معمولی طور پر فتنہ

یہاں بالکل سناٹا ہوگیا اور اسی سناٹے کے ساتھ گھوڑے کی ٹاپون کی آواز کانون
آئی جسکوشن کر کچھ تعجب ہوا مگر اسکے سنتے ہی وہ حیرت تو ضرور رفع ہوگئی جو اون چڑیون
کے یکبارگی اس طرح چپ ہو جانے سے دل میں پیدا ہوئی تھی ابھی دو تین منٹ بھی
نہین گزرے تھے کہ مشرق کی طرف سے ایک سوار نمودار ہوا اور اپنا گھوڑا بہت تیزی
کے ساتھ دوڑاتا ہوا آبیس کے کنارے کنارے مغرب اور شمال کیطرف چلا گیا جس کو
کچھہ تو اس وجہ سے ہم پہچان نہ سکے کہ ابھی اچھی طرح روز روشن نہ ہوا تھا اور رات کی
رہتی سہتی تاریکی کچھہ کچھہ ابھی باقی تھی اور کچھہ اس وجہ سے کہ ہماری نظر پیچھے ہی رہ گئی اور
اور اس کا زور رون مین بھرا ہوا گھوڑا آگے نکل گیا مگر ہان اس کے اس قدر جلتے
اور ۔ رونطرف دیکھتے جانے سے اس قدر ضرور معلوم ہوتا تھا کہ شاید یہ جانیوالا اس
و ۔ ت کسی ٹرے بہنے انتشار مین مبتلا تھا اس کے جانے کے تھوڑی ہی دیر کے بعد پہاڑی
چڑیون کے پھر وہی چہچہے شروع ہوگئے جو اس سے پہلے تھے طرح طرح کی سُریلی آوازین
کانون مین آنے لگین جو کانون کے پردون مین گذرتی ہوئی دل کے ساتھ وہی چھیڑ
کرنے لگین جو مضراب سازون کے تار کے ساتھ کر جاتا ہے۔

تھوڑی ہی دیر مین صبح کی ساعت بساعت ترقی کرنے والی روشنی زیادہ ہوگئی اور
وہ سب چیزین اچھی طرح نظر آنے لگین جو اب تک دھندلی دھندلی روشنی مین کچھہ یونہی
سی کم کم نظر آتی تھین لیکن جس قدر یہ روشنی پھیلتی جاتی ہے اسیقدر اُن دلکش
ترانون مین کمی آتی جاتی ہے اور شعاعی کرنون کو آتے دیکھہ کر وحشی چڑیان اپنے
نشیمنون سے نکل کر فضائے آسمانی مین چکر لگاتی ہوئین ادہر سے اُدہر چلی جاتی
ہین آفتاب بہی اب مشرق کی طرف سے نکل رہا ہے مگر مشرقی اُفق پر اس کی
شعاعون کا اس وقت کچھہ ایسا ہجوم ہے کہ دور دور تک آسمان کی نیلی نیلی سطح سرخ
سرخ ہوگئی ہے اور کرنین قرص آفتاب سے نکل نکل کر دیکھنے والی آنکھون کے سامنے
کچھہ اوسی طرح کی معلوم ہوتی ہین جسطرح رونے کی حالت مین پلک کے تر ہو جانیسے
روشنی کے شعاعی تار علیحدہ نظر آتے ہین۔ دہوپ پھیلتی جاتی ہے اور اوسیطرف
سے ایک سوار اس طرف آرہا ہے جسطرف سے ابھی تھوڑی دیر پہلے ایک سوار اپنا
گھوڑا بہت تیز کئے ہوئے گیا تہا اس سوار کے گھوڑے کا رنگ ہماری نظر مین کچھہ

کچھہ ویسا ہی معلوم ہوتا ہے جیسا کہ اس گھوڑے کمان رنگ تھا مگر اس وقت اسکی رفتار ویسی ہی سست ہی جیسی کہ اُس وقت چلنے والی ہوا کی رفتار - اور اگر اسکو کسی چیز سے مشابہت ہو سکتی ہے تو ناتوان اور بیماروں کی چال سے - اسکا سوار بھی لٹیکے ہاتھہ پاؤن کچھہ ایسے بے قابو کئے ہوئے خانۂ زین مین بیٹھا ہے کہ گھوڑے کی اس قدر سست رفتار اور نسیم سحر کے جھونکے اسکے عضو عضو کو جنبش دے رہے ہین اسکا سر جھکا ہوا ہے اور خود رفتگی یا خمار یا ضعف یا کسی ادامر مین متفکر ہونے کی وجہ سے اسنے اپنے گھوڑے کو ایسا مطلق العنان کر دیا ہے کہ چاہے وہ کسی طرف کو چلا جائے مگر اسکو اس سے کچھہ بحث نہین گو ہم اس کے پہچاننے مین اسوقت بہت کوشش کر رہے ہین مگر مسافت کی دوری ہماری نظر کو ابھی وہان تک پہونچنے نہین دیتی کہ ایسا ضعیف کر دیتی ہے کہ ہماری خواہش ہمارے ہی دل مین رہ جاتی ہے اور وہ عاجز ہو کر دہین گر پڑتی ہے وہ اسیطرح چلا آتا تہا کہ یکبارگی خدا جانے اس کے دل مین ایسا کیا خیال آیا کہ گھبرا کر اسنے ایک مرتبہ اپنا سر اوٹھایا اور چارونطرف دیکھکر اپنے گھوڑے پر سنبھل بیٹھا اور ایڑ دے کر گھوڑے کی باگ اوٹھادی

اب اوس کا گھوڑا ہوا سے باتین کرتا ہوا اسی طرف کو چلا آتا ہے جس طرف اسوقت ہمارا گذر ہے اور گو ابھی اسکے اور ہمارے درمیان مین اس قدر بعد مسافت ضرور ہے کہ اتنی دور سے اگر کوئی کسی کو نہ پہچان سکے تو کوئی تعجب کی بات نہین مگر ہنیش چونکہ اسکی صورت اسکی وضع ہماری آنکھون کو آشنا معلوم ہوتی ہے اسکا خیال ہمارے دماغ مین ہے اور اس کی یاد ہمارے دل مین اسوجہ سے ہم نے اس کو پہچان لیا اور خوب اچھی طرح سے پہچان لیا - یہ ہمارا وہی پرانا دوست جان ہے جو بڑی بہادری کے ساتھہ ابھی کل شام کو اطالیہ کی فوج سے لڑ رہا تہا مگر یہ اسکی حالت کیا ہے - یہ اس مین ایسی وحشت اور گھبراہٹ کہان سے آگئی یہ بار بار مڑ مڑ کر چارون طرف دیکھتا گیا ہے اسکے ساتھہ کے رہے سہے سوار کیا ہوئے ہنوریا وغیرہ کہان ہین اور یہ اکیلا اس طرح گھبرایا ہوا ادہر سے اُدہر کہان پہر رہا ہے! خداوندا یہ کیا معاملہ ہے! آئیے قریب چل کر خبر تو لین یہ اسی طرح گھبرا گھبرا کر چارونطرف دیکھتا ہوا چلا آتا ہے نہ کوئی آگے ہے نہ کوئی پیچھے اور آپ ہی آپ یہ باتین کر رہا ہے

ساری رات یونہی ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے گذر گئی مگر کہین پتا نہین کہین نشان نہین نہین معلوم پیاری شاہزادی کیا ہوئی خدا جانے کون لے گیا آہ اب مین کہان ڈھونڈھون کہان تلاش کرون بیہوش وحواس ٹھکانے نہین جان مین جان نہین۔ تھکے ماندے باڈی گارڈ کے رسالہ کے سپاہی جن کو اس سفر اور اس لڑائی کے بعد کچھ آرام کرنا چاہئے تھا وہ سب بیچارے خدا جانے کہان کہان انکی تلاش مین سرگردان اور پریشان پھر رہے ہونگے۔ کوئی مونس نہین کوئی رفیق نہین کس سے صلاح لون کہان جاؤن۔ کیا کرون کیا نہ کرون ایک دل اپنے پاس تھا وہ بے چین۔ طبیعت تھی وہ قابو مین نہین گھوڑا بھی بالکل شل ہو گیا ہے دیکھئے کب تک بیچارہ ساتھ دیتا ہے آہ اب مین ہونگا اور بالکل تنہائی۔ یاس ہو گی اور نا امیدی میرے پاؤن ہونگے اور یہ میدان پاؤن کے چھالے ہونگے اور میدان کے نوکدار کانٹے یہ باتین اسکی زبان تک آتے ہی اسکی آنکھون سے آنسو نکل پڑے اسنے پھر گھبرا کر اپنے پاس سے چارون طرف مڑ مڑ کر دیکھا اور پھر اپنے تھکے ہوئے گھوڑے کو تیز کیا۔

وہ چارون طرف اسیطرح دیکھتا ہوا اُسی تیزی کے ساتھ اس طرف کو آ رہا تھا کہ یکبارگی غیر معمولی طور پر وہ اپنے بائین ہاتھ کی طرف جھکا اور جھک کر بہت غور کے ساتھ اس طرف اس نے دیکھا اور خدا جانے کیا دیکھا کہ فوراً اور سیدھی راہ چھوڑ کر پہاڑ کی طرف اپنے گھوڑے کو لے چلا۔

یہ آلپس کا وہی مقام ہے جہان پر پہونچکر وہ اپنے مغرب کی طرف جانیوالے سلسلہ کو ختم کر کے خم کھاتا ہوا جنوب سے شمال کی طرف پھرا ہے۔ آلپس کے پہاڑ خم کھاتے اور جا بجا اس کے نکلے ہوئے کونون کی وجہ سے بعض بعض ایسے محفوظ مقام پیدا ہو گئے ہین کہ اگر ان مین کوئی چھپنا چاہے تو بخوبی چھپ سکتا ہے نیچے سے اوپر تک خودرو پہاڑی درختون اور جھاڑیون کے نیچے سے دامن کوہ تک لٹک لٹک کر آنے والی سبز بیلون نے پہاڑ کے اوس رخ کو بالکل سبز پوش بنا دیا ہے جسنے پہاڑ کے بدنما نشیب اور فراز کو اسی طرح دیکھنے والی نظرون سے چھپا دیا ہے جس طرح زر علیہ السلام کی عنایتین بڑی پردہ داری کے ساتھ ارباب دول کے عیوب کی پردہ پوش بنجاتی ہین۔ جا بجا آبشار جاری ہین جن کے خزانہ کو مدد دینے

برف پہاڑ کی سپید سپید چوٹیون سے گھل گھل کر اسی طرح بہ رہی ہے جس طرح غم نصیب عشاق کی چیرہ آب آنکھون کے ہردم جاری رہنے کے لئے آنسو آنکا وہ رہا سہا خون جسکو جانکنی نے انکی رگون مین بستر کر دیا ہو لب پر ہردم آتی ہوئی آہون کی گرمی سے آنسوون بنکر آنکھون سے نکل رہا ہو - ان آبشارون کا اثر چونکہ آس پاس کی زمین پر دور تک پہونچ رہا ہے اس وجہ سے اس تختہ کا کچھ اور ہی رنگ ہے - ہرے ہرے سبزے کا نرم مخملی فرش بچھا ہوا ہے جسمین باغبان قدرت نے نیچر کے زبردست ہاتھون سے بڑی نفاست کے ساتھ خود رو پھولون کے مختلف رنگون سے گل کاریان کی ہین اور مادر گیتی نے اپنی گود مین پرورش پائے ہوئے سبزے کا یہ نکھرا ہوا رنگ دیکھکر جوش محبت مین آکے ان آبدار موتیون کو ان پر سے نثار کیا ہے جنکو آیائے علوی کل دن مین اور رات مین آفتاب ماہتاب اور ستارون کی کرن کی سیڑھی لگا لگا کر بڑی محبت کے ساتھ اپنی طرف کھینچ رہے تھے لیکن رات راہ مین کرہ زمہریر کو بے ڈھب ٹھنڈی سانسین لیتے دیکھ کر کچھ ایسے کھٹکے اور لجائے کہ شرم سے پانی پانی ہو کر گر پڑے -

گو یہ سبزہ زار جس محفوظ مقام پر واقع ہے اسپر خیال کرنے سے یہ یقین کیا جاتا تھا کہ بجز افتاب اور ماہتاب کی آنیوالی نظر اور چلنے والی ہوا کے اور کسی کی یہان تک رسائی نہ ہوتی ہو گی لیکن اسوقت اسکے دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شاید زمانہ کے ظالم ہاتھون سے یہ بھی نہین بچا پھولون کے درخت جا بجا کچلے ہوئے پڑے ہین شاخین ٹوٹی ہوئی ہین اور پھول کملائے ہوئے اور اسکی موجودہ حالت دیکھنے سے بدیہی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ اگر کبھی نہین تو آج ہی رات مین یہ سبزہ ضرور پامال کیا گیا ہے اس سبزہ کے جنوبی کنارہ پر خون مین نہائی ہوئی ایک نعش پڑی ہے جو اپنی سپاہیانہ وضع اور لباس کی اعتبار سے بتا رہی ہے کہ یہ کسی فوجی شخص کی نعش ہے جان نے اس نعش کے قریب پہونچکر اپنے گھوڑے کو روک لیا اور جھک جھک کر دیکھنے لگا اور اب یہ بات ذہن مین آئی کہ جان فقط اسی نعش کے دیکھنے کے لئے اس طرف مڑا تھا - تلوارون کے زخم اور زخمون سے نکل نکل کر بہنے والے خون نے چونکہ اسکے اصلی نقشہ کو تبدیل کر دیا ہے اس وجہ سے یہ امتیاز اچھی طرح نہین ہوتا کہ یہ کس شخص کی نعش ہے جو اس بیرحمی کے ساتھ قتل کیا گیا ہے - مگر ہان چونکہ ابھی اس مین تعفن نہین پیدا ہوا ہے اس وجہ سے یہ ضرور

خیال ہو سکتا ہے کہ آج ہی رات کا واقعہ ہے لیکن یہ عجیب حیرت کی بات ہے کہ جان اس وقت بہت گھبرائی ہوئی نظر سے اس کی طرف دیکھ رہا ہے جسمین ساعت بساعت ترقی ہی ہوتی جاتی ہے اور اسیکے ساتھ اس کے چہرہ کا رنگ پھیکا پڑتا جاتا ہے۔ یہ اسی طرح دیکھ رہا تھا کہ یکبارگی خدا جانے کیا ہوا کہ یہ صدا ہے ہار کر کے اپنے گھوڑے سے کود پڑا اور جلدی جلدی اس نعش کو اولٹ پلٹ کر کے بہت غور کے ساتھ دیکھ کر دونو ہاتھون سے اپنا سر تھام لیا گویا وہ گردش کھانیوالے آسمان کی طرح اس وقت اسکے اختیار مین نہ تھا۔ بیخودی کے ساتھ ساتھ کچھ دیوانگی سی پیدا ہو گئی اور اسی حالت مین یہ الفاظ اس کی زبان سے نکلنے شروع ہوئے "ہا مین یہ تو بالٹنک کی نعش معلوم ہوتی ہے!! بیشک اوسی کی۔ ہائے تو کیا وہ مارا گیا!!!" اور اس جملہ پر پہونچکر خدا جانے اس کے قلب کی کیا حالت ہو گئی اس کے دل نے اسے کیا کہا اسکے پریشان خیالات اسکو کس کس خوفناک جگھون پر لے گئے اور اس کی آنکھون کے نیچے کیسی کیسی ڈراونی صورتین پھر گئین کہ یہ آنکھین بند کر دل پکڑ کر اور منہ چھپا کر رہ گیا اور جب حواس درست ہوئے تو اسطرح کہا "ہائے کس بیرحمی کے ساتھ بیچارہ قتل کیا گیا۔ معلوم نہین کس ظالم نے اس طرح اسکی جان لی۔ افسوس۔ افسوس ہائے اگر یہ زندہ ہوتا تو پیاری شاہزادی کا حال اس سے اچھی طرح معلوم ہو جاتا ہائے پیاری شاہزادی اب کسطرح تمہارا حال معلوم ہوگا بالٹنک کی اسطرح کی موت تو اور بھی میرے ہوش اڑائے دیتی ہے۔ محبت کا برا کرے۔ یہ نعش دیکھکر پیاری شاہزادی کی نسبت اس وقت جو خیال آتے ہین برے ہی آتے ہین بالکل برے جنکا ذہن مین آنا ہی کالی بلا سا معلوم ہوتا ہے۔ (کانپ کر) خدا کرے پیاری شاہزادی تو سلامت ہو۔ تیری جان سے دور جو آفت آنی ہے وہ جان کے سر آجائے مگر تو ہر بلا سے محفوظ رہے۔ آہ کلیجہ منہ کو آتا ہے دل کی اولجھن بیتاب کئے دیتی ہے میرے بالٹنک (نعش کو ہاتھ سے جنبش دیکر) کچھ جواب دو۔ نہین بولوگے۔ بتا دو۔ دیکھو جان کی بری حالت ہوئی جاتی ہے۔ آہ اوس کی جان پر بنگئی ہے وہ اب زندہ نہین رہ سکتا (چونک کر) آہ مین کس سے کہتا ہون۔ کون جواب دیگا۔ کیا بک رہا ہون وہ تو مر چکا ہا۔ آہ نہ معلوم آپ کا مرا پڑا ہے پھر کس سے پوچھون۔ خدا بخشے کیا اچھا

آدمی تھا میرے ساتھ اس نے بڑے بڑے سلوک کئے ہیں اس سے میرے بہت کام نکلے ہیں۔ اس سے زیادہ اور کیا ہوگا کہ اس نے اپنی جان تک نذر کر دی۔ افسوس ان باتوں کا میں کچھ بھی اس کے ساتھ عوض نہ کرسکا۔ بہت سے حق اس کے مجھ پر رہ گئے اب اس بیچارے کی مٹی کسی طرح ٹھکانے لگا دینا چاہیئے"

یہ کہکر رسنی پیش قبض کمر سے نکالی اور انہیں جھکے ہوئے ہاتھوں سے زمین کو کھودنا شروع کیا جن کی طاقت دل کے تاب و توان کے ساتھ اسی طرح تشریف لیگئی تھی جسطرح اس کے غمگین چہرے کا رنگ۔ لیکن پہاڑ کی قربت نے چونکہ یہاں کی زمین کو اپنا ہمجنس بنانا شروع کیا تھا اسوجہ سے پتھریلی زمین کھودنے سے زیادہ نہ کھدی اور بالآخر مجبوری کے ساتھ اسی قدر پر اکتفا کرنا پڑا۔ بالنک کی نعش اوسیطرح خونمین بھری ہوئی اس گڑھے میں رکھدی اور اوپر سے پتھر کی چٹانیں رکھہ رکھکر نعش کو اوسی کے اندر چھپا دیا۔ یہ کام تھوڑی دیر تک تو اس کے دل کو کسیقدر بہلائے اور اس کے خیالات کو اپنی طرف متوجہ کئے رہا۔ لیکن اس سے فارغ ہوتے ہی پھر وہی سراسیمگی کی حالت تھی وہی بیخودی اور بیخودی میں وہی بہکی بہکی باتیں جو اس سے پہلے تھیں بیٹھے بیٹھے گھبراکر ایک مرتبہ اوٹھا اور اس خیال نے کہ وہ بالنک کو قتل ہوتے دیکھکر ہنوریا خوف کے مارے شاید کہیں چھپ نہ رہی ہو، جان نے الپس پر چڑھنا شروع کیا۔ کانٹے دار پہاڑ کے درخت اسکے دامن سے اولجھ رہے تھے پتھر کی بڑی بڑی چٹانیں چلنے میں اس کے سد راہ ہو رہی تھیں اور یہ انکی ٹھوکریں کھاتا اودھر اودھر دیکھتا بھالتا چلا جاتا تھا۔ دل کے تقاضے سے کبھی ہیکسمس کو پکارتا ہے۔ کبھی دیکھو اور کبھی بھولے سے ہنوریا کا پیارا لقب زبان تک آجاتا ہے اور یہ فوراً دانتوں کے نیچے زبان داب کر خاموش ہو جاتا ہے مگر آہ کسی کی طرف سے کوئی صدا نہیں آتی ہاں البتہ اوسی کی آواز بڑی حسرت اور مایوسی کے ساتھ پہاڑی چٹانوں سے سر ٹکراتی اسکے کانوں میں پلٹ آتی ہے اور یہ ناامیدی کے دل مسلنے والی بیچینی سے بیقرار ہوکر اپنا دل پکڑ کر رہ جاتا ہے۔ تھوڑی ہی چڑھائی تک تو یہ اسیطرح اپنی وحشت اور جنون کے جوش میں چڑھتا چلا گیا مگر آگے چڑھ کر جب جمی ہوئی برف کے اثر نے بجلی کی قوت کی طرح پٹھوں میں سرایت کر کے تشنج کی حالت پیدا کرنی شروع

کر دی تب اسکو مجبوری اپنے ستارہ قسمت کی طرح بلندی سے پستی کی طرف آنا پڑا بالٹنگ کی قبر کے پاس آکر بیٹھ گیا اور پھر جوش جنون کے ہاتھون سے تنگ آکر بہت حسرت لہجے مین اپنے دل سے یہ باتین شروع کین ’’آہ پیاری شاہزادی مینے تو تم کو اس لئے بھیجدیا تہا کہ تمہارے دشمن تمکو دیکھنے تک نہ پائین۔ آہ پھر تم یہان سے کہان چلدین۔ آہ پیاری! جان کو تم نے بہت برے وقت دہوکا دیا۔ آہ کیسی کیسی مصیبتین اوٹھانے کے بعد تم ملی تہین اور پہر کیسی ہاتھ سے گئین۔ آہ اب تمہارا پتا مجکو کیونکر ملیگا۔ کس سے پوچھون ہائے کیا سچ مچ بھیتے اپنے عاشق سے دغا کی؟ (خود ہی) نہین اونکو میرے ساتھ بہت محبت تھی اونکا عشق بالکل سچا تہا اونکے نسبت ایسا خیال کرنا بھی گناہ ہے۔ بڑا گناہ۔ وہ حسن کی دیوی تھی اوس کی صورت بہت پیاری تھی۔ یہ پہاڑ ایسے جسپر جنات اور پریون کا عموماً مسکن سنتے ہے بس کسی کمبخت جن کی یہ حرکت ہو گی۔ کوئی پری اڑا لے گئی ہو گی۔ لیکن اگر یہی بات تھی تو پھر بالٹنگ کے قتل ہونے کی کیا وجہ! کچھ نہین۔ یہ بھی غلط معلوم ہوتا ہے کل ایطالیہ کی فوج کو انسی پیاری شاہزادی کے اس طرف آنے کی کسیطرح خبر مل گئی اور اوسیوقت اوسی مین سے تھوڑی فوج نے پوشیدہ طور پر اس طرف آکر شاہزادی پر حملہ کر دیا۔ بالٹنگ کام آگیا اور شاہزادی دیلی اور میکیسمس گرفتار ہو گئے۔ ورنہ۔ تو دیر مین کہین وہان سے فارغ ہو کر یہان پہونچون اور وہ غائب ہو جائین اور پھر ڈھونڈنے سے کہین ملین بھی نہین آخر یہ بات کیا ہے؟ ضرور ایسا ہی ہوا۔ مگر ہان یہ تو بتائیے وہ یہان آئے کس طرف سے؟ دکن کی طرف بحر روم کی تیز لہرین اونکو روکے ہوئے تہین اُتر کی جانب آلپس انکی راہ بند کئے ہوئے تھا اور چین راستہ پر ہماری فوج تہی۔ کوئی راہ انکے آنیکی نہ تھی (ٹھنڈی سانس لے کر) آہ کچھ ہو۔ کوئی سبب ہوا ہو مگر تیمور یا اب میرے ہاتھ سے گئی۔ ہائے اگر مین ایسا جانتا تو اوس کے ہمراہ ہی رہتا آہ آہ کیا کیا دل مین ارمان تہے کیا کیا تمنا تہے کیسی کیسی تدبیرون اور کتنی مدتون مین یہ موقع ملا تہا اور پہر کیسے پر خطر راستکو بمشکل طے کر کے اب کچھ کچھ اطمینان اور امن کی جگہ ہو تجھے تجھے مصیبت اور بلاؤن کے کیسے کیسے لق و دق جنگل دیکھے آفت کے

بیقرار اختیاری تھی کہ نوکرون نے بہت تیزی سے یہ خبر دی کہ وہ وطن گئی ہے ان لوگوں پلیسیڈیا دونون
اپنے دل میں کھٹکے اور یہی ایک ایسی وجہ تھی کہ فوراً اسیوقت ہی ان دونو کے خیالات کو ہر طرح
دوسمت ہی کیطرف لیگئی۔ اسیوقت ایک معتبر آدمی اس غرض سے جان کیطرف بھیجا گیا کہ
وہ پوشیدہ طور پر دیکھ آئے کہ جنو یا وہان ہے یا نہین اور پھر احتیاطاً محل اور باغ مین تلاش ہونے
لگی۔ پلیسیڈیا اب طیش مین بھری ہوی ایوان خاص مین آگ بگولا بنی بیٹھی تھی چہرہ تمتما رہا تھا
اپرو پر بل پڑے ہوئے تھے کہ اتنے مین سامنے سے اٹیشیس بھی آگیا
پلیسیڈیا۔ الٹی آگ کہہ رہی ہو کہ آپنے اور کچھ بھی سنا شاہزادی صاحبہ تو غائب ہین معلوم ہوتی ہین
اٹیشیس (تعجب کے لہجہ مین) ہان! یہ کب؟ مین نے نہین سنا تھا۔ کچھ پتہ چلا؟
ملکہ۔ تو یہ پتہ کیسا تھا ہی کس کو۔ شہر مین تو ہین نہین اور بلا اجازت وہ کہین جا سکتی نہین
انہین کے سفیر وغیرہ تو آتیل کے مرنیکی خبر سنتے کل ہنگری چلے گئے تھے ورنہ شبہ ہو سکتا تھا کہ
شاید خوف کے مارے۔ وہ انکے پاس چلی گئی ہو۔
اٹیشیس۔ نہین۔ اگر سفیر ہوتے بھی تاہم ایسا خیال نہین ہو سکتا تھا۔ آتیل کے آدمیون
کی یہان ایسی جماعت ہی کیا تھی جب شاہزادی صاحب کو کچھ اطمینان ہوتا۔
اٹیشیس کی تقریر ابھی ختم بھی نہین ہوی تھی کہ اوس شخص نے جو ابھی جان کیطرف بھیجا
گیا تھا سامنے حاضر ہوکر بہت گھبراہٹ کے لہجہ مین کہا۔ حضور وہان تو آج کوئی معلوم
ہی نہین ہوتا مکان بالکل خالی پڑا ہے۔
یہ سنتے ہی پلیسیڈیا وہ ہائے کرکے چپ سناٹے مین آگئی طیش اور غضب نے مزاج مین گرمی
اور خون مین جوش پیدا کرکے چہرہ کو سرخ کرنا چاہا۔ افسوس کے دل مسلنے والے لڑکے نے اسکے
چہرہ پر زرد رنگ کے دیکھنے کی اوس بڑی ہوی حیرت نے اپنی خجالت مٹانیکے لئے یہی چاہا
کہ جسم کا سارا خون خالی ہوکر قلب مین آکر جمع ہو جائے اور منہ دکھانیکے لئے بشرہ پر خون کی
ایک چھینٹ تک بھی باقی نہ رہے دانتون کے نیچے اونگلی داب لی پریشان ہوا سو نکی
طرح پھرتے ہوئے سر کو دونو ہاتھون سے تھام لیا اور بے اختیاری کے ساتھ یہ جملہ اوس کی
زبان سے نکلا۔ پیچھے غضب ہوگیا وہ جو ایک شبہ تھا وہ ہاتھون ختم ہوگیا اور نیا موقع ہوکر مدد کی
اٹیشیس (کہنے والے آدمی سے) کیا یہ کمال کا تذکرہ ہے؟ اسکے جواب مین پلیسیڈیا نے
خود ہی کہا اور کس کا تذکرہ ہے! اوسی نالایق دوجیان کا جسکی بنگ دیکھی ہین ہمارا نمک اپنا

پھر امیدون کی کیسی کیسی خاک چھانی کیسے کیسے رنج اور غم سہے۔ دریا سا سامنے آئے جن مین کئی بار ڈوبے اور کئی بار اچھلے مگر سفینہ جبکہ کنارے پہ آلگا قالب۔ خدا کیلیے کیا ستم و جور ناخدا کیسے ایکی مرتبہ تو بس غضب ہی ہو گیا۔ آہ خیال تھا کہ اب قسمت سیدھی ہوئی ہے۔ دن پھرے ہین آسمان مہربان ہوا ہے۔ اب دل کے ارمان نکلین تمنائین پوری ہونگی مگر ای کمبخت نصیب تیرا برا ہو۔ اے حاسد فلک۔ خدا تجھکو غارت کرے تو نے میرے ساتھ عین وقت دغا کی۔ بیری۔ آہ کہین کا نہین رکھا۔ اب کوئی امید باقی نہین رہی بس اے روح اب تو مجھسے کنارہ کر۔ اے زندگی تو بھی چل۔ ارمانو بھاگو۔ تمناؤ چلو۔ رخصت۔ ہمارے پاس اب کسی کا کام نہین کسی سے مطلب نہین۔ اب مین ہون اور یہ پیش قبض (کرنے کا لکڑا) بس اب یہی دل کی جگہ سینہ مین رہے گی ہان بیشک یہی رہیگی ہی مگر اے چلتی ہوئی ہوا تجھکو میری اس آخری سانس کی قسم یہ خبر پیاری شاہزادی کے کانون تک ضرور پہونچا دینا اے پہاڑ کی اونچی اونچی چوٹیو آس پاس سے گذرنیوالے مسافرونکو اشارے سے بلا بلاکر اس کمبخت جانکی نعش دکھا دینا اے نعش تجھکو اسی مجبوری کی قسم جس کی وجہ سے تو اپنی جان دیتی ہے اگر اسطرف سے میرے ساتھ کے لوگ آجائین تو اپنی صورت دکھاکر کہدینا کہ اب تم صبر کرو کیون پریشان پھرتے ہو۔ جاکر آرام کرو جان دنیا سے گذر گیا۔ مگر اے میری نعش تجھکو تو یہان کے صحرائی درندے اور گدھ چیر پھاڑ کر آج ہی کل مین کھا جائینگے اور اگر تو بچ بھی گئی تو زمین کھا جائیگی کل یہ سون تک کہین تیرا نشان بھی نہ ہوگا پھر کون بتائیگا۔ تجھسے بھی ہوگا دانے گھوڑے کے پاس آکر۔ اے میرے جانباز گھوڑے اس سفر مین تجھکو بہت تکلیف ہوئی اے پیارے تجھکو آخری دن تیری تھپکیاں دیکر اب مین تجھسے ہمیشہ کیلیے جدا ہوتا ہون لا تیری پیشانی پر محبت کے ہاتھ پھیر کر۔ تو نے میرا ہمیشہ ساتھ دیا ہے بس اسقدر حق رفاقت اور ادا کر دینا کہ جبتک میرے ساتھ کا کوئی آدمی نہ پہونچے اسوقت تک تو اسجگہ کھڑا رہنا تجھکو پہچانکر اور خانہ زین کو خالی دیکھکر شاید سمجھنے والے کچھ سمجھ جائینگے (گھوڑیکا منہ چوم کر) میرے پیارے گھوڑے یہ میری آخری وصیت ہے بھول نہ جانا۔ ہان اے دست جنون چل اب یہ صدمے نہین دیکھے جاتے"

اور یہ کہکر اپنے اوس ہاتھ کو اوٹھایا جسمین جوش جنون کا مادہ خون کی طرح بہت تیزی کے ساتھ پھرتا تھا اور جس سے پیش قبض کو پکڑے ہی ہوئے تھا اسی کے ساتھ خدا جانے کیا خیال اسکے دل مین آیا کہ یکبارگی اپنا ہاتھ روک کر اسطرح کہنے لگا "ابھی نہین پیاری شاہزادی کی رخصت ہو لو

پچھ باتین تو ...ون مگر [illegible] ہو گی اور کس مصیبت مین
ہاے اگر وہ آئلی کے سوارون کے ہاتھ آگئین تو بس اونکی جان کا خدا ہی حافظ ہے
خیر نہین۔ اُنکے کمبخت مان بہائی اونکو سخت تکلیفین دینگے آہ بُری طرح سے مارینگے (کاٹ کے)
اُف خداوندا کیا کرون کوی بات ذہن مین نہین آتی ہاے کون اونکی مدد کریگا کون ظالمون
کے پنجے سے بچائیگا آہ حسرت دیدہ ہی جاتی ہے اور کس وقت۔ مرتے وقت۔ نہین ہلوگی
(دلگیراہٹ کے ساتھ ایک سانس لیکر) ہاے میرا کیا حال ہوا جاتا ہے دل بیٹھا جاتا ہے
طبیعت سنسنائی جاتی ہے ارے رے سنبھلنے دے ذرا اے ناامیدی کیا قیامت ہے
کہ ان ان خیال یار چھوٹے جاتے ہے مجھسے، اور یہ کہتے ہی کہتے بیقاعدہ طور پر اوس کے
ہاتھ ہلے۔ پاؤن ڈگمگائے اور یہ بیہوش ہوکر گھوڑے کے آگے زمین پر گر پڑا اسمین کوئی
شک نہین کہ جب انسان کے دل پر بلائے ناگہانی کیطرح کوئی بڑا صدمہ پہونچتا ہے اوس
وقت اوسکی طبیعت گو وہ کیسا ہی مستقل مزاج کیون نہ ہو نڈھال ہی ہو جاتی ہے اور اسکی
وہ مجنونانہ حرکتین جو بالکل مجبوری سے ہوتی ہین ہرگز اس قابل نہین ہوتین کہ اونپر کوئی
اہل دل ہنسے جس شخص کے دلمین کچھ بہی درد ہوگا جس نے اچھی طرح نہین تو کیسیون
بہی سے حسن و عشق سنے اور ہیجان کر دینے والے جذبات دیکھے ہونگے جس نے تہوڑے
سے بہی محبت کا مزہ کبہی چکھ لیا ہوگا اور جس کو اپنے محبوب سے اسطرح چھوٹ جانے کا
اتفاق ہوا ہوگا وہی کچھ اس وقت جان کے رنج اور صدمہ کا اندازہ کر سکتا ہے جان
جب فتح اور نصرت کے ساتھ جنیوا کے میدان سے اپنی پیاری محبوبہ سے ملنے کیلئے
چلا ہوگا تو اسکے اشتیاق کی کیا کیفیت ہوگی! جب آلبیس کے دامن مین کسی جگہ ہنوریا کا پتہ نہ
پایا ہوگا تو اسکے اس اشتیاق کی کیا حالت ہوگئی ہوگی!! اور جب اس نے ہنوریا کے ایک ساتھی
بالشک کو قتل کیا ہوا پڑا پایا ہوگا تو ہاے ہنوریا کی نسبت اسوقت اسنے کیا خیال کیا ہوگا
اس کے دل پر کیا گذرا ہوگا اور اسکی ناشاد اور نامراد تمنائین اوس سے کیا کہتی ہونگی؟ آہ
دیکھئے کس خراب حالت سے وہ آنکھین بند کئے ہوئے گھوڑے کے سامنے پڑا ہے جس اور
حرکت نے کیسے نازک وقت مین جواب دیا ہے بے اختیاری کی حالت مین پیش قبض
ہاتھ سے چھوٹ کر وہ علیحدہ پڑی ہے اور اسکا رفیق گھوڑا کس رنج اور افسوس
کی حالت مین سر جھکائے اسکی طرف کھڑا دیکھ رہا ہے۔

آلپس کا سایہ ابتک تو اس کو اپنے دامن مین چھپائے ہوئے تہا اور اسکی بلند بلند چوٹیان مشرق کیطرف سے آفتابی کرنونکو اس طرف آنے نجانے کی اجازت نہین دیتی تہین لیکن زمین کا کرہ چونکہ جنوب کی طرف جہکا ہوا ہے اور اس جہکاو نے ایک قسم کی کجی اون راستے مین پیدا کردی ہے جسپر آفتاب حرکت کرتا ہے اس وجہ سے اب جنوبی اور شرقی گوشہ کی طرف سے دہوپ آآ کر جان کے اس خون کو گرم کرنے لگی ہے جو اس کی رگون کے اندر اسوقت بالکل منجمد ہوگیا ہے طبیعات کا علم گو اس امر کو اچھی طرح بتا رہا ہے کہ دنیا مین آفتاب سے زیادہ گرمی پیدا کرنے والی اور کوئی چیز نہین ہے اور اسی بنا پر عناصر مین سے آگ کو ایک بیکار چیز سمجھ کر خارج ہی کر دیا ہے لیکن پھر بھی اس وقت کی تیز دہوپ اس کیفیت کو مطلق برطرف نہین کر سکتی تہی جسکو اسکی دماغ عنبرگی نے اس کے تن بدن مین پیدا کر دیا تہا پہاڑ کے خودرو پہولونکی طرح طرح کی روح افزا خوشبوئین اسکے ہوش مین لانے کے لئے لخلخہ کا کام دے رہی تہین کہلے میدان کی چلنے والی ہوائین جمی ہوئی برف سے ٹہنڈی ٹہنڈی ہو کر اس کے منہ پر پنکہا جہل رہی تہین مگر نہ یہ آنکھہ کہولتا تہا نہ اسکی غفلت دور ہوتی تہین اور اسی طرح بیہوش پڑا ہوا تہا کہ آلپس کے شرقی سمت سے کچھہ مختصر گروہ فوجی آدمیون کا نمودار ہوا جنکی تعداد پچیس یا تیس آدمیون سے شاید زیادہ نہ ہوگی یہ اپنی اپنی گہوڑون کی باگ ڈور ہاتھہ مین لئے پاپیادہ اس طرف چلے آتے ہین یہ آنے والے لوگ اپنی گہبرائی ہوئی نظر سے بار بار چارون طرف دیکھہ لیتے ہین اور پہر جس طرح یہ اپنا سر تہام کر آنکہین نیچے جہکا لیتے ہین اس کے دیکہنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان سب کا سر اس وقت بیطرح پہر رہا ہے اور یہ بالکل تہکے ہوئے ہین یہ اسی طرح پہاڑ کے کنارے کنارے مغرب کی طرف جا رہے تہے کہ انہین سے ایک کی نظر ہمارے دوست جان کے گہوڑے پر پڑی اور چونکہ اس کی زین سوار سے خالی تہی اس وجہ سے خدا جانے یہ کیا سمجہے اور کس قسم کا انتشار انکے دل مین آیا کہ یہ سب اپنے گہوڑے چہوڑ کر گہبراہٹ کے عالم مین اس طرف دوڑے اور انکی یہ ہمدردی دیکہکر اب ہم نے بہی پہچانا کہ یہ سب فوجی لوگ ہمارے دوست ہی کے باڈیگارڈ کے رسالے کے رہے سہے جوان ہین جو بیچارے کل شام سے شاہزادی کو ڈہونڈتے ڈہونڈتے تہکا می اور

پڑی تھی ٹکڑے ٹکڑے ہوئے اب بھرے پڑے تھے۔ جان اب تک اسیطرح بیہوش تھا۔ ٹوپی سر سے اتری ہوئی علحدہ پڑی تھی اور تلوار میان سے کی ہوئی کمر سے بندہی ہوئی تھی۔
اس کے ساتھیونکو پہلے تو دور سے خالی گھوڑا دیکھکر فقط اسی امر کا اشتباہ ہوا تھا کہ جان کیا ہوا اور اب قریب آکر جب انہونے جان کو اس حالت میں دیکھا تو فوراً ایکمرتبہ بیکار ہونیکے بعد کچھ ایسے ایسے برے خیالات انکے دل میں آئے کہ بہت درد کے ساتھ چیخ چیخ کر اس طرح رونے لگے کہ سارا میدان انکے نالہ وشیون سے گونج گیا اور وحشی چڑیان اس کے سننے سے تاب نہ لاکر شور کرتی ہوئی پہاڑی درختون سے اڑ بہا گین لیکن ہنوبیا کے فراق مین جان کی روح اپنے دل پر کچھ بلا کے صدمے ہوتے دیکھکر خدا جانے جسم کے کس کونے مین چپ رہی تھی کہ اس نالہ وشیون سے بھی اوسکو مطلق خبر نہ تھی۔ اسکے سوا رونکو ابتک تو اسکے مردہ ہونیکا گمان تھا اور اسی خیال کے اعتبار سے انہون نے اسکے ٹیڑھے اور بے طریقے پھیلے ہوئے اعضا کو سیدھا کرنا چاہا لیکن ہاتھہ پاؤن سنبھالتے ہی اس کے اعضا کی نرمی نے انکو بتایا کہ ابتک اس مین جسم کی نرمی رکھنے والی حرارت غریزی باقی ہے اسیکے ساتھ اسکی آہستہ آہستہ چلنے والی سانس نے بھی اس امر کی قوی شہادت دی کہ ابھی جان باقی ہے غرض سب نے اوسے دہوپ سے اوٹھایا اور ہاتھون ہاتھہ لاکر وہان لٹایا جہان اب تک آلپس کی اونچی اونچی چوٹیونکی وجہ سے آفتابی شعاعون کو اس قدر دخل نہین ملا تھا کہ وہ اس جگہ کو گرم کرین۔ جلدی جلدی دامن اور رومالون کے ذریعہ سے ہوا دی گئی جس نے پھیپھڑون کے اندر پہونچکر کاربن کے اوس زہریلے مادہ کو کم کرنا شروع کیا جو زیادہ عرصہ تک سانس رکے رکنے کی وجہ سے اوسکی رگ رگ مین پیدا ہو گیا تھا اور اب رگون مین وہ خون بھی کچھ چلنے پھرنے لگا جو اپنے دورہ کے سست ہو جانیکی وجہ سے اس قابل نہین رہا تھا کہ اچھی طرح شرائین (جسم انسان کی وہ رگین جنمین خالص اور صاف خون رہتا ہے) مین دوڑے اور آلپس کے بہتے ہوئے آبشارون سے پانی لا لاکر منہ پر چھینٹے دئے گئے۔ ٹھنڈے ٹھنڈے پانی کے چھینٹون نے چہرہ پر پہلے تو ہی ایک تفریح بخش اثر جلد پر پہونچایا اوس کے پیچھے اون باریک باریک ریشون کے ذریعہ سے جن کا دخل جلد کی ساخت مین بہت کثرت کے ساتھہ ہے قلب مین پہونچکر اوس حرارت غریزی کو تیز کیا جو خانہاے قلب مین جان کی فاتحہ خوانی کے

لئے بڑی سوگواری کے ساتھ منہ ڈھانپ کر بیٹھ رہی تھی۔ تھوڑے ہی دیر مین اوس کے ہاتھ پاؤن کو کچھ حرکت ہوئی اور خدا خدا کر کے بڑی مشکل سے جان نے آنکھین کھولین اس کے سب ساتھی اپنے مالک کو ایک سخت مایوسی کے بعد اب زندہ اور صحیح سلامت پاکر باغ باغ ہوگئے اور اس بے انتہا خوشی نے انکے تھکے ہوئے اعضا مین ایک نئی قوت دیکر ایسا تازہ دم کر دیا کہ گویا اونکو اس بڑے سفر نے کسی قسم کی تکلیف ہی نہین پہنچائی تھی۔ آنکھین کھولتے ہی سب سے پہلے جو بات جان کی زبان سے نکلی وہ یہی تھی "پیاری شاہزادی! پیاری شاہزادی!! کہان ہے۔ میری پیاری!!!" جسکے جواب مین ان سب لوگون نے جان کی صحت و سلامتی پر جناب مسیح کا شکریہ ادا کیا روح القدس کو سجدہ کیا اور پھر کہا "(ایک ٹھنڈی سانس لیکر) حضور عالی شام سے اس وقت تک بہت بڑی کوشش کے ساتھ ڈھونڈتے ہی رہے کہین دم نہ لیا دور دور تک تلاش کرائے افسوس ہے کہ شاہزادی صاحبہ کا کہین پتہ نہین ملا"

جان "پیاری شاہزادی نہین ملی؟ پتہ نہین۔ کیون نہین ملتی۔ پھر اب کیا ہوگا نہین ملیگی؟ آہ شاہزادی۔ آہ پیاری شاہزادی" اور یہ حسرت کے لہجے مین کئی بار ہنوریا کا پیارا نام لیکر قریب تھا کہ بیہوش ہو کر پھر گر پڑے کہ اوس کے ساتھیون نے دم دلاسا دیکر اس کو بہت سنبھالا غشی سے جو امن ملا تو پھر جنون نے زور کیا۔ وحشت نے ہاتھ پاؤن پھیلائے اور دلی صدمہ سے تنگ آکر پیش قبض کی تلاش ہوئی۔ لیکن پیش قبض چونکہ کمر مین نہ تھی اس وجہ سے تلوار کے قبضہ پر ہاتھ گیا۔ چہرے کے تغیرات ہمیشہ دلی حالات کے ترجمان ہوتے ہین اسکے ساتھی اوس کے تیور بدلے ہوئے دیکھ کر فوراً اس کے ارادے سے آگاہ ہو گئے اور ہاتھ جوڑ جوڑ کر بڑی منت اور سماجت کے ساتھ جان کو اسطرح سمجھانے لگے "حضور اس سے کیا حاصل ہے مانا کہ آپکو انتہا درجہ کا صدمہ ہے اور بجا بھی ہے لیکن اسکا علاج شاید یہ تو نہین ہے کہ خدانخواستہ آپ اسطرح اپنی جان پر کھیل جائین ہمکو تلاش کرنی چاہئیے آخر کہین تو ہونگی ہم سب لوگ بھی اس معاملہ مین اپنی جان نذر کر بیٹھے ہوئے ہین اور جب خدانخواستہ ناکامی کے ساتھ ہم سب لوگ آپ کے [illegible] ایک بھی نہ رہے تو پھر آپ کو اختیار ہے جو جی مین آئے کیجئے۔ لیکن [illegible]

ضرور صبر کرنا چاہئے جب تک ہمارے ارادون مین قوت قوت مین حوصلہ اور جسمون مین جان باقی ہے"

جان:" آہ خدا جانے تم کیا کہتے ہو۔ اونکے ساتھہ کا ایک آدمی بالٹنگ تو یہان قتل کیا ہوا پڑا تہا جس کے نعش کو وہ (انگلی کے اشارے سے بتا کر) زمین کہود کر پتہرون سے چہپا دیا ہی پہر شاہزادی صاحب کی نسبت کیا خیال کرنا چاہئے"

وہی لوگ:" (تعجب کے لہجہ مین) بالٹنگ کی نعش! آپ کو شبہ ہوا ہوگا اور کسی کی نعش ہوگی"

جان:" ہان بالٹنگ کی نعش تہی مین نے خوب اچہی طرح پہچان لیا وہی تہا وہی کچھ شک نہین"

یہ سنتے ہی سب کو اچنبہا سا ہوگیا ہوش اوڑ گئے اور سب سناٹے مین آکر چپ ہورہے جان کی اوسوقت عجب ہی حالت تہی آنکہون مین آنسو تہے لب پر نالہ تہا۔ آہون کے ہجوم سے گلا مین پہندے پڑ رہے تہے طبیعت بگڑ رہی تہی۔ دل سینہ سے نکلنے کا قصد کر رہا تہا اور یہ جانیوالے دلکو دونون ہاتہون سے پکڑے ہوئے اسطرح کہہ رہا تہا" کچھ نہین جینا اب فضول ہے شاہزادی صاحب اب کہان۔ تو یہ۔ خدا جانے وہ کس حالت مین ہونگی۔ اونکا ملنا معلوم تلاش سے کیا ہو سکتا ہے۔ کچھ نہین۔ اب جان کو تم مر ہی جانے دو۔ ہان وہ مرجائے تو اچہا" اور اسیکے ساتھہ زن سے تلوار میان سے کہینچ لی اور اس کے ساتہیون نے اسکا ہاتھ تہام کر کہا" ہے ہے یہ کیا غضب ہے خدا کے لئے ذرا طبیعت سنبہالئے اپنی جان دیدینا تو ہر وقت آدمی کے اختیار مین ہے جب چاہے گزرے مگر یہ تو حضور خیال فرمائین کہ اگر اس وقت رنج و غم کے عالم مین خدانخواستہ آپ اپنی جان پر کہیل گئے اور شاہزادی صاحب کو دشمنون کے پنجۂ ظلم سے نجات پانے کے بعد یہ دردناک واقعہ معلوم ہوا تو پہر کیا ہوگا وہ کہان تک اس صدمہ کی متحمل ہونگی اور اونکا خون ناحق کس کے سر ہوگا یا یہ بہی جانے دیجئے اگر تلاش اور جستجو سے کہین انکا سراغ ملا تو پہر (خدا نہ کرے) آپ کی عدم موجودگی مین وہ کون ایسا شخص ہے جو اونکو دشمنون کے ہاتہہ سے چہڑائیگا

اس تقریر کے سنتے ہی جان کے چہرہ پر ایک قسم کا بدیہی تغیر پیدا ہوا اور یہ معلوم ہوا کہ وہ جوش جنون جو ابتک اسمین تہا رفتہ رفتہ کم ہو رہا ہے اور پہر اوس نے کچھ سوچ سمجھ کر تلوار کے قبضے سے اپنا ہاتہہ ہٹا لیا یہان تک کہ تہوڑی ہی دیر مین اسکا سرخ سرخ چہرہ زرد

ہو کر سپید ہو گیا اور اب اوس جوش و خروش کی نشانیون کی جگہ حسرت اور افسوس کے آثار نظر آنے لگے لیکن اب وہ بالکل چپ ہے۔ ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین لے رہا ہے اور اوسکے حال زار پر رونیوالی آنکھین آنسو بہا بہا کر اُس کے اُس دلی صدمہ کا اچھی طرح اظہار کر رہی ہین جس نے آج اوسکی کل امیدون کا فیصلہ کرنا چاہا ہے تھوڑی دیر اسی حالت پر بہی گزر گئی تو جان نے اپنا جھکا ہوا سر اوٹھایا اور اپنے ساتھیون سے مخاطب ہو کر اسطرح کہا "ہان تو پھر اب کیا کرنا چاہیے؟ کیا کوئی تدبیر ہو سکتی ہے"

وہی لوگ "ہان کوئی بات ایسی نہین ہے جس کی تدبیر نہو۔ تلاش کرینگے اور ڈھونڈھین گے اور اگر شاہزادی صاحب سلامت ہین تو روح القدس کی مدد سے ڈھونڈھ ہی نکالین گے آپ گھبراتے کیون ہین؟"

جان "نہین آخر کب اور کس طرف چلنا چاہیے؟ دیر کرنی تو اچھی نہین"

وہی لوگ "نہین دیر اب کچھ نہین ہے فقط اس قدر مہلت ملنی چاہیے کہ ہم اپنے تھکے ماندے گھوڑون کو پانی پلا لین"

جان "بہتر۔ مگر جہان تک ممکن ہو بہت جلدی سے کام لینا چاہیے۔ گو اونکا ملنا تو معلوم ہے مگر جسقدر اونکی جستجو مین دیر ہوتی جاتی ہے اوسیقدر اونکے ملنے کی موہوم امید اور بھی منقطع ہوتی جاتی ہے"

اس قدر اجازت پاتے ہی سب اپنی اپنی ضرورتونسے جلد جلد فارغ ہونےلگے کسی نے اپنے گھوڑے کو ہری ہری وہ گھانس چرنے کے لئے چھوڑ دیا ہے جسپر گاؤ تری کی دات تواذل سے لگے ہوئے تھے۔ مگر نصیب آج تک نہین ہوئی تھی کوئی آبشار اور بہتے ہوے چشمونکا پانی پلا رہا ہے کوئی اپنے تھکے ہوے گھوڑے کو ٹہلا ٹہلا کر کھلے میدان کی ہوا کھلا رہا ہے اور کوئی حوائج ضروری سے فارغ ہونیکے لئے دور دور نکل گیا ہے اسحال مین تقریباً ابھی ایک گھنٹہ بھی نہ گذرا ہوگا کہ انہین ادہر ادہر منتشر ہو جانیوالے آدمیون مین سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا اور جان سے گھبرا کر کہا "حضور عالی۔ ابھی مین اسطرف (ہاتھ کے اشارہ سے) اپنا گھوڑا ڈھونڈھتا ہوا گیا تھا کہ ایک جگہ مینے ایک ٹوپی پڑی ہوئی دیکھی جو شاہزادی صاحب کی ٹوپی سے بالکل مشابہ ہے"

جان "(کسی قدر خوشی اور تعجب کے لہجے مین) شاہزادی صاحب کی ٹوپی ہے؟ چلو دکھیں"

[illegible] عزت و چنانچہ جس طرف یہہ
خبر لانیوالا شخص اوسکو لے چلا - اس کے سب ساتھی ساتھہ ساتھہ تھے اور ٹوپی کی خبر
لانے والا شخص انکو اوس جگہ سے پہاڑ اور دکھن کیطرف لئے جاتا تھا آبیس سے تو ہیا
دو سو قدم کے بعد اس جگہ پر پہونچے جہاں پر وہ ٹوپی خاک پر پڑی ہوئی تھی جو ابھی کل
تک سر کے اون لانبے لانبے نرم بالونکی زیب و زینت بنی ہوئی تھی جو پیاری ہونہار
کے نازک سینہ پر لہرا رہے تھے جان اوس ٹوپی کو دیکھتے ہی گھوڑے سے اوترنا
چاہتا ہی تھا کہ ایک سوار نے جلدی سے وہ ٹوپی اوٹھا کر اوس کے سامنے پیش کی یہ خوبصورت
بہت سبک ٹوپی تھی اور اس کے پیچھے لڑیوں کا جال لگا ہوا تھا - جان نے اس کو
بڑے شوق کے ساتھہ ہاتھہ میں لیکر دیکھا اور کہا "ہان یہ پیاری شاہزادی کی ٹوپی
ہے - کچھہ شک نہین ہے - اونہیں کے بالوں کی بھینی بھینی خوشبو آرہی ہے ضرور اونہین کی
ٹوپی ہے - ہائے خدا جانے کون ظالم اس سختی کے ساتھہ اوسکو پکڑ لے گئے ہین کہ یہ ٹوپی
تک اوسکے سر سے گر پڑی اور وہ ننگے سر ہی رہ گئی - نہ معلوم کون سنگدل ظالم تھا
وہان یا شک کی حشش اور [illegible] ان اس ٹوپی کے ملنے سے اس قدر تو ضرور پتہ چلتا ہے کہ
وہ پیاری شاہزادی کو اس طرف لے گئے ہین"

سب ہمراہی "بیشک حضور کا قیاس بہت صحیح ہے - ضرور اسیطرف لیگئے ہین ورنہ
یہ ٹوپی ایسی ہلکی چیز نہ تھی کہ ہوا کے معمولی جھونکے آلپس سے اوڑا کر یہان لے آتے
ضرور اسی طرف سے ان کا گذر ہوا"

جان (بہ ہزار افسوس - [illegible] لہجے مین) ہائے نہین معلوم خدا جانے کون لیگیا اور کتنے
بڑے افسوس کی یہ بات ہو کہ اگر اس طرف اون کے جانے کا حال کل رات ہی کو اوسی
وقت معلوم ہو جاتا جس وقت ہم یہان پہونچے تھے تو اب تک ضرور سراغ مل
جاتا مگر اب کیا ہو سکتا ہے - خیر اب اسی طرف چلنا چاہئے یا قسمت یا نصیب"
اور یہ کہتے ہی بہت بڑے جوش کے ساتھہ اس نے اپنے گھوڑے کو ایڑ دی اور اوسی
کے ساتھہ سب نے اپنے اپنے گھوڑوں کی باگ اوٹھا دی - نعل دار سموں کے پڑنے
سے تھر تھرا تھر تھرا کر بلند ہوتا ہوا غبار ان کے اور ہمارے درمیان مین حایل ہو کر پردہ
بنگیا اور نہ معلوم یہ خاک اڑاتے ہوئے کس طرف چلے گئے -

پانچوان باب

اب کہان جائین!

تھک تھک کے ہر مقام پہ دو چار رہ گئے
تیرا پتا نہ پائین تو ناچار کیا کرین

جان کے روانہ ہو جانیکے بعد ہمارا وہ آمیرا ایا ہوا خیال جو چشم زدن مین خدا جانے کہان کہان ہنوریا کو ڈہونڈہ آیا ہے کوہ آلپس کے دامن سے نکلکر منہ چہپائے ریونا کی طرف چلا اسلئے کہ اب وہی ایک ایسی جگہ ہے جس طرف بظاہر ہمارا زیادہ شبہ ہوتا ہے اور ہونا ہی چاہئے مگر یہان کا بھی رنگ ہمکو کچھہ دگرگون معلوم ہوتا ہے۔ ملکہ پلیسیڈیا تخت پر تنہا افروز ہے۔ مگر چپ غمگین۔ ویلین ٹینی ان اور ایشیس بھی اپنے اپنے موقع سے بیٹھے ہین مگر سر جہکائے ہوئے ملول اور اندوہگین یہانکا تو یہ نقشہ دیکھکر ہمکو ایک اسی امر کا شک اور شبہ نہین ہوتا ہے کہ ہنوریا یہان نہین ہے بلکہ اسی کے ساتھہ اس امر کا جی دل بیچین کر دینے والا اندیشہ پیدا ہوتا ہے کہ خدانخواستہ ان سنگدلون نے اسکے ساتھہ کوئی اور بُرا سلوک تو نہین کیا۔ دلمین اُلجھن ہے بیکلی ہے اور ان کمبختون کی مہر سکوت کسی طرح نہین ٹوٹتی جو کچھہ حال کہلے لیکن یہ عام قاعدہ ہے کہ جب بیٹھے بیٹھے بھی آدمی پریشان ہو جاتا ہی جب انکے بڑہتے ہوئے سکوت اور دیر تک کے حبس نفس نے انکے دلپر بہت گرمی پیدا کر دی تو پلیسیڈیا نے سر اوٹھایا اور ایک ٹھنڈی سانس کے سلسلہ مین کہا "کیون ایشیس اب تو مجھکو جان اور ہنوریا کے ملنے کی کسیطرح امید نہین معلوم ہوتی اور امید تو مجکو پہلے ہی سے نہ تھی مگر فقط تمہارے کہنے سے مینے فوجین روانہ کر دی تہین مفت مفت مین بہت سی جانین ضائع ہوئین اور فوجی لوگون کو جو صعوبت اور تکلیف اوٹھانی پڑی اوس کا تو کچھہ حساب ہی نہین"

ایشیس "ہان حضور کا ارشاد بجا ہے یہ بھی ایک اتفاق کی بات تھی جو پیش آئی ورنہ جو تدبیر مینے کی تھی وہ بیجا تو نہ تھی۔ اب بھی مین غافل نہین ہون مین یہان ہون مگر میری چلتی ہوئی تدبیرین اور تیزی کے ساتھہ جانیوالا خیال دور دور تک کی خبرین لے رہا ہے"

ویلین ٹنی ان "توبہ - اب وہ امان سے ہین ۔ چارون طرف گئی ہوئی فوجین بہی واپس آ ہین اور جینوا کے میدان مین جو کچھ گذرا وہ اون کے دو چار رہے سہے سوارکو کے افسوسناک بیان سے معلوم ہوگیا جو خدا جانے کس مشکل سے اپنی جان بچا کر یہانتک پہنچے

پلیسیڈیا " لیکن ہماری فوجکی یہ بہت بڑی حماقت تہی کہ یکبارگی اسطرح اونہون نے دن مین حملہ کردیا۔ اونکو چاہئے تہا کہ جب اونکے دشمن رات مین غافل ہوکر سو جاتے اوس وقت اطمینان کے ساتھ شبخون مارتے "

ویلین ٹنی ان " بیشک غلطی ہوی اور بہت بڑی غلطی لیکن اب اسکا علاج کیا جان اور ہنوریا اب کسیطرح نہین ملتے۔ ہرگز نہین ملتے "

اس جملہ کے ختم ہوتے ہی گو چارونطرف سکوت پیدا ہوگیا تہا اور ہر ایک کی خاموشی اپنی زبان حال سے اس امر کو ظاہر کررہی تہی کہ اب انتہا درجہ کی ناامیدی نے اسقدر ان کے دلونپر قبضہ کرلیا ہے کہ اس معاملہ مین یہ اب کچھ کہنا نہین چاہتے مگر اسیقدر باتون کے سننے سے ہمارا وہ خیال ضرور بدلگیا جسکی بناپر یہان تک ہمارا ذہن پہونچا تہا اور اچھی طرح سے یہ بات ہمکو یقین کرلینی پڑیگی کہ ہنوریا یہان نہین پہونچی بلکہ چرخ کجرفتار کی ستم ڈہانے والی چالین اسکو کسی اور ہی طرف لے گئین ایسی حالت مین گو ہمارا یہانتک آنا بالکل بے سود ٹہرا اور اپنی اس ناکامیابی پر ہمکو متاسف ہی ہونا چاہئے تہا لیکن خدا گواہ ہے ہنوریا کے یہان نہ ملنے کی وجہ وہ خوشی ہوی ہے کہ اوسکو ہم کسی طرح بیان ہی نہین کرسکتے۔ ہنوریا چاہے اب ہمکو نہ ملے لیکن یہ نہ ملنا پھر اس سے بدرجہا اچھا ہے کہ وہ ہمکو یہان ملتی اسلئے کہ یہ بہائی شقی القلب تہے اونکا پتہر کا دل تہا اون کے دلمین محبت کی جگہ دشمنی کی آگ بہڑک رہی تہی اور اس سے بلند ہوتے ہوئے شعلون نے غم نصیب ہنوریا کو جلاتے جلاتے اب خود انہین کو خاک سیاہ کرنا شروع کیا تہا۔ ہنوریا اگر اونکو ملجاتی تو خدا جانے کس سختی سے وہ اس کے ساتھ پیش آتے اور شاید وہی انتقام لینے کے ارادے ہنوریا کے اسطرح انکے ہاتھ سے نکل جانے پر ان سبکو اسقدر غمگین بنائے ہوئے ہین ورنہ اونکو اس سے کیا مطلب تہا خیر اور تو اور لیکن اٹیس کا جہکا ہوا سر اوسکا اترا ہوا چہرہ اور اوسکی اوس تیز زبان کا جو گردش فلکی کیطرح بہی رکتی ہی نہ تہی اسطرح خاموشی کا طریقہ اختیار کرلینا نہایت تعجب خیز معلوم ہوتا ہے۔ آخر اوسکو اس قدر غمگین ہونے کی کیا ضرورت تہی۔ کیون وہ اداس تہا اور کیون

حق ثابت کرتا ہوا خون کی طرح پھر رہا تھا۔ اور جو اس سلطنت کا بچہ بچہ جان نثار بھی سمجھا جاتا تھا
نمک حرام کہین کا۔ خدا غارت کرے کمبخت کو۔

ایشیس (بہت تعجب کے لہجے مین) ہا کیا سچ سچ وہ چلدئے یہان اُن کے ساتھ ایسی
کونسی برائی کی گئی تھی اور پھر بے اجازت اور اسطرح چھپکر (اسی شخص سے مخاطب ہوکر) تم
اچھی طرح وہان دیکھ آئے ہو؟

وہی شخص (جی ہان حضور مین ایک ایک کونا ڈھونڈ آیا ہون۔ بجز شاگرد پیشے کے
چند آدمیون کے وہان باہر سے اندر تک کوئی نہین ہے۔

پلیسیڈیا۔ تو بس معلوم ہوگیا۔ یہ ننگ خاندان کمبخت ہنوریا بھی اُسیکے ساتھ بھاگ گئی۔

ایشیس (تردد کے لہجے سے) جی ہان حضور اب تو کچھ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔

پلیسیڈیا۔ یہ کچھ کیا؟ یقینی بات ہے بیشک ایسا ہی ہوا۔ ضرور وہ اُسیکے ساتھ بھاگ گئی

ایشیس۔ پیر و مرشد بہت بجا فرماتی ہین۔ حضور ایسا ہی ہوا ہوگا۔ مین تو ان دونو کے
معاملے مین پہلے ہی سے مشکوک تھا لیکن یہ ایک ایسی بات تھی جسکو مین خیال مین بھی
لانا بے ادبی اور گستاخی ہی سمجھتا رہا۔ بیشک حضرت جان نے جو کچھ کیا وہ اُنہین
کو زیبا تھا حق تو یہ ہے کہ دنیا مین کوئی فرد ایسا نہین کرسکتا تھا کبھی نہین کرسکتا تھا۔

پلیسیڈیا۔ جناب نمک حرام اور کمینے ہوتے ہین اُنکی یہی حرکتین ہوتی ہین۔ ما بدولت کے
سایہ عاطفت مین جو پلے تھے بڑا ہوا اُسنے اور اس کے باپ نے ہماری ہی گھر سے ہر طرح کا
اعزاز پایا اور پھر اسطرح حق نمک ادا کیا واہ خیر دیکھا جائیگا۔ ہمکو خود اُسکی جانب سے شک تھا
لیکن افسوس ہے کہ ہماری خلق کرم توجہی نے کبھی ہمارے اس خیال پر ہماری رائے کو قائم نہین
رہنے دیا اور ہم ہمیشہ باپ کیطرح اُسکو بھی ہمیشہ اچھا ہی سمجھا کئے۔ خیر وہ تو وہ آپ اس ننگ
خاندان ہنوریا کو دیکھئے کہ بے حیا کسطرح نکل بھاگی بڑی پاکدامن بنتی تھی۔ بڑی نیکبخت بنی تھی
پارسا ساری پارسائی کھل گئی۔ کمبخت کو شرم بھی نہ آئی جو اسطرح نکل بھاگی۔ بے حیا کہین کی
لعنت ہو خدا کی لعنت (تھوڑے سکوت کے بعد) مین جانتی ہون اوسنے خیال کیا ہوگا کہ
اب اتھیل تو مر گیا جسکا ڈر تھا اور جس کے اندیشے سے سب ہیر الجھاؤ اور بیاہ ہوتے تھے اب
کہین ایسا نہو جو مجھے میری ماں سب جیتے کو تنہا چھوڑ جائے۔ تباہ و برباد کر نکلے تو کیا تماشا
ویلن چھتی ہان۔ (ایک ٹھنڈی سانس لیکر) ہائے ... سو مگر ... نکل گئی

اُس کے چہرے پر اُس وقت ہوائیاں اُڑ رہی تہین شاید اِس معاملہ مین جو اوسکا ناکامیابی ہوی تہی اوسی نے اسکو سب کی نظرون مین بے وقعت ثابت کیا ہوگا اور جان کے اسطرح صحیح و سلامت نکلجاتے پر اوس کی اوس حسد کی آگ نے اوس کے تن بدن کو بالکل پہونکدیا ہوگا جو مدتون سے اُس کے سینے مین سلگ رہی تہی وہ اسیطرح خاموش بیٹہا ہوا تہا کہ پلیسیڈیا نے اوس سے مخاطب ہوکر کہا کیون اشیس آج تم اِس قدر چپ چپ کیون بیٹہے ہو۔ خیر تو ہے۔ تمہارا مزاج کیسا ہے"

اشیس (ہاتہہ جوڑکر) "جی ہان پیرو مرشد۔ خدا حضور کو سلامت رکہے۔ مین اچہا ہون بہی اِس معاملہ کی ناکامی میرے دلکو بہت صدمہ دے رہی ہے افسوس میری وجہ سے فوج کو صدہا تکلیفین بہی اوٹہانی پڑین۔ بہت سی جانین بہی ضائع ہوئین اور پہر کچہہ مطلب نہ نکلا سب کا برا بہی بنا اور حضور بہی ناخوش"

پلیسیڈیا "ہان مجکو اس امر کا افسوس تو ضرور ہے کہ بلا وجہ میرے بہت سے آدمیون کی جانین ضائع ہوئین لیکن اب اسکا ملال ہی کیا۔ جو ہونا تہا ہوا۔ کیا کیا جاے فتح شکست کسی کی اختیاری بات نہین"

اشیس "(اپنے دلمین) ہہ! دلمین تو خدا جانے کیا کیا برا ہو گا اور نہ یہان سے اس طرح کہا جاتا ہے (پلیسیڈیا سے مخاطب ہوکر) مگر کچہہ ہو۔ جب تک مین اُنکا پتہ نہ لگالونگا اوسوقت تک مجکو کسی طرح چین تو آسکتا نہین۔ مجکو اپنی ناکامیابی پر سخت افسوس ہے مین نے پوشیدہ طور پر اُنکا سراغ لگانے کے لیے بہت سے آدمیون کو انعام و اکرام کا امیدوار بنا کر چارون طرف بہیجا ہے کوئی نہ کوئی تو پتہ لگائیگا۔ بہاگ کر جائینگے کہان"

ویلن ٹنی ان "اب یہ سب فضول ہے وہ نہین مل سکتے اور اس سے نتیجہ ہی کیا یہی نہ اگر ملجاتے تو اُن کو اُنکی اس حرکت کی سزا دیجاتی! خیر نہ سہی۔ ہماری جو اصلی غرض تہی وہ تو حاصل ہوگئی اب ملک اور مال پر تو ہنوریا کی وجہ سے کوی نقصان نہین پہونچ سکتا"

اشیس "(اپنے دلمین) ہہ! اس کمبخت کو اپنے ملک اور مال ہی کا خیال ہے بس اور کچہہ نہین (کسیقدر بلند آواز سے) ہان حضور کا ارشاد بجا ہے مگر جناب عالی یہہ تو خیال فرمائیے کہ اتنی بات سے کس قدر بدرعبی ہوگئی اور کس قدر اندیشہ لگا ہوا ہے"

انیٹیس نے اپنے اس جملہ کو ابھی ختم بھی نہین کیا تھا کہ صدر دروازہ کی چلمن اوٹھی اور ویلن ٹنی ان کی بی بی یوڈوکسیا اور اوسکی دونون مہ پارہ بیٹیان آکر داخل ہوئین جو بہت تعظیم اور تکریم کے ساتھہ ملی تہین لیکن یہ عجیب بات تہی کہ انکے آتے ہی انیٹیس کو پہر چپ لگ گئی۔ ان آنے والی لڑکیون کی طرف ایک سرسری نظر سے دیکھا اور پہر کچہہ اس طرح غور مین آگیا کہ گویا کسی بڑے امر اہم مین غور کر رہا ہے اسوقت اسپر بیخودی کی ایک قسم کی کیفیت طاری تہی آنکھین کھلی ہوی تہین اور جس طرف دیکھنے ہوتا تہا دیکھہ رہا تہا گویا شیشے کی آنکھین تہین جو کسی طرف کو پھرتی ہی نہ تہین اور پلکین اپنی حرکت بہول گئین تہین اور اسکی پتلیون سے نکلنے والا نور اس انتشار کے ساتھہ اسوقت نکل رہا تہا کہ سامنے کی کسی ایک خاص چیز کے آس پاس اوسکا دائرہ نہین بنتا تہا گویا وہ دیکہتا تہا مگر کوئی چیز اوسکو نظر نہین آتی تہی۔ یون دیکھنے مین تو یہ چپ تہا مگر یہ باتین دلمین ہو رہی تہین لاحول ولاقوہ اس سلطنت نے میری کچہہ قدر نہ کی ذرا سی بات مین کس قدر بڑا طعنہ دیا اب اگر وہ نہ ملین تو مین کیا کرون تدبیر کرنا میرا کام تہا اسمین مینے کچہہ کمی نہیں کی ان سے کسیطرح کی امید نہین رکہنی چاہیئے بانی قیس کے وقت کی خصومت اب تک انکے دلونمین بہری ہوی ہے مصلحت اور کچہہ مجبوری سے انہون نے اپنی سلطنت مین مجکو اس قدر دخیل ہونے دیا ورنہ یہ سب میرے جانی دشمن ہین۔ جانی دشمن۔"

اس کے بعد اوس کے ذہن مین کچہہ ایسے خیالات آے جنکے راز دار رہنے کیلئے اسنے اپنے دل سے بہی کچہہ کہنا مناسب نہ سمجہا اور تہوڑی دیر خاموش ہوکر کسیقدر غور مین آگیا اس حالت پر ابہی چند منٹ بہی نہ گذرے تہے کہ خدا جانے کیا خیال اسکے ذہن مین آگیا کہ کچہہ خوشی کے آثار اوسکے چہرے پر نمایان ہوئے اور اسنے بہت دبی زبان سے یہ کلمات اپنے دل سے کہے "ہان ہان یہی ترکیب اچہی ہے۔ سلطنت ہاتہہ آنے کا اگر کوئی طریقہ ہے تو یہی ہے۔ مجکو ضرور ایسا ہی کرنا چاہیئے" اور یہ کہتے ہی کہتے پہر اوسکے وہ خیالات جو اوس کے دل سے باتین کر رہے تہے اسی جگہ ٹہٹک کر خاموش ہوگئے انیٹیس کی یہ باتین بہت ہی بے ربط تہین اور اسکا مفہوم صاف طور پر کچہہ ذہن مین نہین آتا تہا لیکن ہان اسکی باتو نسے اس قدر نتیجہ ضرور نکلتا تہا کہ وہ اٹلی کے تخت اور تاج کی فکر مین ہے۔

پلیسیڈیا نے گو اتنک ایشیس سے اوسکی پہلی دغا بازیون کا کوئی عوض نہین لیا تھا اور نہ اوس کے دل مین اب اس قسم کا کوئی خیال باقی تہا لیکن اصل بات یہ ہے کہ وہ بد باطن آدمی جسکے دل مین خود چور رہتا ہے کبھی کسی سے صاف ہو کر نہین ملتے اور ضرور موقع محل کے منتظر رہتے ہین۔ گو ہم ابہی یہ نہین کہتے کہ ایشیس کا یہ ارادہ کہا تک اٹلی کی سلطنت کو نقصان پہونچا سکتا ہے اور کہا تنک نہین مگر ہان یہ تو ضرور کہین گے کہ جب ایکمرتبہ پلیسیڈیا کو ایشیس کے خبث باطن کا اندازہ ہوگیا تہا تو اوس کی احتیاط اور دور اندیشی کے لحاظ سے یہ نہایت ہی بے موقع تہا کہ وہ اوسپر پہر بہی کچھ اعتبار کرے یا اوسکو اپنی سلطنت مین دخیل ہونے دے۔

اوس صحبت مین بجز بے لطفی کے چونکہ کسی قسم کی اور کوئی دلچسپی نہ تہی اور جو تہا تصویر حیرت بیٹہا ہوا تہا اس وجہ سے یہ صحبت بہت ہی جلد برخاست ہوگئی اور یہان سے اوٹھکر دوسرے کمرے مین چلی گئی۔ ایشیس ایوان خاص سے نکلکر ابہی اپنے مکان تک پہونچا تہا۔ سواری چلی جاتی تہی اور سلام کے لئے ہر شخص اپنا سر جہکا رہا تہا کہ ایک شخص نے سامنے بڑہکر بالکل غیر معمولی طریقہ سے سلام کیا جسمین گو ادب کا پہلو زیادہ ملحوظ نہ تہا مگر ہان اوس کے ذریعہ سے ایک خاص قسم کی خصوصیت پیدا ہوتی تہی۔ دیکہنے مین یہ شخص کسی قدر مسن معلوم ہوتا تہا لیکن نہ اس قدر کہ اعضا کی طاقت جوانی کا زمانہ بسر نکل گئی ہو اوسکے سر کے سپید اور سیاہ کہچری بال بتا رہے تہے کہ یہ دنیا کا گرم اور سرد اچہی طرح دیکہے ہوئے ہے اور زمانہ کے انقلابات نے اسکو بڑا تجربہ کار بنا دیا ہے اس کے میلے لباس اور گرد آلود چہرہ سے معلوم ہوتا تہا کہ یہ دنیا کی نرم اور سخت زمینون کو طے کرتا ہوا ابہی کہین سے چلا آتا ہے اور اسی کے ساتھہ اسکا قیافہ بہی بتا رہا ہے کہ یہ یقینا یہ بہت چست اور چالاک آدمی ہوگا ایشیس نے اسکی صورت دیکہتے ہی جسطرح اپنے گہوڑے کی باگ روک لی وہ بظاہر ایشیس سے مدبغ شخص سے کچھہ تعجب ہی نہ تہا بلکہ کسی قدر بدنما بہی معلوم ہوتا تہا مگر خدا جانے کیا بات تہی کہ اسنے بہت توجہ کے ساتھہ اس سے پوچہا "کب آئے؟"

وہی شخص "حضور ابہی چلا آتا ہون"

ایشیس "(بہت شوق کے ساتھہ) کچھہ سراغ لگا؟"

وہی شخص :۔ جی ہان - عرض کرون گا۔

اسکے بعد پھر سواری چلی اور سواری کے ساتھ یہ بھی - سب دیکھنے والے حیران تھے کہ یہ کون شخص ہے جس سے ایشیس نے اسطرح باتین کین - لیکن یہ ایک ایسا راز تہا کہ نوشتہ تقدیر کی طرح اوس وقت نہ کہلتا تھا نہ کہلا - مکان پر پہونچنے کے بعد ایشیس اس شخص کو اپنے ساتھ لئے اپنی نشست کے اوس کمرے مین پہونچا جو اسوقت اسیطرح خالی تہا جسطرح کسی حرمان نصیب عاشق کا دل خوشی سے خالی ہونا چاہئے - ہوا کہان نہین پہونچتی ہے لیکن ایک جگہ سے دوسری جگہ آواز پہونچانے کی ہوا چونکہ خود ہی قوی ذریعہ ہے اس وجہ سے اسکو بھی غماز سمجھ کر وہان سے نکال دیا - دروازے بند کر دئے گئے - اور باتون کا سلسلہ شروع ہوا جس لب اور لہجے اور جس اخفا کے ساتھ یہ باتین کی جاتی تہین وہ بہت ہی اندیشہ ناک تہا اور بدگمانی کے ساتھ ساتھ آنیوالے خیالات بجز حیرانی اور تردید شوق کے اور کوئی خبر کان تک نہین پہونچنے دیتے تہے ایسی حالت مین اس کمرہ کی تہ - ہی سی ہوا ان کے آہستہ آہستہ ہونے والی باتون مین سے کچہ متفرق الفاظ کبہین کبہین سے چرا کر ہمارے کان تک پہونچا دیتی تہی جس نے اسوقت خلا کو بیطرح ثابت ہونے دیا تہ یہ پیدا کر نے اندرایت خلخل پیدا کر دیا تہا اُن الفاظ مین سے جو الفاظ سب سے زیادہ ہماری سمجہ مین آتے ہین وہ جان اور ستھوریا کے نام ہین اور اسی اعتبار سے یہ خیال ہو سکتا ہے کہ اس احتیاط کے ساتھ یہ ہونے والی باتین شاید انہین دونوںکے متعلق بھی ہون - لیکن ہمارے حواس اسوقت درست نہین ہین - ہمارا خیال اس قابل نہین ہو کہ اسپر کبہی اطمینان کیا جاے - ہمارے دل مین جان اور ستھوریا کی محبت ہے جو بے طرح ہمارے دلکو مسل رہی ہے - ہمارے دماغ مین انکا خیال ہے اور خیال کے ساتھ ونکی یاد - انہین کی آواز ہمارے کانون مین بھری ہے - انہین کی صورت ہماری آنکہون کے سامنے پہر رہی ہے اور اس بنا پر جایز ہے کہ اسوقت اون کے نام سننے مین ہمارے کانون کو دہوکا ہوا ہو اور یہ باتین کرنے والے کچہ اور ہی کہ رہے ہون لیکن ان باتون مین یہ کیسا اثر ہے کیا بات ہے کہ اونکو سُنکر ایشیس کے چہرے پر خوشی اور مسرت کے آثار نمودار ہوتے آتے ہین اور اسکا چہرہ بہی اسوقت غیر معمولی مگر ہلکی سرخی کے ساتھ شاش بشاش معلوم ہوتا ہے گو وہ احتیاط کے خیال سے اپنی آواز کو بلند نہین

ہونے دیتا مگر جو جوش مسرت اسوقت اس کے دلمین بہرا ہوا تہا اوس سے تنگ آکر یہ جملے
کبہی کبہی اوسکی زبان سے نکل ہی جاتے ہین "اب کیا ہے اسی ذریعہ سے سب کام بنجائینگے وہ جو ٹھن
لیا ہو کر یاد بہی کرین - اونکا بہی پتہ چلجائے تو پہر لطف دیکھئے - مگر آخر اب جاتے کہان ہین"
یہ وہ بے ربط جملے ہین جو اس کی اول سے آخر تک کی گفتگو مین کہین کہین درمیان سے
سنے گئے لیکن اب اشٹیس کی یہ کیفیت تہی کہ کسیوقت تو اوس کے چہرے پر بے انتہا مسرت
پیدا ہو جاتی تہی اور کبہی اوس کے چہرے کے دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا تہا کہ کسی پیدا ہونے
والے ستوہج اور غرور نے بلائے ناگہانی کیطرح اسکے اس خون کو منہ لگا کر چوس لیا تہا جسکو
جوش مسرت نے اسکے چہرے کی اوس جلد کے نیچے ریسی لہرین لینے کیلئے بہیجدیا تہا جسکو
روم کی آب وہوا کے فیض بخش اثر نے نازک اور زنانی کے ساتہ بہت سپید پیدا کیا ہے مگر
یہ اور تعجب کی بات تہی کہ یہ نیا شخص خدا جانے کیا کہدیتا تہا اور اسکی تقریر مین کیسا اثر تہا کہ
اسکے ایک نقرہ کے کہدینے سے ہی فوراً اشٹیس کے اوس موج مین کمی آجاتی تہی اور مسرت کی
نہ چہپنے والی نشانیان بتا دیتی تہین کہ جو شکل ابہی اسکے ذہن مین آئی تہی وہ آسمان ہوگئی
تہوڑی دیر تک تو ان دونون مین خوب چہنتی رہی اور پہر وہ شخص کچہہ اسطرح رخصت
ہو کر یہان سے چلا گیا کہ گویا کہین دور کا عزم رکہتا ہے - یہان چلتے وقت کا اس کا یہ
آخری جملہ بہت توجہ کے قابل تہا کہ "اب مین جاتا ہون اور وہان سے انکے نکال لانے مین
جو جو تدبیرین مجہ سے ہو سکتی ہین عمل مین لاتا ہون لیکن فوجی مدد اور کمک سے آپ غافل نہ رہین"
اس کے چلے جانے کے بعد تجسس اور کوشش سے اب ہمکو معلوم ہوا کہ یہ شخص انہین لوگون مین سے
تہا جن کو اشٹیس کمبخت نے جان اور ہنوریا کے پتہ لگانے کے لئے بہت مخفی طور پر روانہ کیا ہے
اور اب جو ہم انکے اسیقدر جملون کو ایک دوسرے سے ربط دیتے ہین تو گو کوئی اب بہی
یقینی امر سمجہ مین نہین آتا ہے مگر پہر بہی اشٹیس کی خوشی اور اپنی طبیعت کا انتشار دیکہ
کر جان اور ہنوریا کی نسبت طرح طرح کے بُرے اندیشے ذہن مین آتے ہین اور دل کانپ جاتا ہے
اشٹیس خوش خوش بیٹہا ہوا ہے اور آپ ہی آپ اپنے دل سے یہ باتین ہو رہی ہین "کہ
ہنوریا اگر ملگئی تو پہر جان کا ملنا کیا مشکل ہے جہان وہ ہونگے ہنوریا کی خبر وہان کشان کشان
ہو تک میرے آئیگی یہان آنے ادہر کہان جاسکتے ہین بس اب ہم سے اچہا اور دوسرا ذریعہ
ملکہ اور وہلن ٹہنی ان کے دل خوش کرنے کا نہین ہو سکتا ہے اور شاید یہی ایک ایسا موقع ہو کہ

جس مین اپنے از د لعزیز بڑے بیٹے کے لئے ملکہ کی بڑی پوتی کی درخواست کرون اور وہ اسی خوشی مین میری اس خواہش کو پورا ابھی کرین اگر یہ نسبت اُنھون نے منظور کرلی تو وہ سب تمنائین حاصل ہو جائینگی جو عرصہ سے دلمین تو تہین مگر اب تک انکو ظاہر ہونیکا موقع نہین ملا تہا لیکن ہنوز یا کامل جانا شرط ہے (خود ہی) لیکن یہ شخص بہت ہوشیار ہے اس کے مکر و فریب کے چلتے ہوے تیر کبھی خطا نہین کرسکتے کسی نہ کسی ترکیب سے ضرور کام لائیگا پلیسیڈیا کی کبر سنی نے تو خود ہی اسکو آفتاب لب بام کر دیا ہے آج مری کل دو سرا دن ہے دیلون طنی ان اور اسکی بیوی یوڈوکسیا انکو مے نوشی کی کثرت نے آئے دن کا بیمار بنا رکھا ہے یقیناً بہت جلد انکا بہی خاتمہ ہو جائیگا اور پہر بجز یوڈوکسیا کی بڑی صاحبزادی کے اور کوئی اس تخت و تاج کا مالک معلوم نہین ہوتا اگر انہون نے اس نسبت کو منظور کر لیا تو پہر کیا ہے یہ تخت اپنے ہی قبضہ مین ہے"

ایشیس کی یہ ایک مجذوبانہ بڑ تہی جسکو وہ اس بیخودی کے عالم مین اپنے دل سے کر رہا تہا جو اسکی نئی نئی خواہشوں اور امیدون نے اس کے دل مین پیدا کر دی تہی۔ گو اس کے یہ خیالات بظاہر ایک ایسے آدمی کے خیالات تہے جس کے دماغ مین خلل اور عقل مین فتور آگیا ہو اور ایسا خیال کیا جاتا تہا کہ تہوڑی ہی دیر مین یہ سب خیالات خام اسکے دل سے نکل جائینگے مگر نہین یہ سب خواہشین بہت استقلال کے ساتہ جس طرح اسکے دل پر قبضہ کئے ہوئے تہین کہ کسی طرح اس کے دل سے نہ نکلین اور اب وہ رات دن انہین فکرون مین مشغول ہے۔

چھٹا باب

غیبی مدد

رات دن گردش مین ہین سات آسمان
ہو رہے گا کچھ نہ کچھ گھبرائین کیا

صبح ہے اور مشرق کی طرف سے ابہی ابہی نکلنے والے آفتاب کی سرخی مائل چمک زمین اپنا جلوہ دکہا رہی ہے۔ اس وقت دریا مین کے اس حصے پر عجیب لطف پیدا کر رہی ہین

جو پیرس کے جنوبی طرف سے بہتا ہوا اوس طرف نکل گیا ہے جو زمانہ حال مین آبنائے انگلشیہ کے نام سے نامزد ہے۔ کرنون کا کسی کی شر میلی نگاہون کی طرح جھمک جھمک کر سطح آب پر گرنا لہرونکا کسی مٹے ہوے عاشق کیطرح اونکو اپنی گود مین لینا چلتی ہوئی ہوا کا بگڑ بگڑ کر روکنا۔ اس ہوا کی بیطرح لگاوٹین اور لگاوٹون کے ساتھ دست اندازیان دیکھ دیکھ کر پانی کا مضطربانہ اُچھلنا اور اُنھین ہچکولون کے ساتھ ان کرنون کا تلملاتے ہوئے نکلجانا ہر ذی اختیار اوسی حالت کو یاد دلائے دیتا ہے کہ کوئی حسین کسی اپنے چاہنے والے کے آغوش سے مچلکر نکلگیا ہو۔ جنوبی ساحل کیطرف دور دور تک ریگستانی میدان ہے جسمین ریگ کے ذرّے اسوقت بڑے لطف کے ساتھ چمک رہے ہین۔ شمالی ساحل کیطرف پیرس کے عالیشان اور بلند عمارتون کے اونچے اونچے مینار اور سپید سپید منڈیرین نظر آتی ہین۔ غربی سمت مین جنگل کا سلسلہ ہے جو جنوباً شمالاً پھیلتا چلا گیا ہے اور آفتاب کی وہی کرنین جنمین اب سرخی کی جگہ ہلکی ہلکی زردی باقی رہ گئی ہے اس جنگل کے درختون کے ہرے ہرے پتون تک پہونچ کر عجیب کاہی رنگت مین کچھ اور ہی لطف پیدا کر رہی ہین جنگل پھول رہا ہے اور پھولونکی طرح طرح کی خوشبوئین اسوقت کی چلنے والی نسیم سحر لئے ہوئے بڑی آزادی کیساتھ چارونطرف پھیلا رہی ہین یہ وقت ہو۔ یہ مقام۔ یہ سمان اور جنوبی ساحل کیطرف سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شخص اس طرف آرہا ہے۔ کون ہے؟ کوئی گھوڑے پر سوار معلوم ہوتا ہے لیکن کچھ اسطرح گھوڑے پر بیٹھا ہوا ہے کہ گویا کسی بات کی اسکو اسوقت خبر ہی نہین۔ یہ آنے والا سوار اس طرف آتے آتے ساحل کے پاس پہونچکر بہت جلدی کے ساتھ اپنے گھوڑے پر سے اوتر پڑتا ہے پیار سے اپنے گھوڑے کی گردن پر تھپکیان دیتا ہے اور پھر اوسکو پانی پلا کر اپنے ہاتھ منہ دہونے مین مشغول ہوتا ہے۔ گو جسم کے لحاظ سے یہ خیال ہو سکتا تھا کہ ابھی اسنے کچھ کہایا پیا نہ ہوگا اور اوسکے جسم کی وہ عارضی گرمی بھی جو قطع مسافت نے اُسکے اعضا مین پیدا کر دی تھی رہی باقی ہوگی۔ مگر ایسی حالت مین نہار منہ پانی پینے کی مضرتون پر اسکی جلدی اور پیاس نے مطلق اسکے خیال کو اس طرف نہین جانے دیا اور پانی پینے کے بعد وہ دریا کے ایک اونچی کگار پر چپ بیٹھ گیا۔ دونون ہاتھون سے سر تھام لیا اور پانون نیچے لٹکا دئے اسکے چہرے کی جمی ہوئی گرد اور غیر معمولی سیاہی کے غالب آجانے نے گو اوس کے بشرے کو بالکل بدل دیا ہے مگر کچھ ہو ہمنے اسکو پہچان لیا ہے اور اچھی طرح سے پہچان لیا۔ یہ ہمارے دوست

کا رفیق میکسمس ہے ۔ اپنی انگریز یہاں کہاں؟ یہ تو ہنوریا کی ہمراہی میں تھا کیا — کیا ہنوریا کے مقدر نے اُس بھی اُسکو جدا کر دیا؟ آہ ۔ اب تو کچھ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے بیشک جدا کر دیا ورنہ یہ اسطرح تنہا کیوں مارا مارا پھرتا اور اگر یہ سمجھیں کہ اس کا یہاں اسطرح پہنچنا اتفاقی طور پر پیدا ہوگا تو گو یہ بات ہمارے اضطراب دل کے لئے کوئی مفید چیز معلوم نہیں ہوتی مگر خیر آتے ہیں اسکے پاس تو چلیں شاید کوئی بات معلوم ہی ہو جائے ۔ دریا کا وہ صاف اور شفاف پانی جس میں پانی کی زیادتی نے ایک قسم کی ہلکی ہلکی نیلاہٹ پیدا کر دی ہے ہوا کے تھپیڑوں سے بڑے لطف کے ساتھ اسکی آنکھوں کے سامنے بہہ رہا ہے مگر یہ اپنے خیالات میں کچھ ایسا ڈوبا ہوا ہے کہ آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا ۔ یہ ہے اور اس کا منتشر خیال ۔ گھبراہٹ کے ساتھ ہر طرف ذہن جاتا ہے اور مایوس پھر آتا ہے ٹھنڈی ٹھنڈی سانسیں لیجاتی ہیں اور پھر اسطرح اپنے دل سے باتیں کرتے ہیں ۔ "اور کیا کیا کروں کہاں جاؤں ساری دنیا کی تو خاک چھان آیا ۔ مگر نہ وہی حضرت ملتے ہیں اور نہ کہیں شاہزادی صاحبہ کا پتہ چلتا ہے ۔ کس طرف اب میں جان چھپی ہے کچھ نہیں معلوم شاہزادہ صاحب کو کون اسطرح دفعتہً لیگیا جس اتنی ہی دیر میں میں لڑائی کی کیفیت دیکھنے لگا اور ادھر وہ غائب کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ کدھر گئیں "

اپنی نائن کے عین ڈیرے پر تو لڑائی ہی ہو رہی تھی ۔ بھلا اسطرف سے کون آسکتا تھا؟ جنوب کیطرف دریا تھا ۔ شمال کیطرف پہاڑ تھا اور آپس کے اسطرف کوئی انکا حریف ذہن میں نہیں آتا اور حریف سہی تو اسوقت کسی کو اُنکے وہاں آنے کی خبر ہی کیا تھی جو گھات میں وقت کا منتظر ہی بیٹھا ہوتا اُنکی تلاش اور جستجو میں بجز اسکے اور تو کچھ حاصل نہیں ہوا کہ جان ہی ہاتھ سے گئے ۔ یا ۔ افسوس! خدا جانے خراب خستہ وہ کہاں پھرتے ہونگے اور کس حال میں ہونگے ۔ پرشیا کیطرف کچھ کچھ اُنکے جانیکا قصد معلوم ہوتا تھا وہاں نہ ملے ۔ اب اس طرف آیا ہوں دیکھئے یہاں بھی ملتے ہیں کہ نہیں ۔ عجب نہیں جو انکا گھبرایا ہوا خیال کشاں کشاں اُن کو اٹلی لیگیا ہو (ٹھنڈی سانس بھرکر) خدانخواستہ اگر ایسا ہوا تو بڑا ہی غضب ہے ۔ وہاں پہنچکر پھر اُنکی جان کا خدا ہی حافظ ہے "

یہ باتیں کرتے ہی کرتے اُسکے دل کا اضطراب بڑھا ۔ آسمان کیطرف منہ اُٹھا کر دو چار ٹھنڈی ٹھنڈی سانسیں لیں اور پھر سر جھکا کر کچھ ایسے سناٹے میں آگیا ۔ جسنے دیر تک اُسکو ایک قسم کی بیخودی میں مبتلا رکھا ۔ میکسمس کی بابت اب تک ہمارا یہ خیال تھا کہ وہ شاہزادی ہنوریا کے ساتھ ہے اور یہی یک ایسا خیال تھا کہ جسکی وجہ سے ہمکو اس امر کی کچھ کچھ امید ہو سکتی تھی کہ اگر ہنوریا اب تک صحیح سلامت ہے اور وہ اپنے لیجانیوالوں کے پنجہ ظلم سے رہا ہو سکتی ہے تو میکسمس اپنے امکان بھر اُسکی رہائی میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھے گا اور شاید وہ

کامیاب بھی ہو جاے مگر آہ! آج یہ امید بھی جان کی تمناؤں کی طرح ہمارے دل سے گئی اور اس طرح گئی کہ اب پھر آنے کی امید بھی نہین۔ اب پیارے ہتھیو! تیرا خدا ہی حافظ ہے۔ آلکٹ ہان مارا گیا۔ جان سے اسطرح مفارقت ہوئی اور میکسمس کا چچا اب سب تیرے پاس کون آئے۔ تھیو اور ایک بی نہرون صحرا مین اور لاکھون دشمن کوئی مرد کی صورت نہین۔ دو عورتین اور عورتین بھی وہ جن کا دل قابو مین نہین کیا ہو سکتا ہے! آہ جس جگہ ہو گی اب وہان سے تیری طرح تیری خبر بھی نہ نکل سکیگی۔

میکسمس ابتک اسی طرح چپ بیٹھا تھا۔ دریا کی لہرین لہرون مین کرنین ادہر ادہر کو دتی کا عکس پانی سے اٹھ اٹھ کر جھلملاتا ہوا اس کے سامنے سے دریا کے کنارے پر گر رہا تھا مگر یہ بینظیر پان ہرگز ایسی نہ تھین کہ میکسمس کی آنکھون پر کچھ بھی اپنا اثر کرتین اور وہ آنکھ اٹھا کر ذرا بھی اُنکی طرف دیکھتا۔ اسکی آنکھون کے سامنے حسرت اور افسوس کے لق و دق صحرا تھے جن مین اسکی نظر بھٹکتی ہوئی پھر رہی تھی اور اس کا سر اُسی طرح جھکا ہوا تھا جسطرح انتہائی درجے کے مغموم آدمی کا جھکا ہونا چاہیے کہ یکبارگی کچھ آہٹ پیدا ہوئی یہ آہٹ چند آدمیون کے آنے کی تھی جو گھوڑون پر سوار تھے اور یہ سب شمال کیطرف سے بہت آہستہ آہستہ اپنے گھوڑون کو اسی طرف لئے آتے تھے۔ گو انکے آنیکی آہٹ نے میکسمس کی نظر کو بے اختیار ایک مرتبہ انکی طرف اٹھا ہی دیا مگر یہ اپنے خیالات مین اس وقت کچھ ایسا اُلجھا ہوا تھا کہ اس نے پھر فوراً جھکا لیا۔ ان آنے والونکی تعداد تخمیناً سو آدمیون کے قریب تھی جو بالکل مسلح تھے اور فرانس کا فوجی لباس اُنکے زیب تن تھا۔ ان سب کے آگے آگے ایک معزز شخص کا گھوڑا تھا جس کے سر پر شاہی تاج دھوپ مین جگمگا رہا تھا اور اسکا آہستہ آہستہ گھوڑے کو لے چلنا یہ ظاہر کر رہا تھا کہ شاہ صبح کی وہی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کھانے کے لئے یہ اس وقت گھر سے نکلا ہے جسکو ساری دنیا والے دل سے زیادہ عزیز رکھتے ہین مگر افسوس ہمارے ہندوستان مین اسکی قدر نہین۔ وہ اسیطرح آہستہ آہستہ اپنے گھوڑے کو اسطرف لئے آتا ہی اسکی آنکھین دریا کا لطف اٹھا رہی تھین کہ یکبارگی اسکی نظر میکسمس پر پڑی میکسمس کی وضع چونکہ اہل فرانس سے بالکل ملتی ہوئی نہ تھی اس وجہ سے اسکو اپنے سوارونسے مخاطب ہوکر میکسمس کی بابت کچھ پوچھنا پڑا لیکن اس وقت تک ہمارے دوست کے رفیق سے چونکہ کوئی واقف نہ تھا اسوجہ سے سب نے اپنی لاعلمی بیان کی اور فوراً ایک سوار میکسمس کیطرف اس لئے بھیجا گیا کہ وہ اُس کا حال دریافت کرے گو ان لوگوں مین اور میکسمس مین اب ساٹھ ستر قدم سے زیادہ فاصلہ نہ تھا لیکن میکسمس دریاے فکر مین اسوقت کچھ ایسے غوطے کھا رہا تھا کہ اسکو اسوقت تک ان لوگونکی طرف توجہ نہ ہوئی جبتک اسطرف سے

[illegible] نہیں کر سکا میکسمس ایک گاؤن میں [illegible]
[illegible] جانے والے سوار کے قریب پہنچکر فرنچ زبان میں [illegible]

تم کون ہو؟" میکسمس نے جواب میں میکسمس نے اپنی زبان میں کہا "ہم کچھ نہیں سمجھے"
اب عجیب لطف ہی جو یہ کہتا ہی اُس کو وہ نہیں سمجھا اور جو وہ کہتا ہی اُسکو یہ نہین سمجھتا آپسمین
زق زق بق بق ہو رہی ہی اور ایک دوسرے کا مطلب نہین سمجھتا بالآخر فرانسیسی سوار نے اشارے
سے اس کہا "تم وہان تک چلو" اور یہ اسکے ساتھ ساتھ ہو لیا۔

میکسمس اب اپنے گھوڑے پر سوار اس طرف جا رہا ہی اور دل مین کہتا جاتا ہی "یہ معلوم نہین
یہ کون شخص ہین۔ مجھکو کس لئے بلایا ہی اور میرے ساتھ کیا سلوک کرینگے۔ لباس تو فرانسیسیون
کا ایسا معلوم ہوتا ہی عجب نہین جو یہ پہننے والے بھی وہین کے ہون اور خدا جانے یہ کون شخص ہی جس کا
گھوڑا سب کے آگے آگے ہی! وضع سے تو کوئی ذرا معزز شخص معلوم ہوتا ہی۔ سر پر تاج بھی ہی۔ کیا عجب ہی
کہ یہان کا بادشاہ ہی ہو یا اس کا کوئی عزیز۔ یہ کمبخت سوار کیسیطرح میری زبان ہی نہین سمجھتا ورنہ
جان کا حال اس سے پوچھتا شاید کچھ اسی کو معلوم ہوتا مگر اسکا الزام اسپر کیا ہی یہ خطا تو اپنی ہی کہ فرنچ
زبان سے واقفیت نہین۔ بیشک انسان کیلئے یہ بہت ضروری بات ہی کہ مختلف بانون سے واقف ہو۔
علی الخصوص ایک ایسے شخص کے لئے جسکو دور دراز سفرون کی اکثر ضرورت پیش آتی ہی"

مختلف زبانونکے نہ سیکھنے سے جو نتائج پیدا ہوتے ہین اُس کے اعتبار سے ہم اسوقت یہ تو نہین
بتا سکتے کہ فرنچ زبان کا نجاننا اسوقت میکسمس کے حق مین کہان تک مفید اور مضر ہوا اُسکے حق مین
تو اتفاق سے مفید ہی ہوا لیکن ہان ہم اُن متعصب لوگونکو جو غیر قومونکی زبان سیکھنے کے مخالف ہین
یہ ضرور دکھانا چاہتے ہین کہ میکسمس کے لئے فرنچ سے واقف ہونے کی اسوقت کسدرجہ ضرورت تھی۔

میکسمس اسی فکر مین غلطان پیچان چلا جاتا تھا کہ یہ کون لوگ ہین اور وہ معزز شخص کون۔ اکدرمیان
کا فاصلہ ختم ہو گیا اور اب یہ اُس شخص کے روبرو کھڑا ہی جس کے رعب اور ہیبت نے اسوقت اسکے دل
دل مین ایک اختلاجی کیفیت پیدا کر دی ہی اس معزز شخص نے اسکو سر سے پاؤن تک ایکبار دیکھ کر اُسی سوار
سے اسکا حال پوچھا جو اُسکے پاس پہلے بھیجا گیا تھا لیکن جب معلوم ہوا کہ اسکی زبان کسی کی سمجھ مین نہین
آتی تو اُس نے خود ہی اپنی فرنچ زبان مین میکسمس سے پوچھا "تم کون ہو اور کس ملک کے رہنے والے ہو"

میکسمس (لیٹن زبان مین) "میرا ناقص علم اس زبان کے جاننے سے عاجز ہی اور اس وجہ سے
مین کچھ نہین سمجھ سکتا کہ آپ نے کیا فرمایا اور مجھکو اسکے جواب مین کیا کہنا چاہیئے"

اسکو اس کی خطاؤن کی سزا ضرور دینی تھی۔ افسوس!!

بلیسیڈیا۔ ہان بیشک اوسکی خطائین ضرور اسی قابل تھین اور خداوند مسیح نے چاہا تو اوس کی حرکتون کی اُسکو ضرور سزا بھی ملیگی لیکن افسوس ہے اب تو وہ ضرور ہاتھ سے نکلگئی افسوس ہاے کل ہماری بیقاعدہ مینوشی نے ہمارے خیال کو مطلق اس طرف نہین جانے دیا کہ آج کا کام کل پر چھوڑنا احتیاط اور عقلمندی سے کوسون غیبن منزلون دور ہے۔ اس کے باب مین جو ہمکو کرنا تھا وہ کل ہی کر لینا چاہیے تھا اور کسی طرح اس امر کا موقع دینا ہی زیبا نہ تھا کہ وہ اس طرح نکل جاے بیشک گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہین۔ افسوس!! افسوس!! ہاے ہماری عقل کو کیا ہو گیا تھا شراب کے نشہ نے اپنے بیخود کر دینے والے اثر سے ہماری آنکھون کے سامنے غفلت کے ایسے پردے ڈالدیے تھے کہ ہمکو کچھ نہین سوجھا اور ہمارے ساتھ اور سب لوگ بھی ایسے اندھے ہو گئے تھے کہ اوسکی حفاظت بھی اچھی طرح نہ کی بیشک وہ سرخ سرخ شہابی رنگ کی مست اور متوالی کر دینے والی چیز بہت ہی بُری چیز ہے اسکو پی اور پلا کے سارے کام اوسیطرح خراب ہو جاتے ہین جسطرح اسکے پینے والے کا دل۔ دماغ اور جگر اس کے پینے سے خراب ہو جاتا ہے اسکو پھر کچھ نہین سوجھتا اور اس کی وہی حالت ہو جاتی ہے جو ایک مجنون یا دودھ پینے والے بچہ کی ہونی چاہیئے ہو

ایشیمس۔ جی ہان حضور بہت صحیح فرماتی ہین شراب کمبخت ایسی ہی بری چیز ہے اور یہی وجہ ہے کہ قریب قریب دنیا کے ہر ملت و مشرب مین ناپاک اور حرام سمجھی گئی ہے اور قریب سب کے پیشوا اور مقتدا لوگ اس سے اجتناب ہی کرتے آئے ہین دیکھیے ہمارے پاک مذہب کے واجب التعظیم بشپ اور پادری بھی دختِ رز کی قربت کیسی حرام سمجھتے ہین لیکن اسکا شوخ رنگ اسکی مزا دیجانے والی مستی اور مستی مین بیخودی یہی کچھ ایسی غضب کی باتین ہین کہ انسان اسکی صورت دیکھتے ہی دیکھتے بالکل بے اختیار ہو جاتا ہے اور خاص اس معاملے مین اسوقت جو خرابی واقع ہو گئی اس کی بڑی وجہ یہی چیز تھی مگر خیر اب تو جو کچھ ہو گیا سو ہو گیا اسپر افسوس کرنے سے کوئی فایدہ نہین اب اگر ہمارے اختیار مین کوئی امر باقی ہے تو وہ یہی کہ اوسکی تلاش اور جستجو مین کوشش کیجاے

بلیسیڈیا۔ ہان ٹھیک ہے۔ اب کوشش بیکار کچھ نہین ہو سکتا محض فضول ہے خدا جانے اب وہ کہان سے کہان ہو رہے ہون گے اور کس طرف گئے ہون۔

ایشیمس۔ کچھ اندیشے کی بات نہین۔ کہان جائین گے آپ منتشر نہ ہون سب جلد معلوم ہو جاے گا۔ وہ گیا وقت نہین ہین جو نہ ملین۔

وہی معزز شخص (اپنے دل سے) "ہون یہ معلوم ہوا - رومی شخص ہے - فرنچ نہین جانتا - اسکی لیٹن زبان ہی (اسی کی زبان مین اس سے گفتگو کرنا چاہیئے (میکسمس سے کہتے ہین)
کیا تم روم کے رہنے والے ہو؟"

میکسمس "جی نہین میرا وطن افریقہ ہی مگر میری عمر کا بہت بڑا حصہ جس مقام پر گزرا وہ روم ہی کی سرزمین ہے"

وہی شخص "تمھارا نام - اور یہان تمھارا اسطرح آنا ہوا"

میکسمس "جناب اس گمنام کو میکسمس کہتے ہین (ایک ٹھنڈی سانس لیکر) کیا عرض کرون یہان کس طرح آنا ہوا - بس یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ آب و دانہ کی کشش لے آئی"

یہ عام قاعدہ ہی کہ جب کوئی کسیکی تلاش مین حیران و سرگردان پھرتے پھرتے بہت بڑی کوشش کے بعد کسی ایسے مقام پر پہنچتا ہی جہان اسکی امید بہت ملائے دیدیگر اسکو دیکھی ہو تو وہان پہنچکر سب سے پہلے اسکو یہی فکر ہوتی ہی کہ کسیطرح جلدی یہ معلوم ہو جائے کہ جسکے لئے مین نے یہ سب مصیبتین اٹھائی ہین وہ یہان ہی بھی کہ نہین میکسمس کو اسکے دل نے بے اختیار فوراً اس امر پر مجبور کر دیا کہ وہ جان کی نسبت اس سے سوال کرے - اس نے پھر اپنی گفتگو کا سلسلہ اس طرح شروع کیا "میرا خیال ہی کہ شاید آپ پیرس کے خاص عمائد مین سے ہون گے اگر میرا خیال صحیح ہو تو مین اس امر کی اجازت چاہتا ہون کہ کچھ آپ سے دریافت کرون"

وہی شخص "(بے پروائی کے ساتھ) پوچھو کیا پوچھنا ہے"

میکسمس "مین اٹلی کے سپہ سالار مسٹر جان کی تلاش مین یہان تک آیا ہون - اگر آپنے یہان اُن کے آنیکی بابت کوئی خبر سنی ہو تو مہربانی فرما کر مجھکو بھی مطلع فرمایئے مین آپکا نہایت مشکور ہونگا"

وہی شخص "کون مسٹر جان؟ بانی فیس گورنر افریقہ کے صاحبزادے؟"

میکسمس "جی ہان - جی ہان - وہی وہی" اور فوراً اس کے چہرہ پر کچھ خوشی کی نشانیان ظاہر ہوئین اور گویا اسکے دل نے اس کو کچھ آسرا دلاکر اس امر کا کچھ کچھ امید دلا دیا کہ جان یہان ہی اور یہ معزز شخص اس سے واقف بھی ہی مگر آہ یہ ایک ایسی خوشی تھی جسکو دنیا کے انقلابات مین اُسی طرح قیام نہ تھا جس طرح اس سے پہلے ہنوریا سے ملنے کی جان کو دو دن کے لیے خوشی ہو گئی تھی میکسمس بہت خوشی کے ساتھ اس امر کے انتظار ہی مین تھا کہ دیکھین اب یہ شخص جان کی نسبت کیا خوشخبری سناتا ہی کہ پھر اُسی معزز شخص کے جو منھ سے ہلے اور اُسکی زبان نے یہ جملہ ادا کیا "نہین - وہ یہان نہین آئے اور اگر آئے بھی ہون تو ہمارے

قلم میں نہیں کیوں۔ کیا وہ اُٹلی میں نہیں ہیں؟"

یہ سُنتے ہی میکسس کا چہرہ فق ہوگیا۔ سناٹا گذر گیا۔ اسکی آنکھیں بند ہوگئیں اور اسی حال میں اُس نے دیکھا کہ ابھی دم بھر کی آئی ہوئی سترہ برس کی بے رحمی کے ساتھ اسکے ٹکڑے ٹکڑے کیے دیتی ہے۔ اُس نے یہاں کے آنے میں جسقدر تکلیفیں اُٹھائی تھیں وہ سب اسوقت اسکو خاک میں ملتی ہوئی معلوم ہوئیں۔ اس کا دل ٹوٹ گیا ہمت پست ہوگئی۔ حوصلے شست ہوگئے اور اُس نے اسطرح اپنے دل سے کہا یہاں کا بڑا آسرا تھا۔ مجھے یہاں بھی مطلع صاف نہیں وہی زمین وہی آسمان اور وہی آسمانی دل کھانے والی گردشیں۔ اب کیا امید کرنی چاہئے کچھ نہیں۔ مگر نہیں اسطرح قطع امید نہیں کرنی چاہیے جائز ہو کہ مجھے یہاں آپکی انکو خبر نہو۔ بجلال ایک شخص کے قدم پر بوسہ دینا چاہیے کیونکہ شخص جہان کا واقف معلوم ہوتا ہے (اسی شخص سے مخاطب ہوکر) کیا آپ کو اُن سے ملاقات ہے؟"

وہی شخص "نہیں۔ ملاقات تو نہیں ہے مگر ہاں جانتا ضرور ہوں"

میکسس "جناب کا اسم مبارک؟"

وہی شخص "اس سے آپ کو کیا مطلب اور ایسی ابھی جلدی کیا پڑی ہے معلوم ہو جائیگا"

میکسس "نہیں مجکو اُن حضرات سے ضرور واقف ہونا چاہیے جنکو یہاں کچھ بھی تعارف ہو اور اُس کے علاوہ اب میں دیکھتا ہوں کہ آپکی شان و شوکت۔ آپ کی عظمت اور جلال نے اب میرے دل میں طرح طرح کا رعب پیدا کرنا شروع کیا ہے اور ساعت بساعت مجکو اس کا خوف ہوتا جاتا ہے کہ کہاں لاعلمی کیوجہ سے کہیں ایسا نہو کہ کوئی کلمہ آپکے مرتبے اور شان کے خلاف میری زبان سے نکل جائے اور پھر اُسکی ندامت ہمیشہ کیلئے شرمندہ بناکر میری آنکھیں بھی آپکے سامنے نہ ہونے دے"

وہی شخص (مسکرا کر) "گو اب آپکی لاعلمی کا لطف جاتا ہے مگر خبر بتلائے دیتا ہوں میرا نام میروویس ہے جو پینلک فرانس کا بادشاہ اور اُس باپ کا بیٹا ہے جو اپنے بالوں کی خوبصورتی کیوجہ سے ہمیشہ تعریف کی دنیا میں یادگار بلکہ ضرب المثل رہیگا۔"

میروویس کا نام سنتے ہی میکسس کانپ گیا۔ ندامت سے آنکھیں نیچی کرلیں خوف سے سر جھک گیا جس کو گھوڑے کی گردن تک پہنچکر اس تعظیمی سجدہ کو بھی ادا کر دیا جسکا ادا کرنا اُس زمانہ میں سلاطین کے سامنے ایک بات فخر کی امر سمجھا جاتا تھا۔ میکسس فی الفور گھوڑے سے اُتر پڑا سلطانی رکاب کو بوسہ دیا اور ہاتھ جوڑکر اسطرح عرض کرنے لگا۔ "مجھ سے بڑی غلطی ہوئی میری لاعلمی نے مجھکو ایسا بڑا دھوکا دیا کہ جسکی تلافی شاید مجھ سے کبھی نہیں ہو سکتی اور اسکی پاداش میں سخت سے سخت سزا میرے لئے تجویز کیجائے میں اُسکا مستحق ہوں۔" بادشاہ کا خوف اس قسم کی باتیں کرنے پر تو میکسس کو مجبور کر رہا تھا مگر اب اسکو جان کے بچانے کی نسبت بالکل یقین آگیا تھا۔ اسکا دل اسکے قابو میں نہ تھا اور اُسکی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو

ٹ لوڈوِگ نام تھا جو ۸۴۳ء میں تخت نشین ہوا اور ۸۷۶ء میں فوت ہوا۔

جان کے نہ ملنے کی وجہ سے بہت بیاختیاری کے ساتھ اسکے چہرے پر برس رہے تھے ہیئروییس کو اپنی عمر کا یقین چلا رہے تھے کہ اسی بے ادبی کی ندامت اسکو اسطرح آشا تمہ آنسو بوا رہی ہی ہیئرو ییس نے جلد ہی اسکا جھکا ہوا سر اپنے ہاتھ سے اُٹھایا اور اُسکی تشفی فرمائی عنایت آمیز گفتگو میں اُس کے رونے کا تار توڑ کر اسکو اس امر کی اجازت دی کہ وہ پھر اپنے گھوڑے پر سوار ہو۔

چونکہ اب آفتاب اونچا ہو گیا تھا اور دھوپ میں کسیقدر حدت بھی آچلی تھی اسوجہ سے بادشاہ نے اپنے گھوڑے کی باگ ایوان سلطنت کیطرف پھیر دی اور اُسی کے ساتھ ساتھ میکسس بھی ساتھ ساتھ مگر کچھ پیچھے ہٹا ہوا چلا جاتا تھا چہرے سے ناکامیابی کا بڑھا ہوا رنج عیان تھا۔ اُداسی چھائی ہوئی تھی اور بالکل چپ چپ تھا کہ ہیئروییس اُس سے متوجہ ہو کر کہا "آپ سے اور مسٹر جان سے کیا تعلق ہے"

میکسس "حضور میں اُنکا ایک ادنی درجہ کا خادم ہوں مجھ سے تعلق کیا مگر ہاں اُنکی عنایتیں میرے حال پر بہت تھیں جو مجھکو اب یاد آکر اُنکی تلاش اور جستجو کیلیے اسطرح حیران اور پریشان جا بجا لیے پھرتی ہیں"

ہیئروییس "(حیرت سے) تو کیا اب اُنکا کہیں پتہ نہیں! بالکل مفقود الخبر ہیں! آخر گئے کہاں؟"

میکسس "جناب عالی - وہ تو سلطنت اٹلی سے کنارہ کش ہو کر اسی سلطنت کیسایہ میں پناہ لینے آتے تھے کہ جیوا کے میدان میں ایطالیہ کی فوج نے ان کو گھیر لیا - لڑائی ہوئی اور گو جان کی فتح بھی ہوئی مگر پھر وہاں سے یہ حال نہ معلوم ہوا کہ وہ کیا ہوئے اور کہاں گئے"

ہیئروییس "فتح حاصل ہونیکے بعد اسطرح دفعتاً اُنکا غائب ہو جانا ایک بہت تعجب خیز واقعہ ہے اور اُس سے زیادہ ایطالیہ سے اُنکی کنارہ کشی اور کنارہ کشی کے بعد پھر سلطنت اٹلی کی فوج کشی"

میکسس "بیشک خداوند عالی کا تعجب بجا ہے لیکن اسکی ایک خاص وجہ ہے جسکو کسی وقت میں تنہائی میں عرض کرونگا مگر ہاں مفقود الخبر ہو جانا یہ خبر ایک ایسی حیرت انگیز بات ہے کہ روح القدس ہی اس حیرت کو دفع کرے تو شاید دفع ہو ورنہ یوں تو امید نہیں" اور اس قدر کہنے کے بعد میکسس خاموش ہو گیا جسکا سبب کچھ تو اسکا وہی افسوسناک جملہ تھا جسکو اسنے ابھی ختم کیا تھا اور اسکا دل ہلنے والا اثر ابھی باقی تھا اور کچھ اسکا باعث یہ تھا کہ وہ جان کے واقعی حالات کے بیان کرنے اور نہ کرنے میں اپنے دل سے مشورہ کر رہا تھا مختلف خیالات اسکے ذہن میں آ رہے تھے اور وہ انہیں میں اُلجھا ہوا تھا کہ ہیئروییس نے پھر کہا "میرے ہاتھ تمکے سوا اور تین سے کوئی اُنکا نہیں جانتا؟ تم حال بیان کیوں نہیں کرتے"

اب ہیئروییس کے اسقدر اصرار کرنے کے بعد میکسس کو اس امر کا موقع نہ تھا کہ وہ اس تذکرے کو کسی دوسرے وقت پر اُٹھا رکھتا یا ایک رازداری کی عمدہ صفت سے موصوف ہونیکے لیے اب اُس ہمدردی اور

موقع کو بھی اپنے ہاتھ سے کھو دیتا جس کی اُمید بعض بعض اوقات ایسے نازک وقت میں میٹرویس
کی طرف سے معلوم ہوتی تھی میکسس نے پہلے بہت مختصر طور پر شاہزادی ہنوریا اور جان کے حُسن اور عشق کے
جذبات اور دونوں کے پُر درد حالات بیان کئے اور اسکے بعد کہا کہ جب شاہزادی صاحبہ کے ہمراہ میں آلپس کے
مغرب کی طرف پہنچ گیا تو جان نے مجھکو شاہزادی صاحبہ کے پاس سے علیحدہ ہونے کی سخت ممانعت کر دی تھی اور خود
میرا دل بھی نہیں چاہتا تھا مگر جناب شاہزادی صاحبہ کے اصرار نے بالآخر مجھکو اس امر پر مجبور کر دیا کہ میں اس
لڑائی کی کیفیت دیکھکر جنگ کے آخری نتیجہ اور جان کی صحت و سلامتی کی خبر انکو پہنچاؤں جسکے لئے مجھکو آلپس کے
مشرق میں تیرہ میل جاکر چھپنا پڑا گو اسقدر فاصلہ سے اس لڑائی کی پوری کیفیت نظر نہیں آتی تھی مگر تاہم
اسقدر معلوم ہوتا تھا کہ دونوں فوجوں کی قوت کا وقتاً فوقتاً اندازہ کر سکتا ایک گھنٹہ تک یہ لڑائی رہی اور
اسکے بعد جب میں نے دیکھا کہ جنگ کے میدان سے اٹلی کی فوج کے قدم اُکھڑ گئے اور فتح ہمارے نصیب ہوئی تو میں یہ
خوشخبری سنانے کیلئے بہت خوش خوش شاہزادی صاحبہ کی طرف پھرا مگر اب جو آکر دیکھتا ہوں تو نہ شاہزادی صاحبہ ہیں نہ انکی
پیشخدمت ولی۔ دیر تک انکا کہیں پتہ ہی نہ تھا مجھکو اس امر کا یقین دلانے کیلئے کہ کوئی دشمن اپنا کام کر گیا ہی یا انکا
خواجہ سرا قتل کیا ہوا پڑا ہے حضور کیا عرض کروں اسوقت میری کیا حالت ہو گئی تھی آہ دنیا میری آنکھوں کے سامنے تاریک
ہو گئی تھی مجھکو کچھ نظر نہیں آتا تھا بالکل تاریکی میں اگر جا بجا کوئی چیز نظر آتی تھی تو وہ ہی لہو کا دینے کیلئے شاہزادی صاحبہ
کی خیالی صورت تھی۔ چاروں طرف دیر تک ڈھونڈا آیا مگر کچھ سراغ نہ ملا۔ بالآخر تین رات دن کے بعد پھر آلپس پہنچا مگر
شاہزادی صاحبہ کو وہاں نہ پاکر جان کو بھلا کسطرح صبر آسکتا تھا خدا جانے کسطرف تلاش میں نکل گئے کہ اُس وقت سے اب تک نہ وہ
اُنکے ساتھ کا کوئی آدمی اور نہ کہیں شاہزادی صاحبہ کا پتہ لگا۔ یہانتک بڑا آسرا تھا لیکن قسمت کی ہر گردش ہمارے ساتھ ساتھ تھی
اُدھر ہی آسمان یہاں بھی تھا جو اسیطرح ساری دنیا میں مجھکو لئے لئے پھرا"
میکسس یہ باتیں کر رہا تھا اور اُسکی آنکھوں میں ڈبڈبائے ہوئے آنسو میٹرویس کو اس امر کا یقین دلا رہے تھے کہ اسکو
"جان" کے ساتھ دلی خلوص ہے اور اسکے ملنے کا رنج بھی بہت ہے جان کی حرمان نصیبی اور مجبوریوں نے میکسس کی
زبان پر آکر اس اعتبار سے کہ وہ ایک خود مختار بادشاہ کے پہلو میں تھا حسینوں کی نازک مزاجی سے بدرجہا زیادہ اثر کرنا
چاہیئے۔ اس نے بہت دیر تک جان کے حال پر افسوس کیا اور بہت جوش کے ساتھ اس امر کو ظاہر کیا کہ اگر
یقینی طور پر یہ معلوم ہو جاتا کہ میری متحدہ سلطنت کے اندر ظلم جان پر گورنمنٹ اٹلی کے ناپاک ہاتھوں سے ہوا
ہے تو میں اُس کے سارے مظالم کو اچھی طرح اُسکا مزا بھی چکھا دیتا "یہ جان" ہماری سلطنت کے اندر داخل
ہو کر بیشک ہمارے مہمان تھے اور ضرور اس طرف کئی بار انکی خواہش بھی کی گئی تھی۔
میٹرویس کی یہ عنایت فقط اُسی وقت کے لئے مخصوص نہ تھی بلکہ اسکی خلقتی رحمدلی نے اُسکو جان کا بہت

پہنچا جایا تھا اور حقیقت میں ستم زدہ عشاق کی مصیبت کا ہونا بھی کچھ قابل ہے کہ اوپر لوگ رحم کرین۔ ساحر نے اپنے کافخانہ ودشاپر شیکسپیر کو بہت تسلی اور تشفی کے ساتھ اپنے پاس جگہ دی اور اطراف و جوانب میں چارو طرف جاسوس اور مخبر اس غرض سے روانہ کئے کہ وہ شاہزادی ہنرمیا کا سراغ اور جان بہار کا پتہ لگائین۔ اگر سچ پوچھئے تو ایسی بیکسی کی وقت شیکسپیر کی اس قدر ہمدردی بہت کچھ تھی لیکن حق یہ ہے کہ وہ ہمارے دوست کا سچا اور دلی خادم تھا اُس کے درد دل کے لیے یہ بھی ایسی کافی دوا نہ تھی کہ وہ اطمینان اور آرام سے یہان کچھ دن بسر کرتا۔ اسی وجہ سے وہ بھی چار روز کے بعد بڑی منت اور سماجت کے ساتھ اپنے مہربان بادشاہ سے رخصت کی طالب ہوا کہ وہ خود بھی یہان سے نکل کر جان اور ہنرمیا کی تلاش میں مشغول ہو۔

ساتوان باب

یہ طلسم

فغان ہین آہ میں فریاد میں شیون میں نالے میں
ستاؤن درد دل طاقت اگر ہو سننے والے میں

سہ پہر کا وقت ہے تین بج گئے ہیں۔ آفتاب بھی کو ساری دنیا میں پھرتے پھرتے ڈھونڈتے منزل کے قریب آپہنچا ہے اُسکی کرنین اُنھیں نگاہوں کی طرح چارون طرف پہنچ رہی ہین جو کسی کی جستجو میں چارسو نگران ہین اور ہم اپنے دوست جان کو اُسکی پیاری شاہزادی کو تلاش کرتے ہوئے شمالی فرانس سے جنوبی فرانس کے خاص دارالسلطنت طولوز میں پہنچے گئے ہیں۔ شہر اپنی تنگی کیطرح وسیع ہے عمارتین ہمارے خیال اور مضامین کیطرح بلند ہین بازار ہمارے ناول کیطرح رونق پر ہین۔ سڑکین ہمچو پاک نفس آدمیون کے دل کیطرح نہایت صاف ہین اور ایک مسن شخص ایک نوجوان عورت کو اپنے ساتھ ساتھ لیے اُس سڑک پر جا رہا ہے جو اس شہر کی سب سے زیادہ ایک عالیشان عمارت کی طرف گئی ہے۔ اس عورت کا سن کسیطرح بیس بائیس سے زیادہ نہین ہے اور گو اسکا حسن و جمال ایسا تو نہین ہے کہ ہم خواہ مخواہ اُسکی تعریف ہی کرین مگر ہان اُسکی آنکھوں میں اسقدر لطافت اور چہرے پر حقیقی متانت ضرور ہے کہ اسوقت بھی آوارہ طبیعت والے بہت سے لوگ اُسکو دیکھنے کے لیے بے اختیار پیچھے دوڑے چلے آتے ہین۔ چال ڈھال کیا ہے سرتا پا چستی و چالاکی عضو عضو سے ظاہر ہو رہی ہے جو شخص اسکے ساتھ ساتھ آرہا ہے اُسکو کوئین بھنے دیکھا ضرور ہے مگر یاد نہین۔ کہاں دیکھا تھا اور یہ کون ہے لیکن ہان اسکی وضع اسوقت بالکل اُن لوگون سے ملتی ہوتی ہے جنکا پیشہ بردہ فروشی ہوتا ہے اور جو نازک کمسن لونڈیان دمشق کے بازارون میں بکثرت

دیکھے جاتے ہیں ایک شخص دربار روسی زبان میں اُس سے یہ کہتا جاتا ہی "دیکھو بہت ہوشیاری سے" اور
وہ عورت اپنی شوخ اور شرارت بھری ہوئی آنکھوں کے اشارے سے کہ رہی ہی "بہت اچھا"
[illegible] ایک مجمع کو اپنے ساتھ لئے ہوئے اب اس عالیشان عمارت کے پاس پہنچ گئے ہیں اور
اس مجمع سے شخص نے ان لوگوں پر جو یہاں پھاٹک پر پہرہ دے رہے تھے اس امر کو ظاہر کیا ہی کہ میں اس
کنیز کو خاص بادشاہ کی نذر کے لئے لایا ہوں۔

اس عالیشان عمارت سے شاید آپ واقف نہ ہوں گے۔ یہ تار سماند بادشاہ کا ایوان سلطنت ہی جو مستقل طور پر
شمالی صوبجات فرانس پر حکومت کر رہا ہی۔ تار سماند کو یقیناً آپ جانتے ہونگے اور اگر آپ بھول گئے ہوں تو
تو ہم پھر آپکو یاد دلا سکتے ہیں کہ یہ وہی تار سماند ہی جو ایک مرتبہ شالون کی لڑائی میں [illegible] کی کمک پر گیا
تھا جس نے اپنے زبردست دشمن کو میدان جنگ سے بھگا دیا تھا اور جسکا باپ تھیوڈورک اہل ہنگری کے
ہاتھ سے اسی شالون کے میدان میں مارا گیا تھا۔ لیکن خلاف دستور آج پھاٹک کے باہر غربا اور مساکین کا بہت ہجوم
ہی اور اندر سے گانے بجانے کی دلکش صدائیں نکل نکل کر چاروں طرف پھیل رہی ہیں جنکی خاص وجہ یہ ہی کہ تار سماند [illegible]
اور سخت علالت اٹھانے کے بعد چونکہ اب اچھا ہوا ہی اس وجہ سے اس کے غسل صحت کی آج یہ ساری خوشی ہی
تار سماند اس وقت اپنے دوست احباب کے ساتھ عیش و نشاط کی صحبت میں بیٹھا ہوا ہی مگر جسم کی لاغری۔ چہرے
کی بے رونقی۔ رنگ کی سپیدی زبان حال سے بتا رہی ہی کہ آئے دن کی سخت سخت بیماریوں نے منہ لگا کر اس کے
سارے جسم کا وہ خون چوس لیا ہی جو جسمی طلسم میں غذا ہضم کر دینے والی کلوں کے ذریعے سے پیدا ہو کر اور وہاں سے
شریانوں میں جا اور شریانوں سے [illegible] میں ہوتا ہوا پھیپھڑے کی حرکت سے صاف ہو کر پھر زرد بال سے زیادہ باریک
رگوں کے ذریعے سے ہر جزو بدن کو اسی طرح حیات اور نمو کا مادہ دیتا ہی جس طرح پانی کے ننھے ننھے قطرے
نباتات کی پرورش کرنے اور تر و تازہ رکھنے کے لیے انکی جڑوں میں سے کھنچ کر نباتات کے خاص تنوں میں
سے شاخوں اور شاخوں سے پتوں میں پہنچ جاتی ہیں۔ مصاحب حاضر ہیں۔ مے نوشی کا سامان سامنے لگا ہوا ہی اور
مئے خوشگوار کا دور پر دور چل رہا ہی لیکن فرانسیسی حکما نے اس خیال سے کہ ابھی یہ بیماری سے اٹھا ہی اسکو شراب
پینے کی سخت ممانعت کر دی ہی اسوجہ سے یہ چپ بیٹھا سب کا تماشا دیکھ رہا ہی اور اپنے دل سے یہ باتیں کر رہا ہی "میں نے
کس قدر سخت علالت اٹھائی۔ جان ہی بچ گئی۔ واقعی جس مشقت کی انسان کو عادت نہو اسکا کرنا اس کے
لئے بہت ہی خطرناک امر ہی۔ اول تو پیرس کا وہ دور و دراز سفر طے کرنا۔ اسپر آئیس کے پاس سے وہ رات دن
برابر چلنا۔ وہ قطع مسافت کی جلدی۔ وہ رات میں برف کی سردی اور وہ دن میں دھوپ کی گرمی آخر
تنگ لاتی کہ نہیں مگر جسکی بدولت یہ سب کچھ ہوا اسکے نزدیک ایک بھی نہیں۔ اب تک مجھ سے اسکو وہی نفرت

چلی جاتی ہی جو پہلے روز تھی ذرا فرق نہین وہی دنا ہو دہی بات نکو تا۔ ذرا بھی شوہر نہیں آتی مگر حُسن بھی کس غضب کا پایا ہی سچ پوچھیے تو کہدین ہم نے تو بھی تمام عمر اس شکل اور صورت اور اس حُسن اور جمال کی عورت نہین دیکھی تھی۔ مُسی بالکل حُسن کی دیوی معلوم ہوتی ہی یہ حُسن کی دیوی بس یہی معلوم ہوتا ہی کہ بھولی بھالی اس سے زیادہ اور کسی کو نہین چاہتین۔ یہ خداداد حُسن انسانکو تو ملسکتا نہین۔ مگر افسوس اسکی اتنے دنو نکی فاقہ کشی اور رات دن کی گریہ وزاری نے وہ حالت کردی کہ دیکھی نہین جاتی۔ اگر مین جانتا کہ اسکے اعزا کی مفارقت اسی پہ دلالت کریگی۔ جان دینے پر تیار ہوجائیگی مگر کسی سے راضی نہوگی تو مین کبھی ایسا ظلم روا نہ رکھتا۔ ہر دم اسکا آٹھ آٹھ آنسو رونا اسکی بیکسی اور مظلومانہ صورت حق تو یہ ہی کہ کسیطرح نہین دیکھی جاتی۔ اگر مجھکو اپنے دلپر اختیار ہوتا اور اسکی صورت اسقدر پیاری نہوتی تو ضرور مین اسکو اس امر کی اجازت دیدیتا کہ جہان اس کا جی چاہے چلی جائے۔ معلوم نہین کس خاندان سے ہی اور کہانکی رہنے والی ہی بارہا پوچھا مگر مطلق نہین بتاتی۔ نہ وہ اور نہ اُسکے ساتھ والی عورت۔ صورت اور وضع سے تو روم کی رہنے والی معلوم ہوتی ہین اور عجب نہین جو اُنھین لوگون سے ہو جو وہان مشرق کی طرف در کوہ جنگ و جدال مین مشغول تھے لیکن یہی تو تحقیق نہین کہ وہ کون تھے اور کہان کے رہنے والے۔"

یہ اپنے دل سے اسیطرح کی باتین کررہا تھا کہ چوبدار نے حاضر ہوکر عرض کیا "جناب عالی ایک بوڑھا شخص حضور کی نذر دینے کے لیئے ایک کنیز لایا ہی اور حضور مین باریاب ہونا چاہتا ہی۔"

ٹارسمانڈ نے اسکی اجازت دی اور فوراً وہ دونون سامنے حاضر کیئے گئے۔ سپہ اسوقت کے قاعدہ کے موافق دونون نے اپنے سرون کو جھکادیا اور دعائین دیکر اس بڈھے آدمی نے اسطرح کہنا شروع کیا "اللہ تعالیٰ حضور کو صحیح سلامت رکھے آج حُسن کا دن تھا بہت تمناؤنکے ساتھ اس کنیز کو حضور کے لیئے لایا ہون" اور یہ کہکر اُس نے اُس عورت کو پیش کیا۔

ٹارسمانڈ نے ایک سرسری نظر سے اس عورت کی طرف دیکھا اور کہا "یہ کہان کی رہنے والی ہی اور اس کا نام کیا ہی"

وہی بڈھا "یہ حضور اس کا نام ڈائنا[*] ہی۔ یہ یونان کی رہنے والی ہی۔ مگر مین نے اس کو مصر کے بازار مین خرید کیا تھا۔"

ٹارسمانڈ "آہا۔ یونان کی۔ تو یقیناً یہ بہت عقلمند بھی ہوگی۔ کچھ لکھی پڑھی ہی؟"

وہی بڈھا "جی ہان خوب اچھی طرح بڑی ہوشیار۔ جو بات حضور دریافت فرمائین گے جواب بخوبی دیگی۔ مختلف زبانین بھی جانتی ہی"

[*] یہ ایک دیوی کا نام ہی جس کو قدیم زمانہ کے یونانی لوگ اپنے یدبن تو الدتناسل۔ شب ماہ اور سبزہ و شکار کا محافظ (رب النوع) خیال کرتے تھے۔

تارسھاندر (تعجب کے لہجے مین) ہان فرانچ۔ لیٹن۔ رومی۔ یہ سب زبانین جانتی ہو؟"
بڈھا۔ "جی ہان بخوبی۔ بہت حاضر جواب۔ نہایت ہی تمیزدار۔ بس اسی قابل ہو کہ حضور مین رہے"
تارسھاندر۔ اُس عورت کیطرف مخاطب ہوکر (لیٹن زبان مین) ڈاینا۔ کیا تم یہان رہنا پسند کرتی ہو؟"
ڈائنا۔ "میرا ایسا نصیب کہان۔ لیکن اگر بادشاہ کی عنایت۔ ذرہ نوازی۔ قدردانی مجکو اس افتخار اور اعزاز حاصل کرنیکی اجازت عطا فرمائے تو شاید دنیا مین مجھ سے زیادہ کوئی خوش نصیب عورت نہین۔ اور پھر شاید آج کا دن میری تاریخ زندگی کے نوٹ کرنے قابل ہوگا کہ مین اسکو کبھی نہ بھولون اور اسکی اسیطرح پرستش کرون جسطرح ہمارے یونانی بچے مرنے پر لوگ دیوتاؤنکی۔" ڈائنا نے یہ جواب لیٹن مین کچھ اس حسن اور خوبی سے دیا کہ تارسھاندر اسکی حاضر جوابی اور طلاقت لسانی پر عش عش کر گیا اور اُسی کے ساتھ اسکے دل مین یہ خیال آیا کہ اگر اُس ولیعہد کی خدمت مین یہ کنیز رہے تو شاید اس کا دل بہل جائے۔ یہ بہت مذاق کی عورت معلوم ہوتی ہے اور رومی لیٹن زبان سے بھی واقف ہے۔ یہانکی جو عورتین اسوقت تک اُسکی خدمت مین ہین وہ بجز فارسی کے سوا اور کوئی زبان نہین جانتین وہ بیچاری کیا بات چیت کرسکتی ہے۔
اس خیال کے آتے ہی تارسھاندر نے اُس بڈھے شخص کیلئے اسقدر زروجواہر خزانہ عامرہ سے عطا ہونیکا حکم دیا جو عورت کی قیمت اور ایک تاجر بردہ فروش کی اُمید سے کہین زیادہ تھا۔
جسوقت اس بڈھے نے شاہی انعام اکرام کو دیکھا اور اسکو اس امر کا یقین آگیا کہ یہ کنیز اب بکگئی تو جو خوشی اسکے چہرے سے عیان ہوتی تھی گو وہ اس انعام اکرام پانے کے اعتبار سے کچھ زیادہ نہ تھی لیکن یہ بہت تعجب خیز بات تھی کہ وہ باربار اپنی اُس ٹپکنے والی خوشی کو ضبط کرتا تھا اور ضبط کے ساتھ اس امر مین کوشش کرتا تھا کہ اس خوشی کا اظہار بھی نہ ہو۔ وہ کسی کسی وقت موقع پاکر اس عورت کیطرف خوشی بھری ہوئی نظر سے دیکھ لیتا تھا اور اسیطرح سے عورت اسکو اور پھر کچھ اچھی طرح سے ذہن مین نہین آتا تھا کہ اُس بڈھے کی اُس جوان عورت کیطرف اسطرح دیکھنے کی کیا وجہ ہے اور پھر اس خوشی کا کیا سبب ہے۔ چند منٹ کے بعد بادشاہ نے اُس بڈھے کو رخصت کیا اور اُس کنیز کو ساتھ لیکر پائین باغ کیطرف چلا۔ یہ باغ اسی قصر سے ملا ہوا داہنی جانب کو واقع ہے جسکی درستی مین باغبانون نے خوب اپنے جوہر دکھلائے ہین۔ چمن بندی اُسوقت کے مذاق کے اعتبار سے بہت اچھی ہے۔ پٹریان صاف ہین۔ روشون پر سرخی کُٹی ہوئی ہے اور اسکے کنارے سبزہ اور سبزہ کے بعد پانی جانیکی نالیان۔ نالیون مین شیشے کے چمکتے ہوئے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے اور اُسکے بعد پھر اونچے اونچے سبزے کی قطار ہے جس کی ہری ہری پتیان ہوا کی اُسی ترنگ سے بھی اسطرح تھرا جاتی ہین جس طرح اسوقت ایک امید و بیم کی حالت مین ہمارا دل کانپ رہا ہے۔ ان نالیون مین اس چمن کے سبز و شاداب رکھنے کے لئے پانی اسطرح بھرا ہوا بہ رہا ہے جسطرح حیوانی اور انسانی جسمونکی پرورش کے لئے خون رگون مین دوڑتا پھرتا ہے۔ باغ کے گرد مختلف قسم کے کمرے اور کمرون کے آگے اندر کیطرف برآمدے

اور طرح طرح کے سائبانون کی این ہو جنکے کہین ٹوٹنے والے سلسلے نے اس باغ کو چارون طرف سے اسطرح گھیر لیا ہی جیطرح اُس وقت کی آپ ہی آپ ترقی کرجانیوالی حیرت ہمارے دل کو گھیر لیتی ہی گو اس چار دیوار کی اسقدر بلندی دیکھکر بظاہر خیال ہوتا ہوگا کہ اسکی وجہ سے اُس قدر زیادہ ہوا یہان نہ پہنچتی ہوگی جو جوانان چمن کے ایشیدہ اور حسینان چمن کے نکھار دینے کو کافی سمجھی جائے مگر نہین جس قدر اس باغ کے اندر وسعت ہی اُس کے سامنے ان دیوارون کی بلندی کی وہی نسبت ہی جو اونچے اونچے پہاڑونکی نسبت قادر مطلق کی اس پیدا کی ہوئی زمین کے سامنے ہی جسکا قطر قریباً ۸۰۰۰ میل ہی۔
اب دن کم ہوتے ہوتے بہت تھوڑا رہگیا ہی مگر پھر بھی جس قدر ہی اُسکو ان سخت گھڑیون سے کم نہین سمجھنا چاہئے جو شب فراق کی ہوتی ہو گھڑیان کسی بدنصیب کی جان لینے کے لیے کسی طرح کاٹے نہین کٹتین دھوپ ڈھلنے حسینان چمن کے پھول سے رخسار وتپ تپر رہے ہین۔ اُن کا لال لال رنگ خوف سے اُڑا جاتا ہی اور وہ دلتنگ غنچے جنھون نے زمانہ کی ناموافق ہوا سے بچنے کے لیے ابھی آنکھ کھول کر دنیا کو دیکھا بھی نہ تھا یہان کا یہ رنگ ڈھنگ دیکھکر بڑے افسوس کے ساتھ ... جھکا لیا ہی پتیان کمہلا گئی ہین اور شاخین بید کیطرح کانپ رہی ہین۔ آس پاس تو جسقدر درخت ہین وہ سب کسی قدر بلند ہین لیکن درختونکا یہ سلسلہ محیط سے مرکز کیطرف جسقدر بڑھتا گیا ہی اُسی ترتیب کے ساتھ ان درختونکی بلندی مین بھی کمی ہوتی گئی ہی یہان تک کہ ان درختون کے ختم ہونیکے بعد زمین کا فقط ایک مسطح تختہ رہگیا ہی جسپر بجز اُن پھولونکے اور کوئی چیز نظر نہین آتی جو بالکل زمین سے ملے ہوئے اپنے پتون اور سبزے کی آڑ مین چھپکر اپنی خوشرنگیان دکھلاتے ہون۔ اس چمن کے وسط مین ایک عالیشان بارہ دری ہی جو ضروری اور نفیس سامان سے بہت اچھی طرح آراستہ ہی۔ اسکے چارون طرف ایک ایک چھوٹا حوض بنا ہوا ہی جسمین فوارے بڑے لطف کیساتھ اپنے خزانون کو خالی کر رہے ہین۔ زمین کے اُٹھنے والے بخارات سے محفوظ رہنے کے لیے یہ بارہ دری بہت اونچی کرسی دیکر بنائی گئی ہی مگر سب طرف کے دروازے بند ہین اور اُنپر چلمنین اُسی طرح پڑی ہوئی ہین جسطرح کوئی غمگین آدمی جو جسکی نظرونمین ساری دنیا تیرہ و تار ہوگئی ہو آنکھین بند کیے بیٹھا ہو اور اسکی پلکین سیدھی ہوکر بالکل نیچے جھک گئی ہون۔ نہیں روتے روتے جنکی ساری کجی اسطرح نکل گئی ہو جسطرح کسی حسین نے کسی حوض مین غوطہ لگایا ہو اور ... ابھرنے کے ساتھ ہی سیکڑون لانبے لانبے بالونکے وہ سارے خم او پیچ نکل گئے ہون جنمین عشاق کے دل ... چھپا چھپا کر رکھے جاتے تھے۔ ہان البتہ ایک طرف ... پھوڑے کی آنکھون کیطرح کھلے ہین لیکن اُنمین سے بھی کوئی آتا جاتا نظر آتا نہین ... جو اس باغ کے گرد ... جا بجا ... معلوم ہوتی ہین مگر ... ساتھ سکوت

برس گیا ہو کہ خواہ مخواہ دل کو الجھن ہوتی ہے اور کان آنکھوں سے شکایت کرنیکے لئے مستعد ہو جاتے
ہین - اس بار پھر ہم کو اسی جگہ کمرے کے وسط مین جسکی آراستگی مین اور کمروں سے زیادہ اہتمام کیا گیا ہے
ایک پلنگ لگا ہوا ہے جسپر چارونطرف حسرت اور بیکسی کا جھرمٹ ہے اور بیچ مین غم نصیب ہنوریا چپ
پڑی ہے اسکے حسن او جمال کا تو اب تذکرہ ہی کیا ہے نہ تو وہ حسن رہا ہے اور نہ وہ شکل ہی باقی رہی ہے
رخسار کی ہڈیان نکل آئی ہین - اور نیلی نیلی رگونکا وہ جال اچھی طرح نظر آتا ہے جس مین اسکا طائر
روح بند کیا گیا ہے - اسکے سر کے پریشان بال اس پریشانی کے عالم مین اسکی اور نحافت کیساتھ
اور بھی ترقی کر جانیوالی نزاکت دیکھ دیکھکر کروٹ لینے مین سہارا دینے کے لئے کمر سے لپٹے ہوئے ہین
آنکھین کچھ کھلی ہوئی ہین آنسو جاری ہین اور دیلی پٹی کے نیچے بیٹھی رومال سے اسکے آنسو پونچھ
رہی ہے اور خود بھی روتی جاتی ہے - ہنوریا کا اس جگہ نام سنکر اکثر لوگونکو تعجب ہوا ہوگا اور اگر بعض
بعض کی زبان سے یہ جملہ ہنوریا یہان کہان سے نکل گیا ہو تو کچھ تعجب نہین لیکن سمجھنے والے اوپر کے بیان سے
اچھی طرح سمجھ گئے ہونگے کہ سب کارروائیان تار سمانڈ ہی کی ہین اور حقیقت مین واقعہ بھی یہی تھا
کہ جب تار سمانڈ پرشیا سے لشکر لیکر دار السلطنت کی طرف آرہا تھا تو آلپس کے قریب ہنوریا کو بے یار و
مددگار پاکر پکڑ لیا - گو ہنوریا اور دیلی نے خوب دل کھولکر داد شجاعت دی تھی - مگر دنیا مین کوئی مرد میدان
ایسا نہین ہے - کہ ہزار آدمیونسے مقابل ہو سکے - بالآخر قتل ہوا اور ہنوریا دیلی کیسقدر مجروح ہونیکے بعد
گرفتار ہو گئین - گو اسوقت انھون نے بہت ہائے وائے مچائی لیکن بجز صدائے بازگشت اور کوئی آواز
نہ آئی اور اسی حالت گرفتاری مین ان دونونکو یہان پہنچنا نصیب ہوا جسمین وہ گرفتار ہین -
ہنوریا اسیطرح سسکیان لے رہی تھی اور دیلی اپنی بھرائی ہوئی آواز سے گو ہزار ہزار طرح سے اسکو
سمجھاتی تھی مگر بیکس ہنوریا کے روتے کا تار آسمان سے لگا تار آنیوالی بلاؤنکے سلسلے کیطرح نہین ٹوٹتا تھا -
بالآخر دیلی نے جب اسکو بیطرح مجبور کیا تو سنتے سنتے ہنوریا کے کان تھک گئے دماغ پریشان ہو گیا - تب اس نے
اس عزیز اور کمزور آواز مین جو سو جگہ اٹکتی رکتی سینے سے منھ تک آئی تھی اسطرح کہا ہائے دائے تمھارا زور بھی مجھ
ہی پر چلتا ہے - اس دشمن کمبخت کو آسمانکی طرف دیکھکر نہین سمجھاتین جسکی براتی گردش نے رگڑ
رگڑکر مجھکو پیس ڈالا اور ابتک اسیطرح مجھکو در خاک مین ملانے کیلئے زمین کیطرف جھکا ہوا ہے - وہ (آنکھ کے اشارہ
سے بتاکر) جسکا نیلا نیلا رنگ ہے جسنے خدا جانے کتنے زمین کے سپرد کر دیئے اور اب میری باری ہے - بغیر میری
جان لئے نہ چھوڑے گا - آہ مین کسطرح نہ روؤن - میرا تو دل لوٹ رہا ہے - اور اس لئے تو مین دنیا مین پیدا کی گئی ہون
تم خیال تو کرو کیسی کیسی آسمان سے ناگہانی بلائین مجھ پر ٹوٹین - آہ کس طرح طے تھے اور کسطرح چھوٹے - گویا

پلیسیڈیا چپ سرجھ - یہ بات ہے ۔ [redacted] جیا اور ... یگا۔
ہیں تبدیلی پیدا کر رہے ہیں اور یہ اسطرح اپنے دل سے کہہ رہی ہے بیشک نوریا کا اسطرح
چلا جانا میری بڑی بیکسی کا باعث ہوا - پر میں بڑھی ہوئی جو شکایت کیا کرینگا لیکن انصاف شرط
ہے آخر ہو یا کہاں تک اپنے نفس پر جبر کرتی - جوانی کا جوش اور جوش کی بے اختیاری حالت کیونکر
ضبط کئے ضبط ہو سکتی ہے ؟ یاد ہی کرتی - سچ ہو چھئے تو جس قدر اسنے ضبط کیا اتنا بھی کسی سے
نہیں ہو سکتا - بیشک بیچاری پر بڑی زیادتی ہوئی ہے اور سکو دنیا کے لطف سے قطعی محروم
رکھنا جاتا تھا - اس عمر میں ظلم کی بھی کوئی حد ہے - اتنا اگر وہ ہی اُن میں کیا خطا - ان سے جو ردی
کو اسلوامت رکھے ملک اور مال کی لالچ میں جو کچھ کیا انہیں کے کیا - یہ بدنامی کا دھبہ کسی طرح
جا سکتا ہے ؟ نہیں ہرگز نہیں - بیشک میں اُن لڑکی کی شادی نہ کرنی بالکل بخرد اور فطرت کی مخالفت
اور عقل سے دشمنی کرنی ہے - اگر اوسکا عقد ہو جاتا اور ننگ و ناموس کی غارت کرنے والی چوری
کی بد مستیاں حیا کے آنچل سے مُنہ چھپائے ہوئے جائز طور پر نکلی تیں تو وہ ایسا کیوں کرتی
اور کس لئے ایسی رسوائی ہوتی (راشیس سے مخاطب ہو کر) میری جان پھر اب کیا کیا جائے
یہ تو بہت بُری اور بڑی ذلت کی بات ہوئی ؟
ویلین جتنی اِن (گھبرا کر) ہاں اماں جان بڑی ذلت کی بات ہے مجکو تو ہتو بیلئے انہیں
منہ دکھانے کے قابل باقی نہیں رکھا ۔ اور اس قدر کہنے کے بعد پھر اوسکے پاس اس قابل کوئی
اور بات نہ تھی کہ وہ اپنی زبان سے نکالتا راشیس کے دلمیں گو وہ پرانے کینے جو جان کے باپ باقی نفیس
بوقت سے ظاہرداری کے سایہ میں سینہ کے اندر ہی اندر نشو و نما پا رہے تھے رہ رہ کر اس امر پر
اسکو اُبھار رہے تھے کہ وہ اسوقت اچھی طرح اپنے دل کے آبلے توڑ تا لیکن فقط ایک اس امر کا اندیشہ
اسکی زبان پکڑے ہوئے تھا کہ مبادا میرا خبث باطن لوگوں پر ظاہر ہو جائے لیکن پھر بھی اسکا
دل کب مانتا تھا پرانی عداوت نے کچھ نہ کچھ اپنا رنگ دکھا ہی دیا اور اوسنے کچھ اسطرح کی باتیں
سمجھائیں کہ پلیسیڈیا کے مزاج کی برہمی دمبدم ترقی کرتی ہی گئی ساعت بساعت اسکا وہ خیال
قوت پکڑتا گیا جو انتقام لینے کے باب میں جان اور نوریا سے متعلق تھا اور وہ فوراً اس امر پر تیار
ہو گئی کہ اچھی طرح انکی تلاش اور جستجو کی جائے اسنے اپنا جھکا ہوا و سر ایکبار اٹھایا جسمیں ابتک
بہت سے منتشر خیالات کا مجمع تہا اور راشیس سے مخاطب ہو کر اس طرح کہنے لگی " اچھا آپ
پہلے اُن سب لوگوں کو تو بلائیے جو اوسکے خانگی دبیشے میں باقی رہ گئے ہیں! وہ سب کہاں ہیں

ملے ہی نہ تھے۔ واہ ری قسمت! واہ رے مقدر!!"

ویلی:- ہان بیوی یہ سب صحیح ہے زمانے کی جسقدر شکایت کیجئے بجا ہے مگر حضور یہ گرگٹ کیطرح زمانے کے بدلتے ہوئے رنگ۔ زمانے کے تغیرات کو ثابت کر رہے ہین۔ اور دیکھنے والے کو اس امر کا اچھی طرح یقین دلا رہے ہین کہ کل کی حالت آج نہین ہے تو یقیناً آج کی حالت بھی کل باقی نہ رہے گی کبھی تو دن پھرینگے کبھی تو مقدر سیدھا ہوگا کبھی تو آپ کے ارمان بھرے دل پر خدا کو رحم آئے گا"

ہنوریا:- (بہت مایوسانہ لہجے مین) ویلی کیا کہتی ہو۔ توبہ کرو۔ یہ وہ نصیب نہین جو کبھی پلٹے۔ زمینکے انقلاب کا جو کوئی قائل ہوگا۔ ہوگا۔ مگر مین تو جانتی ہون یہ سب دل کے ڈھکوسلے ہین۔ سراسر غلط۔ بالکل جھوٹ میرے ساتھ تو زمانیکی جو دشمنی پہلے تھی وہی ابتک چلی جاتی ہے اور جو کچھ آسمانکی کل تھی وہی آج ہے۔ اور اگر ہو بھی انقلاب تو شاید اس سے برے ہی دن دیکھنا نصیب ہون گے۔ تم اس موذی ٹارسماند کی نظر پہلے دیکھتی تھین تو کیا ارادے معلوم ہوتے تھے مگر وہ کیئے خیر ہوگئی۔ موئے پر میرا صبر پڑا بیمار ہوگیا ورنہ خدا جانے ابتک اس نے کیسے کچھ ہاتھ پاؤن پھیلائے ہوتے۔ اب اچھا ہوا ہے۔ دیکھیے کیا ہوتا ہے۔ ویلی سچ کہتی ہون خدا کی قسم اگر موئے نے کچھ اور ارادہ کیا تو ایک ہی چھری مین اپنا کام تمام کرلونگی (ایک ٹھنڈی سانس لیکر) ہان مین جانتی ہون۔ ایسا ہی ہوگا۔ اچھا ہے کسی کی آئی ہو تو مجکو آجائے روز روز کی اس جانکنی سے تو نجات پاؤن۔ مگر آہ نہین معلوم وہ کہان ہونگے۔ ہاے کچھ خبر نہین۔ نہین معلوم اُسدن کسکی فتح ہوئی اور پیارے جان پر کیا گذری۔ ہاے اگر انھین کی فتح بھی ہوئی ہوگی (خدا ایسا ہی کرے) تاہم جب وہ آلپس کے پاس مجکو تلاش کرتے ہوئے پہنچے ہونگے (ٹھنڈی سانس لیکر) اور پانٹنگ بچارے کی (خدا مغفرت کرے) نعش دیکھی ہوگی تو ہاے انکے دل پر کیا گزرا ہوگا کیا کہتے ہون گے اور وہ میکسمن بچارے کے ساتھ کسطرح پیش آئے ہونگے ہاے اب وہ کسطرح ملین گے۔ خداوندا کیا اس ناشاد و نامراد کم نصیب ہنوریا کو مرتے دم بھی حسرت دیدار رہجائیگی۔ آہ مقدر مین یہی لکھا تھا یہی"۔ یہ دردناک باتین تو ہنوریا کی زبان سے نکل رہی تھین لیکن اسکا حال اسوقت یہ تھا کہ دونون ہاتھون سے اپنے کلیجے کو پکڑے ہوئے تھین۔ باتین کرتے کرتے بار بار ہچکی آجاتی تھی جب بیخودی اسکو کچھ کہنے کا موقع دیتی تھی اور وہ اپنے جملہ کو ختم کرتی تھی تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اسیقدر جملے کے درد بھرے اثر نے اب اسمین بات کرنیکی قوت نہین باقی رکھی ہے اُسکے چہرے کا نقشہ بار بار بدلتا تھا اور اسکے زرد زرد رنگ پر دیکھا جاتا تھا کہ چرخ نیلگون کی چوٹین سہتے سہتے ایک قسم کی نیلاہٹ پیدا ہوجاتی ہے یا وہ چمک دمک تشریف لےجاتی ہے جسکا قیام حیات کیساتھ ضروری ہوتا ہے۔ وہ آنکھین جو ہر ستی کھوتی ہے مگر پلکین کسقدر ناتوان یا کسی حسین کی شرم آلودہ نگاہ کیطرح جھکی ہی جاتی تھین پتلیان اوپر چڑھی جاتی تھین اور ایسا معلوم ہوتا تھا

گو جو صدمہ اسوقت اس کے دل پر گزر رہا ہی اُس کی برداشت اب کسیطرح نہین کر سکتی بعد اسکی آنکھ غفلت
[illegible] دیر کے لئے گم ہو جاتی
ہی غشی کا دورہ اسپر فوراً ہو جاتا - اگر دلی کی وحشت ناک اور گھبرائی ہوئی آواز ادہر عورتونکو آس پاس سے کمرہ مین
لاکر یہان جمع نکر دیتی جو یہان اسکی خدمت کیلئے مقرر تھین وہ سب اسوقت اسکے ہوش مین لانے کی کوشش کرتین
وہ اسیطرح چپ پڑی ہوئی تھی - پلنگ کے چارو نطرف عورتونکا ہجوم تھا کوئی اسکا یہ حال دیکھکر
اسکی نوجوانی پر افسوس کر رہی ہی - کوئی جلدی جلدی ہاتھ پاؤن سہلا رہی تھی کہ تارسماندڈ کے آنے کی
خبر معلوم ہوئی اور سب بہت مستعدی کے ساتھ اپنے اپنے کامون مین مصروف ہو گئین - اب شام کا وقت
بالکل قریب ہی - دھوپ کی زردی مین سُرخی کی آمیزش ہو چلی ہی اور وہ سنہرا سنہرا رنگ بہت ہی بھلا
معلوم ہوتا ہی جو اسوقت ڈوبتے ہوئے آفتاب سے نکل نکلکر اس بارہ دری کی اونچی اونچی منڈیرون اور درختونکی ہری
ہری پتیونکو اپنے رنگ مین رنگ رہا ہی - وہ مرغان چمن جو اب تھوڑی ہی دیر مین یہان سے نکالے جائین گے
شام فراق کی آمد آمد دیکھکر بڑے شوق اور حسرت سے پھولون سے گلے مل رہے ہین اور شمع وچراغ کے جانباز
عاشق پروانے روز ہجران کا اب آخری وقت دیکھکر اس غرض سے پر تولے ہوئے بیٹھے ہین کہ ادھر شمع شبافروز کے
حُسن بلاسوز کی جھلکیان دکھین ادھر چراغ مین بتی پڑی اور اُدھر ہم نظارہ بازیکے خوب دل کھولکر مزے لوٹین آج
بارہ دری کے آگے سب کنیزین صف باندھے تعظیم کے لئے اسیطرح کھڑی ہین جسطرح ہر طرف جوانان چمن
اور تارسماندڈ آتے آتے اس کمرے مین آکر بیٹھ گیا ہی جسمین ہنوریا آنکھین بند کئے چپ پڑی ہی - تارسماندڈ نے
یہان پہنچکر پہلے چشم دید تونی زبانی ہنوریا کی اس غشی کا حال سُنا جسکا دورہ ابھی ابھی ہونے والا تھا مگر رُک گیا - اور اُسکے
بعد ہنوریا سے مخاطب ہوکر بہت پُرافسوس لہجے سے لاطینی زبان مین کہا "اے کم نصیب بدبخت عورت آخر تجھکو کیا ہو گیا ہی
تیری دل بستگی اور غم غلط کرنیکے لئے وہ کونسی ایسی تدبیرین تھین جو نہین کی گئین ہر طرح کی خاطر داری کی گئی
ہر طرحکا آرام دیا گیا - لیکن تیرا مزاج کسیطرح نہین سنبھلتا اور تو اپنی بگڑی ہوئی تقدیر کیطرح کسیطرح راہ پر نہین آتی"
ہنوریا کے وہ کان جسمین شاہزادگی کی ہوا اب تک بھری ہوئی تھی اس خطاب اور ان باتونکے سننے کی تاب
نلا سکے مگر اختیار ہی کیا تھا جو کچھ کرتی - بے اختیار آنکھون سے ٹپ ٹپ آنسو گر پڑے اور پھر اسیطرح اپنی حزین
آواز سے بولی "ہان صحیح ہی - میرے کمبخت ہونے مین شک ہی کیا ہی - مین تو کمبخت کیا بدبخت ہون - اور
بدبخت بھی تمہاہی وجہ کی - بیشک آپنے میری دلجوئی اور خاطرداری مین بہت کوشش کی مگر کب جب [illegible]
آپنے پہلے میری روح رگ رگ سے نکال لی اور اب یہ سب خاطر مدارات میری تقدیر سے شاید مجھکو اس سے
زیادہ آرام نہین دے سکتی جسقدر مدتون کی بیجان نعشونکے حق مین اب تک یونانیونکی تعظیم یہ باتین اسوقت

جسکی زبان سے نکلی ہی ہین وہ اپنے آپ کیطرف [illegible] کا
اندیشہ نہین کہ میرا اُسکی بے ادبانہ تقریر اُس کے ساتھ کیا کر سکیگی اگر کچھ کر جائے تو آپ کے اس سعی سے بدرجہا
اچھا ہوگا اور مین یہ سمجھونگی کہ میری یہ بے ادبانہ تقریر میری تقدیر سے اچھی تھی اور بڑا سلوک کر گئی ہے"
ثارساند کے لیے آج یہ پہلا ہی دن تھا کہ وہ اپنی باتوں کے جواب مین ہنوریا کی زبان سے کوئی کلمہ سنے ورنہ
ابتک اسکے کان اُس کے دل کو شعراء کے اس سجع کا مطلب سمجھاتے تھے جو حسینونکی بے دہنی کے
باب مین اکثر زبان زد ہو اور اسیوجہ سے وہ کسیقدر خوش ہو کر اسطرح کہنے لگا "نہین مجکو تمھاری اس
گستاخانہ تقریر کا کوئی خیال نہین۔ تم پریشان ہو اور تمھارا دل ٹھکانے نہین ہے تمھارے حواس بجا نہین ہین اور
اس اعتبار سے جو کچھ تم نے کہا وہ کوئی چیز نہین۔ مگر مین تم سے کہتا ہون۔ کیا تمھارے لئے اس سے زیادہ
اور کوئی فخر اور مرتبے کی بات ہو سکتی ہے کہ تم مجھ سے ایک خودمختار بادشاہ کی ملکہ بنکر رہو؟"
ہنوریا "نہین اور ملکہ! میرے مقدر مین جسکی لونڈی یا ملکہ بننا لکھا تھا مین اُسکی ہو چکی ہون اب اگر خداوند
یسوع نے ایک شوہر دار عورت کے ساتھ دوسرے عقد کرنے کی کسی کو اجازت دی ہو اور شہولی ورجن
اُس عورت پر لعنت نکرین تو بیشک کوئی وہ عورت بادشاہ کے ایسے حکم سے سرتابی نہین کر سکتی ہے
جس کسی کو اسکی مذہبی سکینتے میری طرح بالکل بے دست و پا کر دیا ہو لیکن مین تو اس قابل ہی نہین اور نہ
ایسا مجھ سے ہو سکتا ہے۔ مجکو تو خدا کے لئے اس سے معاف ہی رکھئے"
ہنوریا کی یہ تقریر سنکر ثارساند کو اچھی طرح سے یہ یقین کر لینا پڑا کہ یہ عورت کسیطرح میرے قابو مین نہین
آسکتی اور پھر اُس نے اپنا طرز کلام بدلکر اسطرح کہا "اچھا۔ اگر اس عزت اور مرتبے کے حاصل
کرنے مین تیری تقدیر میرے ساتھ دشمنی کر رہی ہے اور ناجنسی کی وجہ سے یہان رہنے مین تیری
حالت اُسی وحشی پنچھی کیطرح جو سب سے زیادہ خدا کی اشرف المخلوقات کی قابل قدر صحبت سے متنفر
ہو کر قفس مین اس لیے پھڑپھڑا رہی ہو کہ اس آرام اور آسایش سے چھوٹ کر پھر دانے کیلئے محتاج
پھرے تو بسم اللہ تم مجکو اپنے حسب و نسب اور اپنے وطن سے مطلع کر دو۔ مین تمکو وہان بھیجدون"
ثارساند کی اس سوال سے کچھ اور غرض نہ تھی اور شاید اُس سے ایسا بھی نہ ہوتا جسکا وہ عذر کر رہا تھا
لیکن ہنوریا کے حسن و جمال۔ اُسکی ہٹ اور انکار اور اُسکے غیور ہونے نے اُسکے دل مین اس امر کا بہت
اشتیاق پیدا کر دیا تھا کہ وہ کسی طرح اس امر سے واقف ہو کہ یہ عورت کس معزز خاندان سے ہے
اور اسی قابل ہے کہ مین اسکو اپنی ملکہ بنا سکون یا نہین۔ لیکن جسوقت ثارساند نے اس جملے کو ختم
کیا تھا اسوقت ڈاینا کے چہرے پر ایک بدیہی تغیر پیدا ہو گیا تھا۔ اُداسی اُسکے چہرے پر چھا گئی تھی ہوائیان

آنسو نے لگین تھین - اور اُسنے بے اختیار اپنے دانت کے نیچے انگلی داب لی تھی اور گو فوراً کسی آنے والے خیال نے اسکی اس عارضی حالت مین تبدیلی پیدا کردی مگر پھر بھی قلبی اضطراب کی خاص خاص علامات ڈائنا کے چھپائے اب بھی نہین چھپتے تھے اور گو بادشاہ کی نظر اسوقت اتفاق سے اسپر نہین پڑی مگر وہ آنکھین ضرور کھٹک سکتی تھین جنکو قیافہ شناسی مین کچھ بھی دخل ہوتی - اسکا یکبارگی چہرے کا سفید ہو جانا بتا رہا تھا کہ کوئی آنیوالا اندیشہ اور خوف اسکا خون اسکے دل کیطرف بہا لیگیا اور اُسکی گھبرائی ہوئی نگاہین زبان حال سے کہہ رہی تھین کہ اسکی آنکھون کے سامنے اسوقت کچھ امید و بیم کے نقشے پھر رہے ہین جس سے یہ اسقدر منتشر ہو -

ہنوریا کے اُڑے ہوئے حواس اور کھوئی ہوئی عقل کیلئے یہ وقت بہت نازک تھا - کچھ تو اسکا دل کہتا تھا کہ مین اپنے افسوسناک حالات سے اسکو مطلع کردون - شاید کچھ رحم ہی آجائے اور کہین طرح طرح کے خوفناک اندیشے اسکی آنکھونکے سامنے آ آکر اسکو کہنے سے منع کرتے تھے - انتشار تھا اُلجھن تھی اور ایسی حالتمین اسکی وہ زبان جسکو اسوقت کچھ کہتے نہین بنتا آنکھ اُٹھکے اسطرح کہ رہی تھی کہ مین خواہ اس عذاب سے چھوٹون یا نہ چھوٹون مجکو مرجانا قبول ہے - لیکن اس حالت مین ہوکر اپنے خاندان کو اپنی زبان سے بدنام کرنا نہین چاہتی - نہ میرا کچھ نام نہ میرا کہین وطن اگر آپکو بیکس و مضطر پر رحم آسکتا ہے تو بس یہی آپکی عنایت کافی ہے کہ آپ مجکو یہان سے نکالدین - جہان میرا جی چاہیگا چلی جاؤنگی "

ہنوریا کی اس تقریر سے گو مارسماند کے مزاج مین کسیقدر برہمی آئی - اسکا چہرہ معمول سے زیادہ سرخ ہوگیا - اسکی آنکھین لال لال ہوگئین اور یہ حال دیکھکر اس امر کا بہت اندیشہ ہوتا تھا کہ دیکھئے یہ اسکا غصہ بیچاری ہنوریا کے ساتھ کیا ستم کریگا مگر ہنوریا کی بھولی بھولی صورت اور صورت پر چھائی ہوئی بیکسی نے سفارشی بنکر کسیقدر اُسکے غصے کی بھڑکی ہوئی آگ کو ٹھنڈا کر دیا اور وہ ڈائنا کو وہین چھوڑکر اپنے دل سے یہ کہتا ہوا وہ کہ خیر چندے اور دیکھ لینا چاہیئے ابھی مین بیماری سے اُٹھا ہون اور شاید جبتک کچھ اسکا مزاج راہ پر بھی آجائے ورنہ پھر دیکھا جائیگا - یہ کرہی کیا سکتی ہے " یہان سے چلا گیا -

مارسماند کے جانیکے بعد ڈائنا نے ادھر اُدھر کی باتین کرکے ہنوریا کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہا لیکن اسوقت تک تو اسنے مطلق خیال نہین کیا جب تک کہ اور عورتین حاضر رہین لیکن جب تخلیہ ہوگیا اور بجز دیلی کے اور کوئی غیر یہان نہ رہا تو ڈائنا نے بہت سرگوشی کیساتھ کوئی بات ہنوریا کے کان مین کہی - خدا جانے کس قسم کی بات تھی کہ یا تو ہنوریا چپ منہ لٹکائے پڑی ہوئی تھی یا یکبارگی اُٹھکر بیٹھ گئی - ایکسنسنی اور تازہ روح اس کے جسم مین آگئی کچھ تیر تہ رہ ہوکر سب پوچھا اور نہ معلوم ہوا - صاحب اب ملاکہ ... ہونٹھون سے بے اختیار کچھ

تبسم کی کیفیت پیدا ہوگئی جنپر عرصے سے ہنسی کا آنا تو کیا معنے ہان اکثر غم اور غصے مین ہونٹون پچ چبا لینے کی وجہ نیل ضرور پڑگئے تھے اسکے اوداس چہرے پر خوشی کے آثار نمودار ہوگئے اور زرد زرد رخسارون پر جا بجا یہ معلوم ہوا کہ خون پچ مین لیتا ہوا چلا آتا ہے اور اسکی سُرخ سُرخ جھلکیان اپنی اپنی طرز کے تماشے دکھلا رہی ہین۔ یہ سب کچھ تھا لیکن ہنور یا سے بتلائے بلا عورت کے اسطرح یک بیک خوش ہونیکی کوئی خاص وجہ خود بہن مین نہین آتی ہے وہ تو آسمان کی ستائی ہوئی تھی۔ اسکی تقدیر خراب تھی۔ اسکو تو رات دن رونے سے شغل تھا اسکے پاس اس ہجوم خوشی کا بھلا کیا کام۔ ایسی حالت مین اسکے دل خوش ہونیکی اگر کوئی وجہ ہوسکتی تھی تو اس بلا سے اپنی رہائی کی امید یا جان سے ملنے کی خوشخبری لیکن ہمکو تو ابتک ایک کی بھی خبر نہین یہ خوشی جسمین کچھ امید و بیم کی کیفیت ملی ہوئی تھی کچھ اسیوقت کیلئے مخصوص بھی تھی بلکہ اسکو جسقدر ثبات بھی تھا مگو اسکی کوئی وجہ ہو مگر دیکھا گیا کہ یہ خوشی ہنور یا کے دل کے ساتھ کچھ اچھا سلوک کر گئی۔ اب بعض برونز اسکی حالت پہلے سے سنبھلتی جاتی ہے اور اکثر اوقات اکیلے بیٹھ بیٹھ کر دانتا سے خوب آہستہ آہستہ باتین ہوتی ہین

آٹھوان باب

غس کم جہان پاک

ہم نہین اے آہ تو سارا زمانہ ہیچ ہے
پھونک دے سبکو جمین ہیچ آسمان ہو کوئی ہو

واقعی دل جلونکی آہ بیکار نہین جاتی۔ کبھی نہ کبھی اپنا اثر دکھا ہی دیتی ہے۔ شمع رات بھر جلتے جلتے جب ختم ہوتی ہے تو بالآخر اُسکے منہ سے آہ ہونکا لکتا ہوا دھوان اُس آگ کو بھی نیست و نابود کرہی دیتا ہے جسنے اس کو رات بھر جلا جلا کر خوب ہی آٹھ آٹھ آنسوؤن رلایا تھا۔ وہ زمین جسنے خدا جانے کتنونکو کھا لیا ایک دن دیکھ لیجئے گا اسکا کلیجہ بھی کسی سینہ فگار دلریش عاشق کے قلب کیطرح پھٹ جائے گا اور یہ بھی سُن لیجئے گا کہ کسی دن وہ آسمان بھی آج چکنا چور ہو کر رہی پڑا جسنے خدا کے بندون کو بہت ستایا تھا۔ دیکھئے جب گرسونکی تیز دھوپنے زمین سے آسمان تک ایک قیامت برپا کردی ہے۔ ہل چل پڑگئی۔ الامان۔ الحفیظ کی صدائین بلند ہوئین اور آفتاب کی گرمی زمین کے ساتون طبق مین گھس گھس کر پانی کے اُن ننھے ننھے اجزاء کو بھاپ بناکر زبردستی اوپر لے چلین جو ڈر کے مارے زمانے کی نظر بچا کر خدا جانے زمین کے کس کونے مین چھپ رہے تھے۔ تو پھر آخر کیا ہوا؟ کسی کی آہ اثر کر گئی ہے۔ برسات کا موسم آگیا اور دیکھتے ہی دیکھتے دیکھتے آفتاب کی شرمساری ہوگئی دیکھئے وہ اودی اودی گھٹائین اُٹھتی چلی آتی ہین کسطرح جسطرح کوئی شرابی

جھومتا ہوا چلا آتا ہو - وہ اگھٹین - وہ بادل گرجا - وہ بجلی چمکی اور وہ آسمان کسی رنج و غم مین کسی
حرمان نصیب عاشق کیطرح رو دیا - صبح ہوئے گو کچھ عرصہ ہوگیا ہی مگر ابر کیوجہ سے ابھی یہ نہین معلوم ہوتا کہ
آفتاب کہین نکلا بھی ہی - نہ کہین اُسکی کرنین نظر آتی ہین - نہ کہین دھوپ معلوم ہوتی ہی - نہین پھوار
پڑ رہی ہی اور بوندیونکے لگاتار آنے والے سلسلہ نے فضائے آسمان مین بہت خوبصورتی کے ساتھ
جدول کشی کر دی ہی - جو صبح کی ہلکی روشنی ابر گھرے ہوئے ابر کی تاریکی مین بہت اچھی معلوم ہوتی ہی
اور اُن بے آبی خطوط کے نزدیک نزدیک ہونے اور ملجانیکی وجہ سے یہی معلوم ہوتا ہی کہ شاید زمین سے
آسمان تک دھوان سا بھرا ہی - ایشیس اپنے ریونا والے مکان کے ایک پُر تکلف کمرے مین تنہا بیٹھا
ہوا ہی اور کوئی آس پاس نہین - مگر ہان برسات مین بعض بعض اوقات تیز ہوا کے چلنے والے جھونکے
بوندیونسے ٹھنڈے ہو ہو کر اُسکے پاس آتے ہین اور اُس غور و فکر سے اسکو چونکا دیتے ہین جس
اسوقت اسکو اور سبھی گونسے یہان علحدہ لاکر بٹھایا - لیکن اسکو فکر کس بات کی؟ اگر ہوگی بھی تو
کسی کو فریب دینے کی یا کسی کوئی اور تازہ چال چلنے کی جسکی ہمیشہ سے اسکو عادت ہی - لیکن عام
قاعدہ ہی کہ جب کوئی شخص علی الخصوص جسکو زیادہ بکنے کی عادت ہوتی ہی - اور وہ دیر تک خاموش
بیٹھا رہتا ہی - تو اُسکی طبیعت مین اُلجھن ہوتی ہی - دلپر گرمی اُٹھتی ہی اور وہ خواہ مخواہ اس امر پر
مجبور ہوتا ہی کہ کچھ باتین کرتا اور اُسکے دلکے بخارات نکلتے جو باتین نہ کرنے کی وجہ سے ابتک سینے مین بند
تھے - ایشیس نے ایک مرتبہ اپنا جھکا ہوا سر اُٹھایا اور آپ ہی آپ اپنے دلسے اسطرح کہنے لگا "وہ کسی
طرح مطلب نکلتا نظر نہین آتا - ملکہ پلیڈیا کا تو کچھ خدشہ معلوم ہوتا تھا مگر آجکل انکی علالت اُسی
کا موقع نہین دیتی کہ اُنسے اس معاملے مین کچھ کہا جائے اسمین کوئی شک نہین اگر میرے لڑکے کا عقد
انکی پوتی سے ہوجاتا - تو بس پھر کیا تھا یہ تاج - یہ تخت - یہ ملک اور یہ مال سب اپنا ہی تھا لیکن تقدیر
اُمور کو کیا کیجیے - انکو بیمار بھی آجکل ہونا تھا - اور اگر یہ کہین گذر گئین تو پھر دلین تنی ان سے اس کام کا
نکلنا شاید کسیقدر مشکل ہوگا" - اسیقدر باتین اسنے اپنے دل سے کی تھین کہ طبیعت کی بے حظی نے اسکو
تھوڑی دیر کے لیے پھر خاموش کر دیا"

آجکل کچھ دنون سے ایشیس کو جو خبط ہوا ہی اور جن فکرون مین وہ رات دن غلطان پیچان رہتا ہی اسکو ہمارے
ناول کے ناظرین یقیناً جانتے ہونگے - گو ہر انسان کے نفس امارہ کی یہی خواہش ہوتی ہی کہ اسکے جاہ و مراتب
کا ستارہ اسیطرح روز بروز ترقی کرتا جائے جسطرح پہلی رات کا چاند چودھوین تاریخ تک - اور ساری دُنیا
کی جاہ و ثروت اُسی کے قبضے مین آجائے - لیکن اسکے ساتھ اُسکو خواہش بھی ایسی چیز کی کرنی چاہیے جو اس کے

حوصلے سے زیادہ تھوا ایشیس کا یہ خیال کہ ویلین ٹشتی ان کی بیٹی کیساتھ اپنے بیٹے کی شادی کر دون اور
اس ذریعہ سے اُسکے ملک اور مال کا دعویدار ہون - یہ ایک ایسا رکیک خیال تھا کہ جسکی نسبت ایک لائق
اور ہوشیار وزیر کے واسطے کسیقدر غیر موزون معلوم ہوتا ہے اور پھر ایسی حالتین کہ جب اُس نے شاہزادی
ہنوریا کے معاملے مین پلیٹ دیا اور ویلین ٹشتی ان کی طمع غلیظ کا حال اچھی طرح خود اپنی آنکھون سے
دیکھا تھا - لیکن ہے یہ کہ لالچ بُری بلا ہے - اس کمبخت عارضے کے پیدا ہوتے ہی انسان کے دماغ مین خلل
آجاتا ہے - اسکی عقل جاتی رہتی ہے - سب اسکو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہین - ساری دنیا مین وہ انگشت نما
ہو جاتا ہے - مگر اسکی آنکھین بند ہوتی ہین اور وہ کچھ نہین دیکھتا -

ایشیس اسیطرح چپ سکوت مین بیٹھا ہوا تھا کہ ایک خادم نے سامنے آکر عرض کیا "جناب عالی
فرانس سے ایک آدمی آیا ہے اور حضور مین باریاب ہونا چاہتا ہے"

ایشیس - (تعجب کے لہجے مین) فرانس سے؟ اچھا آنے دو"

یہ حکم ہوتے ہی ایک شخص لا کر حاضر کیا گیا - اُس نے آداب بجا لا کر ایک سربمہر خط اُسکے سامنے پیش کیا -
معلوم نہین یہ کس کا خط تھا کہ اُسوقت اُسکے کھولنے مین اُسکے ہاتھ اُس سے زیادہ عجلت کر رہے تھے جسقدر
کسی مدت سے عاشق کو اپنی معشوق کے خط پڑھنے مین جلدی کرنی چاہیئے - جلدی جلدی لفافہ چاک
کیا اور بہت اشتیاق کے ساتھ پڑھنا شروع کیا - یہ بہت مختصر خط تھا - اور جسقدر لکھا تھا وہ ایسا تو تھا
کہ خط تقدیر ہی کیطرح پڑھا ہی جاتا ہو مگر ہان البتہ اُس کا سمجھنا نوشتہ تقدیر کے سمجھنے سے کچھ مشکل نہ تھا اور
اگر سارے خط مین کوئی مطلب خیز فقرہ تھا تو وہ یہی تھا کہ "مین اپنا کام کر چکا - بس یہی سمجھنا چاہیے کہ
میرا جادو اچھی طرح چلگیا - اگر کچھ کسر باقی رہگئی ہے تو وہ فقط اس لئے قصداً اُٹھا رکھی گئی ہے کہ فوجی تدبیر سے
سے اطمینان ہو جائے - حفاظت کیلئے جلد تھوڑی فوج آنی چاہیئے" لیکن اسوقت ایشیس کی حالت دیکھنے
سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ اس خط کا مطلب اچھی طرح سمجھ گیا ہے - اُسکی آنکھون سے آنسو جاتا تھا ہونٹو
پر تبسم - اور چہرے پر اُس جگہ بے انتہا خوشی نظر آتی تھی جہان اُس سے تھوڑی دیر پہلے بہت غور اور فکر کے نشان
پائے جاتے تھے - ایشیس اور اُس شخص سے پہلے اسوقت جو گفتگو ہوئی اسکا سمجھنا بھی خط کے مضمون سمجھنے سے
کم مشکل نہ تھا - مگر ہان کئی بار جان اور ہنوریا کا نام ضرور آیا اور یہ شخص بھی چونکہ فرانس ہی سے آیا ہے
اس بنا پر ہم یہ قیاس کر سکتے ہین کہ غالباً یہ گفتگو بھی اُنھین دونو کی بابت ہو گی اور ایسکے ساتھ جب ہم
ایشیس کے اسوقت مسرت کیطرف خیال کرتے ہین تو ڈرتے ڈرتے یہ نتیجہ نکالنے کا موقع ملتا ہے کہ خدانخواستہ
خدانخواستہ ہمارے دوست جان اور اسکی پیاری محبوبہ پر کوئی اور آفت آنے والی ہے - یا اُنھین دونو مین سے

کوئی ایشیس کے اُن آدمیونکو مل گیا ہی جو انکا پتہ لگانیکے لئے بخفی طور پر چارو نطرف چھٹے ہوئے ہین لیکن جان کی نسبت تو ہم کہہ سکتے ہین مگر ہان ہنوریا کو تو اس سے پہلے فلٹے سین مین ابھی ابھی ہم نے نارسمانڈ کے باغ مین چھوڑا تھا۔

تھوڑی دیر تک تو آج دونون مین اُسی قسم کی باتین ہوتی رہین۔ مگر پھر اسوقت سو سوار اپنے خاص سوارونمین سے ایشیس نے اسکے ساتھ کئے اور اُسی دم سبکو فہمایش کرکے فرانس کیطرف روانہ کردیا۔

اَب آسمان برسکر کچھ کھُل گیا ہی۔ ہوا کے تیز جھونکے کسی شوخ۔ شریر حسین کی قیامت خیز چال کا خاک اُڑاتے ہوئے چل رہے ہین۔ اور ابر کے ٹکڑے اُنھین کے ساتھ ساتھ کسی [illegible] ہی کی [illegible] پر چپ جاتا ہی پھر کچھ کرنونکی جھلکیان معلوم ہوتی ہین۔ اور پھر ابر کا ٹکڑا اُنکو چھپا لیتا ہی اور یہ کیفیت دیکھ دیکھ کر یاد آئے کبھی کا سنا سُنایا وہ عضب کا واقعہ یاد ہی تو آجاتا ہی کہ کوئی شوخ چنچل جسکو کمسنی اور الھڑپنے کا تقاضا یا جوش جوانی کی اُمنگ لئے رحسن و جمال کی قدرتی شوخی کسیطرح اسکو ایکحالپر دم بھر بھی ٹھہرنے دیتی ہو۔ کبھی تو پردے سے مُنھ نکالکر جھانکتی ہی اور پھر فوراً ایک ادا کیساتھ فوراً چھپالے پھر دل نمانے کنکھیونسے دیکھے اور اگر پھر اتفاق سے ایسی ہی زیادہ شرم آجائے تو گھبراکر دونون ہاتھون سے مُنھ چھپالے۔ تھوڑی ہی دیر میں تو یہ معلوم ہوتا ہی کہ آفتاب نے نکل کران ہرے ہرے پتونسے ہزارون جھکتی ہوئی کرنین پیدا کردی ہین جنکے منھ کو ابھی آب رحمت نے گرد و غبار سے دھو دھلاکر خوب صاف کردیا تھا اور وہ زمین کا ہر ایک حصہ اسوقت بجائے خود آفتابی یا چاندی کی زمین بنگیا ہو جسمین ابھی کا برسا ہوا پانی تھوڑا بھرا رہگیا ہوا اور پھر تھوڑی ہی دیر مین ایک قسم کا ہلکا ہلکا اندھیرا ساری دنیا مین پیدا ہوجاتا ہی جسکا لطف بھی اپنے رنگ مین لاجواب ہی ہوتا ہی۔ ایشیس اُسی کمرے کے آگے جسمین وہ ابھی بیٹھا ہوا تھا۔ سوارونکے بھیجنے کے بعد اب ٹہل رہا ہی۔ اور یہ باتین اپنے دل سے ہو رہی ہین "بس اب کیا ہی پالا مار لیا ہی۔ ڈنجسک* نے خدا جانے کیا ترکیب کی ہی۔ بڑا ہوشیار آدمی ہی۔ یہ لوگ پہنچے اور وہ ہنوریا کو لیکر یہان سے چلا۔ (کسیقدر افسوس سے) مگر جان کی ابھی تک کچھ خبر نہین ملی۔ ویلین تنی ان اور ملکہ دونون مجھ سے بہت خوش ہونگے اور یقیناً میرے اس کارگذاری کے صلے مین سب کام بنجائین اور کیا عجب ہی جو اس خوشخبری کو سنکر وہ آج ہی میری درخواست منظور کرلین۔ مگر ملکہ کی علالت کا ضرور خیال ہوتا ہی۔ لیکن آئیے بھی چلکر اس خبر کی اطلاع تو کرین آخر اسمین ہرج ہی کیا ہی۔ دیکھین تو کسقدر خوش ہوتی ہین اور اس خوشی سے میرے لئے کیا نتیجہ پیدا

* یہ ایک شخص کا نام ہی جسکو ایشیس نے پیشتر جان اور ہنوریا کی تلاش کے لئے بھیجا تھا ۱۲

ہوتا ہی - مگر ہان ابھی اُن کو یہ نہین بتلانا چاہیئے کہ ہنوریا مارسماند کے پاس ہی ورنہ مارسماند سے اور اُنسے
کسیقدر مراسم ہین شاید یہ بالا ہی بالا مارسماند کو خط لکھکر ہنوریا کو بلالین اور پھر میری کارگذاری کچھ
ثابت ہو [illegible] نہین [illegible]
کے لئے گھوڑا مانگا - اور سوار ہوکر شاہی ایوان کیطرف چلا - ملکہ پلیڈیا کا چونکہ اب سن زیادہ ہوگیا ہی اور
وہ اصلی حرارت بالکل تشریف لیگئی ہی جسکا دور دورہ کچھ جوانی ہی کے عالم مین خوب ہوتا ہی - رطوبات
کی زیادتی اور دماغ ضعیف ہوجانیسے پٹھون کی عام کمزوری غالب آگئی ہی اور اسوجہ سے اب کچھ
دنون سے وہ اکثر نزلہ کے عوارض مین مبتلا رہتی ہی -

اسوقت بھی وہ اپنے ایوان خاص شاہی مین بیٹھی تھکی ہی - ضعف کی زیادتی گو اسکے اعضا کو بوجھل اور
بیقابو بناکر بار بار پلنگ پر لٹانا چاہتی ہی لیکن سینہ کی تنگی جو اسکو اچھی طرح سانس بھی نہین لینے دیتی ہی
پٹھون کے کھچ جانیکی وجہ سے کسیطرح اسکو لیٹنے نہین دیتی اور اس سبب سے وہ اپنا سر گاؤتکیہ پر رکھے ہوئے
الٹی الٹی سانسین لے رہی ہی - دمہ کا زور ہی - کھون کھون کر رہی ہی - اور ہوا کی آنے جانیوالی نالیون مین
بلغم کے مجتمع ہونے سے اسکا سینہ ارگن باجا بنگیا ہی جس سے طرح طرح کی آوازین نکل رہی ہین چارون
طرف اطبا کا مجمع ہی اور اُس خرابی پیدا کرنیوالی چیز کی مجسم صورت یہان نظر آتی ہی جو دُنیا مین اختلاف
کے نام سے مشہور ہی - کسی طبیب کی رائے کسی سے ملتی نہ تھی اور ہر ایک دوسرے کے خلاف ہی کہتا تھا - دوائیون
کی بھرمار ہو رہی ہی اور جو کوئی دوا دیتا ہی وہ استعمال کرلی جاتی ہی - گو اس قسم کا علاج بجز ضرر کے
کبھی فائدہ نہین دیتا مگر خدا جانے اسوقت کیا اتفاق ہوا کہ کسی کی کوئی دوا لگ گئی - کہ ہوگئی اور تھوڑی
دیر کے لئے پلیڈیا اس قابل ہوئی کہ کچھ بات چیت کرے -

ایشیس ابتک چُپ تھا لیکن اب ملکہ کا مزاج کسقدر سنبھلا ہوا دیکھکر مزاج پرسی کی اور دعائے
صحت دینے کے بعد کہا وہ بیشک بیمار اور اُسکے تیماردار ونکے لئے وہ انتشار کی گھڑیان بہت ہی نازک
اور سخت ہوتی ہین جنمین مرض کے سخت حلے ہون اور ایسے وقت مین عموماً ہر شخص کا یہی دل چاہتا ہی کہ اسوقت
کوئی صورت ایسی ہو کہ کوئی خدا کا بندہ ایسا ہوتا کہ جسکے دستِ شفا سے ابھی صحت ہوجاتی لیکن ایک
اضطراب کا خیال ہی اور اضطراب کے فصل کا جیسا کچھ نتیجہ ہوتا ہی اسکو تمام جانتا ہی میرے نزدیک جسکا علاج کیا
جائے - استقلال کیساتھ کیا جائے اور جو دوا استعمال کیجائے - اسکا اثر دیکھ لیا جائے "

ملکہ "ہان یہ صحیح ہی لیکن جب کسی کی جان پر بنجاتی ہی اُسکو اسوقت کسی بات کا خیال نہین رہتا
اور وہ یہی چاہتا ہی کہ کوئی دوا ایسی پہنچے جس سے جان بچ جاتی - اگر ایک ہی دوا اور ایک ہی کے اوپر تکیہ

کئے بیٹھے رہیں تو بس جان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھنا چاہیئے - جسکا تجربہ ابھی ابھی ہو چکا ہے - اگر اسطرح علاج میں مستعدی اور جلدی نہ کیجاتی تو بھلا کیونکر اب تک مجھکو افاقہ ہوتا؟"

ایشیس " نہیں - میں تو یہ عرض نہیں کرتا کہ کسی کے علاج میں مستعدی سے کام نہ لیا جائے - مرض سے غفلت کرنی یا اُسکو خفیف سمجھنا تو خود ہی ایک ایسا مرض ہے کہ جسکی دوا ہی نہیں - مگر ہاں مستعدی اسکا نام نہیں ہے کہ بہت جلدی جلدی دوا پر دوا استعمال کیجائے یا دم بھر میں اسکا علاج اور ذرا دیر میں دوسرے کا علاج ہو - اس سے مریض بالکل تختہ مشق بنجاتا ہے اور کوئی طبیب اچھی طرح مزاج سے آشنا نہیں ہوتا - اگر اس قسم کے علاج نے اتفاق سے اسوقت فائدہ بخشا تو یہ حضور کا اقبال ہے لیکن علاج معالجہ کو جو پسندیدہ قاعدہ ہے اسکے خلاف نہیں کرنا چاہیئے "

ایشیس کی یہ رائے بھی صحیح تھی اور ملکہ کو ضعف بھی زائد تھا اسوجہ سے یہ تو خاموش ہو رہی لیکن ایشیس نے پھر کہا " ہاں میں حضور کو اس امر کی خوشخبری دیتا ہوں کہ میں نے شاہزادی ہنوریا کا پتہ لگا لیا "

ملکہ " (تعجب کے لہجے میں) سچ! یہ کہاں -

ایشیس " حضور ابھی مجھکو اس امر کی تو اطلاع نہیں ہے کہ وہ خاص کس جگہ ہیں - مگر ہاں اتنا معلوم ہوا کہ وہ فرانس کیطرف کہیں ہیں اور نہایت محفوظ جگہ "

ملکہ " تو پھر بھی انکا ملنا مشکل ہے - کیوں - اور وہ مکھرلم جان "

ایشیس " ہاں اُنکا ملنا تو بہت مشکل - مگر میں نے بندوبست اچھا کیا ہے - بڑے بڑے ہوشیار آدمی اس کام پر مقرر کیے ہیں اور کسیقدر فوج بھی بھیجدی ہے - لیکن جان کی خبر ابتک نہیں ملی "

اب یہ بات اچھی طرح معلوم ہوئی کہ وہ شخص جو ابھی فرانس سے خط لیکر آیا تھا وہ ایشیس کو اسی امر کی خبر دینے آیا تھا - گو یہ تو اچھی طرح نہیں معلوم کہ پلیسڈیا کو اسوقت خوشی کس امر کی تھی - جوش محبت کے ساتھ ہنوریا سے ملنے کی - یا اب اُس سے انتقام لینے کا موقع ملنے کی - مگر ہاں اسوقت یہ ضرور دیکھا کہ اس علالت کی حالت میں بھی فوراً پلیسڈیا کے چہرے پر رونق آگئی اور اس نے اپنی کمزور آواز سے کہا - میں ضعف کیوجہ سے اسوقت تمھاری اس حسن تدبیر کی تعریف نہیں کرسکتی لیکن انصاف کی بات یہ ہے کہ تم نے بہت بڑا کام کیا "

ایشیس " دنیا سازی کے طور پر) خدا سلامت رکھے - یہ حضور کی قدر دانی ہے - ورنہ میں کیا اور میری تدبیر کیا - جو کچھ ہوا آپکے اقبال سے ہوا - ورنہ یہ کام کہیں اسطرح ہونیوالا تھا - کسکو امید تھی - لیکن پیر و مرشد - گو عرض کرنیکا اسوقت موقع نہیں ہے مگر تاہم میں بہت ادب کے ساتھ پھر حضور کو

پہرا بٹھا دیا جاے اور کل فوج کو حکم دیدیجئے کہ فوراً تیار ہو۔"

شاہی حکم کی فوراً تعمیل ہوی اور وہ سب لوگ اُسیوقت پکڑ آے جو جان کے شاگرد پیشے میں شامل تھے بیچاروں پر سختی ہونے لگی، اور مار مار کر ان سے جان کے جانیکا حال پوچھا گیا لیکن وہ بیچارے کیا جانتے تھے سبنے رو رو کر قسمیں کہا کہا کر جو بالاتفاق بیان کیا کہ ہم تو حضور رات کو سو رہے تھے ہمکو اس کی مطلق خبر نہیں کہ وہ کیوں اور کہاں اور کس وقت چلے گئے۔ مگر ہاں ہم لوگ جب صبح اُٹھے تو ہمنے کسیکو نپایا اور یہی سنا تھا جو اسوقت وہاں پر سے رہا ہے ہماری حیرت زدہ آنکھوں کو دیکھنا نصیب ہوا۔ جو اصل حالت تھی وہ ہمنے عرض کردی اور یوں حضور ہمارے مالک ہیں جا ہیں مار ڈالیں۔

ان لوگوں کے صاف بیان سے چونکہ راستی کی بو آتی تھی اس سبب سے ملیپیڈیا نے سب کو چھوڑ دیا اور پھر خود ان انتظاموں کی طرف متوجہ ہوی جو بھاگے ہوؤں کے تلاش کے متعلق تھا۔ اب یہ خبر سارے شہر میں اسطرح پھیل رہی ہے جسطرح اسوقت مشرقی افق سے کسیقدر بلند ہوجانے والے آفتاب کی کرنیں ساری دنیا میں پھیل رہی ہیں۔ جس طرف کان لگا کر سنئے یہی تذکرے ہیں یہی چرچے اور عجیب لطف کی بات یہ ہے کہ جو یہ واقعہ سنتا ہے وہ بجاے اسکے کہ بٹوریا کی اس حرکت کو حقارت کی نظر سے اور بری نظر سے دیکھے اپنے دلمیں اسکے ماں باپ پر لعن اور نفرین کرتا ہے اور وہ بچہ . . . . ایسے ہوگیا اسکو حفاظت جان اور شیخ کے مجبور کردینے والے تقاضے پر محمول کرکے سب اُسکو یہی کہتے ہیں کہ بیچاری نے بہت دنوں اپنی جوانی کی تڑکتے والی خواہشوں کو چھپایا کہ زبردست ہاتھوں سے روکا مگر پھر آخر کب تک کوئی اپنے دل پر جبر کرسکتا ہے۔ ماں باپ نے تو اس کی شادی نہ کرنیکا . . . دل میں عہد ہی کرلیا تھا کیا کرتی مجبور ہوگئی اور عزت آبرو کو سلام کرکے . . . جا . . . اپنی کُل بھائی کا

اور اس میں کوئی شک ہو . . . . جوش جوانی کی وہ . . . گھڑیاں . . . کے . . . ایک سکنڈ میں . . . تمنا . . . [illegible]

محض ایک . . . وجوہ . . . ثابت کر . . . [illegible]

کو اچھی طرح سے یقین دلا سکتا ہے . . . [illegible] . . . موافق ہر چیز . . . [illegible]

دلو . . . ہوتا ہے تو ہو رہا بیشک . . . [illegible] . . . ایک . . . [illegible]

. . . سکے اس زمانہ میں تو ضرور ضروری . . . [illegible] . . . دنیا میں

اس اہم کام کی یاد دلانا چاہتا ہون جو میرے حوصلے سے تو کہین باہر ہے مگر حضور کے نزدیک بہت ہی سہل ہے
ملکہ - مین سمجھی مگر میری حالت اسوقت اس قابل نہین ہی کہ مین اسکا کچھ جواب دون - تم شاہزادے
صاحب کا عندیہ تو لو - دیکھو وہ کیا کہتے ہین - اور یہ کہکر خاموش ہو رہی -
ایشیس کو بھی اب اصرار کا کوئی موقع نہ تھا اور اسنے یہ بھی دیکھا کہ پلیڈیلنے استغفار کہنے کے بعد اپنی آنکھیں
بند کر لین ہین اسوجہ سے وہ بھی وہان سے آداب تسلیمات بجالا کر اُٹھا اور خاص شاہی محل مین داخل ہوا -
یہ ایک بہت بڑی عمارت تھی جو بہت سے مکانات کو اپنے احاطہ کے اندر لئے ہوئے تھی بہت اچھے اچھے
مکان بنے ہوئے تھے اور اُنھین سے ایک عالی شان کوٹھی کے آگے برآمدے مین ویلین ٹینی ان دنون بیٹھا
ہوا تھا - یہ کوٹھی طرح طرح کے قیمتی پتھرون سے بنائی گئی تھی اور اسکے فرش مین بالکل سنگ مرمر سے کام لیا
گیا جو اس کوٹھی کے برآمدے ہی تک ختم نہین ہو گیا تھا بلکہ برآمدے کے باہر نکلکر اس جگہ تک پھیلتا
چلا گیا تھا جہان سے ایک مختصر چمن نے زمین کے نرم نرم حصے کو اپنے نشو و نما کے لئے منتخب کر لیا تھا -
یہ چمن کا تختہ اس کوٹھی کے سامنے بہت بھلا معلوم ہوتا تھا - سبزے کا ہرا ہرا رنگ پھولون کی خوشنمائیان
اُن آنکھون مین نور اور دل مین سرور پیدا کرتی ہی جو اس کوٹھی مین رہتے تھے - ویلین ٹینی ان کے داہنے
ہاتھ پر خواجہ سراؤن کی صف دست بستہ کھڑی تھی - ایک طرف تمیز دار خوبصورت خوبصورت کنیزین حاضر تھین
سامنے میز لگی تھی میز پر گلدستہ - دو چار شراب پینے کے گلاس اور ایک تلوار میان سے کھچی ہوئی رکھی
تھی جسکے مرصع قبضے پر سونے کا کام نفاست کے ساتھ کیا گیا ہی - پری پیکر کنیزین ساقی گری کی
خدمت پر معمور ہین - مصاحب بیٹھے ہوئے ہین اور مئے خوشگوار کا دور چل رہا ہی - ابر گھرا ہوا تھا - بوندیان
پڑ رہی تھین اور بوتل کے کاگ اُڑنے کی صدا رعد کی آواز مین ملکر کچھ عجیب لطف پیدا کر رہی تھی
وائن گلاس کی وہ تڑپ بجلی کو تڑپائے دیتی ہی جسمین پلانیوالون کے نازک ہاتھ کے ہل جانیکی
وجہ سے مئے ارغوانی کا جنبش کر جانا اور اُس جنبش کیساتھین اسکا سُرخ سُرخ رنگ غضب کر رہا تھا - ایشیس
جا کر بیٹھ گیا اور ویلین ٹینی ان کے اصرار سے دو تین جام آب آتش رنگ کے اُڑائے - مزاج تیز ہوا
خیالات نے وسعت کی لی اور ادھر اُدھر کی باتون کے بعد ہنوریا کا تذکرہ شروع ہوا - ایشیس کے
مزاج مین ہمیشہ سے خود ستائی کی عادت تھی - اُسنے ہنوریا کے پتہ لگانے مین در پردہ اپنے بہت حقوق
ثابت کئے اور اپنی کارگذاریون کی داد چاہی - ویلین ٹینی ان کمبخت کو ہمیشہ سے ہنوریا کیساتھ ایک
قسم کا بغض تھا اسوجہ سے ہنوریا کے پتہ ملنے کی خبر اُسکے تن کو بہت خوش کر گئی - ایشیس کی بہت تعریف
کی اور وہ تعریف کے کلمے جنھون نے تکبر اور غرور ہی ہوا ایشیس کے دل تو پہلے ہی بڑہا دی تھی اُنکے کانون سے

ہوتی ہوئی خیال دماغ مین پہنچ گئی اور اب کیا تھا اسکا دماغ اسمان پر پہنچ گیا بہت دیر کی سوچنے لگی اور اسی حالتمین اسطرح کہا "میرے قدردان بادشاہ کے خسروانہ عنایتین جسقدر میرے حالپر ہین انکو سارا عالم جانتا ہے کہ اس سرکار سے مجکو بہت کچھ اعزاز حاصل ہوا اور شاید کوئی تمنا بھی ایسی نہوگی جو میرے دلمین پیدا ہوئی ہو اور حضور کی نظر عنایت نے اسکو پورا نکردیا ہو۔ مگر ہان البتہ میری ایک آرزو باقی ہے"

ویلین ٹنی ان "(جام اُٹھاکر) وہ کونسی آرزو ہے؟"

ایشیس "حضور میرے دلمین ہے کہ میرے ازدل عزیز بیٹے گاڈن فس کو جناب عالی اپنی فرزندی مین لین اور بڑی شاہزادی صاحب کے ساتھ منعقد فرما دین"

ویلین ٹنی ان یہ سُنتے ہی بھبوکا ہوگیا۔ آنکھون کے وہ لال لال ڈورے جنمین مے خوشگوار کا سرور اپنی بہار دکھا رہا تھا۔ دیکھنے والے کی نظر مین بجلی کیطرح کوند گئے چہرہ غصے سے تمتا گیا بدن مین آگ لگ گئی اور وہ شراب کا اثر اس آگ کے اور تیز کرنے مین اسپرٹ کا کام دیگیا جو اسوقت اسکے رگ و پے مین آب آتش رنگ کے استعمال سے پیدا ہوگیا تھا۔ اس نے منھ بگاڑکر شراب کا گلاس ہاتھ سے رکھدیا۔ اور شراب کے نشہ اور غصہ کی بیخودی سے اپنی بہکتی ہوئی زبان کو کسیقدر قابو مین لاکر اسطرح کہا "کسکی شادی؟"

ایشیس "بندہ زادے کی"

ویلین ٹنی ان "ہون۔ اور کس کے ساتھ؟"

ایشیس "(ہاتھ جوڑکر) جناب عالی کی شہزادی صاحبہ کے ساتھ؟"

ویلین ٹنی ان "(اپنے دلمین) یہ ا حرام خور کو اب یہ حوصلہ ہوا۔ کمبخت نے سلطنت لینے کی فکر کی اس نمکحرام کا بیٹا۔ اور اینجانب کی شاہزادی! بھلا کیا نسبت ہے۔ کہین شراب کے نشہ مین تو پاجی اول فول نہین بکتا ہے مگر اس سے زیادہ تو مین پی گیا ہون (ایشیس سے) کیا کہا شاہزادی کیساتھ"

ایشیس "جی ہان۔ شاہزادی صاحبہ کے ساتھ۔ اگر بادشاہ کی نظر عنایت بندہ نوازی فرمائے"

ویلین ٹنی ان "(اپنے دلمین) حرام خور۔ پاجی۔ (ایشیس سے) شاہزادی صاحبہ کیساتھ آپکے صاحبزادے بلند اقبال کی شادی! کیا ایشیس سچ مچ تم اسوقت اپنے ہوش مین نہین ہو؟"

ایشیس "نہین مین نے شراب کچھ ایسی زیادہ نہین پی ہے جو خدانخواستہ میرے دماغ مین خلل آگیا ہو اور نہ ایسی بات ہی کی مین تمنا کرتا ہون جسکی نظر دنیا مین نہو"

ویلین ٹنی ان "(برہم ہوکر) ارے پاجی۔ تیرا لڑکا اور اینجانب کی شاہزادی۔ تو اپنی حقیقت نہین جانتا ہے۔ ہماری برابری۔ یہ دعوے۔ یہ ارادے۔ لانا تو میری تلوار"

غصہ مین اوّل تو انسان یون ہی بے قابو ہوجاتا ہی ۔ آدمی کے ہوش و حواس بجا نہین رہتے عقل جاتی رہتی ہی اور پھر اسکو کچھ نہین سوجھتا ۔ اسپر شراب کا نشہ ۔ ویلین ٹتی ان کے حق مین اور بھی جو نے مین سہاگا ہوگیا ۔ آنکھون سے دھوان منھ سے شعلے نکلنے لگے جسکی وجہ سے آنکھون کے سامنے غفلت کے پردے پڑگئے ۔ اچھے برُے کی تمیز جاتی رہی اور اُس نے اُسی طیش کی حالت مین تلوار اُٹھا کر ایشیس کے سینہ مین بھونک دی ۔"

ایشیس کا طرز معاشرت چونکہ اچھا نہ تھا اور ویلین ٹتی ان کے غضب کی آگ شعلہ مار رہی تھی انھون سے کسی کی یہ جرأت نہوئی کہ ایشیس کی جان بچاتا ۔ ویلین ٹتی ان کے مصاحبون نے ایشیس کی جان لینے مین اپنے مالک کی مدد کی اور سب خواجہ سرا تلوارین کھینچ کر دوڑ پڑے اور ایشیس کو ٹکرے ٹکڑے کر ڈالا ۔

ایشیس چونکہ بہت بڑا فریبی چالاک اور ہمارے دوست کا جانی دشمن تھا ۔ اسوجہ سے ہمتو اس امر سے بہت خوش ہوئے کہ آج دنیا کو اسکے مکر و فریب سے نجات ملی اور وہ بھی اسیطرح قتل کیا گیا جسطرح اسنے جان کے مرحوم باپ بانی فیس کی جان لی تھی ۔ لیکن یہ ہم نہین کہہ سکتے کہ سلطنت اٹلی کے حق مین ایشیس کا مارا جانا کہانتک مفید اور مضر ہوا ۔ اٹلی کی انتظامی حالت پر جہانتک ہم غور کرتے ہین وہان تک ہمارا خیال ہی کہ بانی فیس اور جان کے بعد اس بیدست و پا سلطنت کا سنبھالنے والا اب بجز ایشیس کے اور کوئی نتھا ۔ گو وہ اچھا تھا یا بُرا ۔ لیکن پھر بھی اسکی وجہ سے اور سلاطین کی نظرون مین اٹلی کو بظاہر ایک قسم کی ضرور قوت حاصل تھی ۔ اور اس اعتبار سے ہم ضرور کسیقدر افسوس کیساتھ کہہ سکتے ہین کہ تمام عمر مین ویلین ٹتی ان کی تلوار چلی بھی تو کس شخص پر ! مگر مینوشی سے ہمیشہ ایسے ہی بُرے نتائج پیدا ہوتے ہین اور شرابی کی نظر گو آسمان سے بھی اونچی نکلجاے اور نشہ کے عالم مین بہت دور دور کی سیر کر آئے ۔ لیکن کسی کام کے انجام پر کبھی نظر نہین جاتی ۔ اور وہ خیال نہین کرتا کہ مین کیا کرتا ہون اور اسکا نتیجہ کیا ہوگا ایشیس کے اس ناگہانی قتل نے گو عام طور پر لوگون کے دلپر کوئی زیادہ اثر نہین پیدا کیا مگر ہان البتہ وہ وحشی لوگ دل پکڑ کر رہگئے جنکو ایشیس کی ذات سے خاص طور پر تعلق تھا یا جو اس کے نوکر تھے ۔ لیکن کسی کے اختیار مین کیا تھا جو کوئی دم مارتا ۔

اس واقعہ پر ابھی تھوڑا زمانہ بھی نہین گذرا تھا کہ ملکہ پلیچریا کے امراض مین ترقی ہوئی اُلٹی اُلٹی سانسین لیتے لیتے پھیپڑا پھول گیا ۔ اور وہ گذرگاہ مین مستقل طور پر بلغم کے رہنے کی جگہ ہوگئین جنمین نیچرل طور پر ہوا کی آمد و شد رہتی ہی ۔ دم ٹوٹ گیا اور بالآخر اسکو وہی ناگزیر مرحلہ پیش آیا

جوہر تنفس کے پیچھے ایک بار ضرور ہوتا ہی۔

یون تو آیا وقت ٹلتا نہین ہی اور پلیڈیا کی عمر بھی بہت ہو چکی تھی مگر بظاہر اسباب اسکی جان جاتی تھی تو وہی وجہ مختلف دواؤن کی بھرمار اور علاج مین وہی بے انتظامی خود سری اور بے استقلالی ہوئی جو مرض متعدی کی طرح سلاطین اور امرا کے گھر گھر پھیلی ہوئی ہی اور جس نے بہت سے بڑے بڑے لوگونکی عزیز جانین مفت مفت لے لی ہین۔

پلیڈیا گو عورت تھی مگر پھر بھی اسکے دماغ مین ایک قسم کی انتظامی قوت تھی جسکی وجہ سے اس سلطنت کا کاروبار ابتک برا بھلا چلا جاتا تھا۔ لیکن اب تو سلطنت کا خدا ہی مالک ہی۔ ولیعہد تھی ان سے ہرگز اس امر کی اُمید ہی نہین ہو سکتی کہ وہ ایسی بڑی سلطنت کا کام سنبھال لیگا۔ وہ تو دنیا مین اس لئے پیدا ہی نہین ہوا ہی اور اُسکا دماغ عقل اور انتظامی قوت سے اسیطرح خالی ہی جسطرح آجکل کے اکثر ناول پولیٹیکل۔ سوشل اور مارل نتائج اور مضامین سے خالی ہوتے ہین اسکے علاوہ اسکی آرام طلبی اور مے نوشی اسکو کب اس امر کی اجازت دیگی کہ وہ اپنی پرانی عادتونکو چھوڑکر ملکی معاملات کیطرف متوجہ ہو۔

اور ہوا بھی ایسا ہی کہ پلیڈیا کے مرتے ہی ولیعہد تھی ان خوب کُھل کھیلا اُسکی وہ بد عادتین جو ماں کے لحاظ اور خیال سے ابتک کسیقدر چھپ چھپا کر پوری ہوتی تھین اب علانیہ طور پر کیجانے لگین مے کشی انتہائی درجہ پر پہنچ گئی ہی اور اُسی کے ساتھ وہ خراب خصلتین بھی ترقی کر گئی ہین جنکا مے نوشی کے ساتھ چولی دامن کا ساتھ ہی اب ہر دم مخمور پڑا رہتا ہی اور رات دن اُنھین پری پیکر نازنینون سے صحبت رہتی ہی جنکی نشیلی انکھڑیان اور بھی اُسکو مست اور متوالا کئے دیتی ہین۔

نوان باب

عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد

وہ خوشی بھی دید کے قابل ہی جب ہوتا ہی شاد
مضطرب کو مضطرب مضطر کو مضطر دیکھکر

دوپہر کا وقت ہی۔ آفتاب کسی معشوق کے جور و ستم کے سلسلے کیطرح نصف النہار کے اس خط پر پہنچ گیا ہی کہ جس سے اب اور زیادتی عقل کسیطرح فرض ہی نہین کر سکتی۔ اس کی کرنین اپنے محسن عالم سوز کی گرمیان دکھلاتی ہوئی ساکنان ملا راعلیٰ سے خدا جانے ایسی کیا تازہ خبر لیکر اسوقت سیدھی سیدھی زمین کیطرف آرہی ہین کہ خاک مین ملے ہوئے ریگ رواں کے ذرے بھی ترے آن بان کیساتھ

[illegible]

دیتی ہے مگر پھر بھی اس امید پر خوش ہیں کہ اس سے زیادہ آفتاب میں تیزی نہوگی اور اب جو گھڑی
آئیگی اچھی ہی آئیگی۔ ہوا بھی بدلی ہے اور ہر چیز کا سایہ بھی کچھ کچھ پیٹ سے پاؤں نکال چلا ہے جو
اسوقت کم ہوتے ہوتے اُن ملکوں میں تو بالکل نیست اور نابود ہی ہوگیا ہوگا جو خط استوا کے
نیچے یا اُس کے قریب واقع ہوئے ہیں اور جو دور ہیں اب وہان مفقود نہوگیا ہوگا۔ تو شاید برائے نام کچھ یونہی
باقی رہگیا ہو۔ ہر طبقے اور ہر مرتبے کے آدمی اسوقت آفتاب سے منھ چھپائے ہوے۔ آرام اور آسائش
سے اپنے مکانوں میں بیٹھے ہونگے۔ مسافروں کو اگر یہ بات نصیب نہیں ہوگی تو وہ بھی اب
تھک کر کسی سایہ دار درخت کی چھاؤں میں دو گھڑی سستانے کے لیے ضرور ہی بیٹھ گئے ہوں گے
ہان شاید اُن غم نصیب عشاق کو بدقسمتی سے یہ موقع نہ ملا ہو جو کسی کی تلاش میں بڑی بیقراری
کے ساتھ ساری دنیا کی خاک اڑاتے پھر رہے ہوں۔ مگر نہیں ناامید یہ اب بھی سر تھام کر بیٹھ گئے
ہونگے یا اگر یہ بھی نہیں تو پاؤں کے چھالے اور چھالوں کے ساتھ کانٹوں کی چھیڑ سے عاجز آکر اور کسی جگہ ابھی
ٹھہر گئے ہونگے کہ دم بھر کہیں بیٹھ کر کانٹے نکال لیں لیکن ہان البتہ ایک ہمارا وحشت زدہ خیال ہے کہ
اسوقت بھی عرش کے چھوٹے ہی اپنے دوست جان کو ساری دنیا میں ڈھونڈھ کر اب پھر فرانس
کیطرف چلا ہے اور فرانس کی شرقی حدوں میں پھرتا ہوا جاتے جاتے اُس مقام پر پہنچا ہے جہان دریاے
ڈون مغرب کیطرف بہتے بہتے بالکل کوہ سورن کے قریب پہنچ گیا ہے یہ پہاڑ جنوباً شمالاً واقع ہے اور
اسیطرح دریاے ڈون بھی کچھ تھوڑے فاصلے سے مشرق کیطرف ہٹکر جنوب کیطرف سے بہتا ہوا آتا ہے اور
شمال کیطرف جاکر بحیرۂ روم میں داخل ہوجاتا ہے پہاڑ کے پچھم طرف ایک بہت بڑا لق ودق
میدان ہے جسکی وسعت دیکھ کر نظر کو کچھ اسیطرح کا انتشار ہوتا ہے جسطرح پیک خیال کو لامکان کی غیر محدود
فضا میں گھبراہٹ ہوتی ہے اور اُسکے آس پاس دور دور کو آسمان کے جھکے ہوئے کنارے دیکھنے والی
نظر کو بھی دھوکا دیتے ہیں کہ وہ ساری زمین اپنے اندر ہے جسکا محیط پچیس ہزار میل کے قریب ہے
اور وہ جو چھائے ہوئے غبار کے اُسطرف جانے کیا کچھ دھندلا دھندلا نیلا سا چاروں طرف معلوم
ہوتا ہے بس یہی آسمان کے کنارے ہیں جن کے اندر اس دنیا کی طرح بہت سے کُرے رات دن گردش کیا
کرتے ہیں۔ آسمان کے کناروں سے نہ نکلنے والا غبار اگر اتفاق سے کبھی نکلتا ہے تو یقیناً اسکا ٹھکانا ایسے
ہی وسیع میدانوں میں ہوتا ہوگا اور سیاح جب ایسے کھلے میدانوں میں پہنچتے ہونگے تو یقیناً خوب ہی دل کھول کر
خاک اڑاتی ہوگی۔ مگر اسوقت اس میدان میں شمال کیطرف کچھ معمول سے بھی زیادہ غبار اٹھ رہا ہے جو زمین سے آسمان تک

اسمین ہمارا ہی جیطرح ہلیس اور لیلے عاشقون کی دم الذمار آئین۔ گر کب ہیں قسمت سے
کچھ انہین اثر بھی آگیا ہو۔ تھوڑی دیر مین گرد و غبار کا پڑا ہوا پردہ آنکھونکے سامنے سے اُٹھتا ہی اور چند سوار
اُسمین سے نمودار ہوتے ہین جو شمار مین پچیس تیس سے زائد نہون گے۔ انکے مُنھ پر اُسیطرح کا گرد و غُبار
چھایا ہوا ہی جسطرح مسافرت مین راہ چلنے والونکے مُنھ پر ہونا چاہیئے۔ اور اگر انکے چہرے کی تیرگی و مائل
سُرخی بتا رہی ہی کہ فرانس کے علاوہ کسی اور ملک کے تیز آفتاب نے بھی انکے سُرخ اور سپید رنگ کے ساتھ یہ
سلوک کیا ہی تو انکے میلے کچیلے ساز و سامان سے بھی معلوم ہوتا ہی کہ یہ سب زمانہ کے ستائے ہوئے اور نہایت ہی شکستہ
حال ہین اور انکے اُداس اور غمگین چہرے کے دیکھنے سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ آسمان اور زمین کی گردشون نے
خوب ہی جی بھر کر اُنکو پیسا ہی۔
لیکن اسوقت گو دوپہر ہی اور اس اعتبار سے آفتاب کی کرنونکو کیسی غضب آلود نگاہون سے کم تیز نہین ہونا چاہیئے
تھا مگر نہین معلوم یہاں کی سرزمین کو ایسا کیا انپر رحم آگیا ہو کہ عرض البلد کے اعتبار سے وہی آفتاب کی کرنین
بعینہا تھین محبت بھری نظرون کیطرح انکی طرف آتی ہین جو ظلم اور ستم کرتے کرتے خود بھی شرمائی جاتی ہون
بگولے اُٹھتے ہین مگر اسیطرح جسطرح پیار سے کسی کو آغوش مین لینے کے لیئے کوئی دست شوق پھیلا کر اُٹھتا ہے
یہ لوگ آتے آتے اب اُس ٹیلے کے قریب پہنچ گئے ہین جو اس ٹیلے کے شمالی سمت پر واقع ہی اور جسپر جابجا
کچھ توت اور بلوط کے درخت اپنی جھکی ہوئی شاخون اور ہری ہری پتیون سے سایہ کیے ہوئے ہین اور کہین کہین
صحرائی درختون نے عاشق و معشوق کیطرح آپسمین مل جلکر جھاڑیان اور ایسے ایسے کنج بنا دیئے ہین کہ سبحان اللہ
ٹیلے کے دکھن طرف ایک راستہ ہی جو جنوبی فرانس کیطرف سے آنیوالونکو جنیوا۔ سوئزرلینڈ اور روشیا کی طرف
لیجاتا ہی اور راستہ کے داہنی طرف ایک مختصر جنگل ہی جو دکھن و پچھم کیطرف چلا گیا ہی۔ اسقدر یہاں کی سینریان
دیکھنے کے بعد اب ہم جو اُنلوگونکی طرف نظر پھیر کر دیکھتے ہین تو اُنکی صورتین ہماری نظر مین کسیقدر آشنا معلوم ہوتی ہین
خصوصاً اُس شخص کی جسکا گھوڑا اور سب سوارونکے حلقے مین ہی جیکھا وہ جسکا سر ننگا ہی جسکے سر پریشان بالون سے
اُڑتے ہوئے غبار اور خس و خاشاک کو بہت الفت سی معلوم ہوتی ہی جسکا گریبان چاک ہی۔ جسکے چہرے پر
انتہائی درجہ کی حسرت اور غم برس رہا ہی۔ ہائین! مگر ذرا غور سے دیکھنا تو سہی۔ یہ کون ہی!! خدا کرے وہی ہو
جسکو ہمارا دل کہہ رہا ہی۔ ہمکو تو ہمارا وہی شوریدہ سر پرانا دوست معلوم ہوتا ہی جسکا نام جان ہی۔ کیون ہو نہ
اور نقشہ تو کچھ اُسی سے ملتا سا ہی دیکھیئے نہ وہ اسکا گریبان بھی دامن تک چاک ہی۔ عشاق کے سوا اور کسکی یہ
حالت ہو سکتی ہی۔ اور عاشق بھی وہ جو ہمارے دوست کیطرح اپنے معشوق سے ہمیشہ کیلئے جدا ہو گیا ہو۔
ضرور وہی ہی اور عجب نہین جو یہ سب اسکے باڈی گارڈ کے بچے کچے سوار ہون۔ یہ سب اُس ٹیلہ کے پاس پہنچکر گھوڑون سے

آخر تڑپے بعضوں نے تو گھوڑوں کو چھوڑ دیا اور زین پوش بچھا بچھا کر اُسی جگہ پر بیٹھ گئے جنپر اونچے اونچے درخت سایہ کئے ہوئے تھے - کوئی گھوڑوں کو ٹہلانے لگا اور کوئی پانی کی تلاش میں ادہر اُدھر چلا گیا - اور اب جو ہم جان کی صورت دیکھتے ہیں تو حقیقت میں کسیطرح پہچانی ہی نہیں جاتی زمانہ کے انقلابات نے اسکی صورت بدل سی دی ہی اور کچھ اسطرح ہاتھ پاؤں بے قابو کئے بیٹھا ہی کہ بیجان سا معلوم ہوتا ہی - رنج اور غم نے بڑی بیرحمی کیساتھ اسکی اُس نظارت کو زنگ بنا کر اُڑا دیا ہی جو حضرت عشق کی دست بُرد سے پہلے بچ رہی تھی انکی رخساروں کی ہڈیاں اُن نیلی نیلی رگوں کو دکھاتی ہوئی نکل آئی ہیں جنکے اندر خون کی جگہ سرد آہیں بھری ہوئی تھیں جو جذب اور ضبط کی وجہ سے سینہ میں گھٹ گھٹ کر چوٹ کھائے دل کیطرح بالکل نیلی ہو گئی ہیں - آنکھیں اپنے اشکوں کا خزانہ خالی کرتے کرتے اب اسیطرح خشک ہو کر رہگئی ہیں جسطرح نرگس کا مرجھایا ہوا پھول جسمیں نچوڑنے سے رطوبت کا ایک قطرہ تک نہ نکلے آنکھوں کے آس پاس حلقے پڑ گئے ہیں اور خشکی کیوجہ سے پلکیں بخت برگشتہ کیطرح اور بھی بکھر گئی ہیں جنمیں بہت دنوں تک پہلے آنسوؤں سے پانی دیا گیا تھا اور وہ کچھ سیدھی بھی ہو گئی تھیں جان نے بیٹھے بیٹھے پہلے ایک مرتبہ بڑی حسرت اور مایوسی کیساتھ ٹھنڈی سانس لی اور پھر اپنا سر گھٹنوں پر رکھکر اسطرح اپنے دل سے کہنا شروع کیا "اب کہاں ڈھونڈھوں ساری دنیا کی تو خاک چھان آیا - آلپس کے ایک ایک ذرے کو دیکھا - پروشیا سے یہانتک کی خاک اُڑائی - فرانس میں بھی شاید کوئی ایسا مقام رہگیا ہو جہاں انکو تلاش نہ کیا ہو مگر آہ کہیں پتہ نہیں نشان نہیں اٹلی کی طرف بھی ہو آنا چاہیئے شاید وہیں پھر چلی گئی ہوں - لیکن وہاں پہنچکر اُنکی زندگی بہت دشوار معلوم ہوتی ہی وہاں اُنکی جان کے سب کمبخت دشمن ہی دشمن ہیں - (مایوسانہ لہجہ میں) کہیں وہ ان اب میرے ہاتھ سے گئیں - نہیں ملسکتیں (اپنے ہمراہیوں سے بہت پُر افسوس لہجے میں) کیوں پھر اب تم لوگوں کی کیا رائے ہی - اب تو میں دیکھتا ہوں کہ ہر قدم پر نا اُمیدی ہی کا سامنا ہوتا ہی اور جسطرف آنکھ اُٹھا کر دیکھتا ہوں مایوسی ہی مایوسی نظر آتی ہی"

جان کی یہ مایوسانہ تقریر سُنکر کسی کے پاس اب کوئی معقول جواب نہ تھا - سب سر جھکا کر خاموش ہو رہے اور اُسوقت انکی صورت دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ان سب کی ہمتوں نے صاف جواب دیدیا گو آئے دن کی مصیبتیں سہتے سہتے ستم زدہ اور غم نصیب عشاق کا دل کسیقدر مضبوط ہو جاتا ہی - مگر جو لوگ سہتے سہتے حسینوں کی اس نازک مزاجی سے زیادہ انکا دل نازک ہو جاتا ہی اور رقیق القلبی اسقدر بڑھ جاتی ہی کہ ذرا سی بھی اپنے خلاف میں کوئی بات سُنتے ہی ٹپ ٹپ آنسو نکل ہی تو آتے ہیں -

ہمارا دوست اول تو یونہی قدرت کی طرف سے کم نصیب یا غم نصیب پیدا ہوا تھا - ہنوز پا کے جاتے ہی عیش و آرام بھی اس کے پاس سے چلدیئے تھے اور ہر طرف سے رنج و غم کی یورش دیکھکر صبر اور استقلال بھی

[illegible] یہ نا اُمیدی نے بھی اسکے ارمان اور
تقاضون کو جواب دیدیا تھا مگر یان ساتھ کے یہ چند جان نثار ہی ایسے تھے جنھون نے ابتک اسکو لاسا دیکے
کر ایک موہوم امید کے سہارے پر رکھا تھا لیکن اسوقت ان سب کا سکوت دیکھکر اسکی اس ہمت کی کمر بالکل
ٹوٹ گئی جو آدمی کے دلمین جگہ پا کر اُسکے بہت مشکل اور اہم کامونکو اس سے زیادہ آسان کر دیتی ہی جتنا
عاشقونکے نزدیک جان دیدینا۔ اسنے اپنی موہوم اُمید کو یہ دیکھکر کہ وہ گھبرائی ہوئی اُسکے خانماے
دل سے اسیطرح نکل بہی ہی جس طرح جانکنی کے وقت روح۔ خدا جانے کیا ایسا صدمہ اسوقت اسکے دلپر ہوا
کہ بے اختیار اسکی آنکھین بند ہو گئین۔ سر ایک ہاتھ سے کلیجہ دوسرے ہاتھ سے تھام کر رہگیا اور جب تھوڑی
دیر مین کچھ طبیعت سنبھلی تو جوش جنونکا زور ہوا دست وحشت چلا اور گریبان کی دھجیان اُڑنے لگین۔
جان کا یہ حال دیکھکر سب دوڑ پڑے بہت منت سماجت کی اور بمشکل اُسکے بگڑے ہوے دلکو کسیقدر
سنبھالا اور پھر اسطرح عرض کرنیلگے حضور ایسے نا اُمید کیون ہوتے ہین کسیکی کوشش کبھی رائگان نہین
جاتی۔ اگر خداوند یسوع ہمارے مددگار ہین اور روح القدس کی عنایت ہمارے شامل حال ہی تو کبھی نہ
کبھی شاہزادی صاحب کو ڈھونڈھ ہی نکالین گے۔ ہماری اسوقت کی خاموشی کچھ اس سبب سے نہ تھی کہ ہماری
ہمتین اب پست ہو گئی ہون اور ہمکو اب شاہزادی صاحب کے ملنے سے نا اُمیدی ہو گئی ہو بلکہ اسوقت کا
ہمارا سکوت فقط اس وجہ سے تھا کہ ہم سب اس امر مین غور کر رہے تھے کہ آپکے سوال کا کیا جواب دین کونسی
ایسی قوی وجہ آپسے عرض کرین کہ جس سے آپکی تسکین ہو سکے۔ آپ خوب اچھی طرح سے یقین کر لیجئے کہ ہم
وقت پر دغا دینے والے اور آپ کا ساتھ چھوڑنے والے آدمی نہین ہین۔ ہم نے آپکا نمک کھایا ہی اور ہم دکھلا
دینگے کہ نمک حلال ملازمونکو اپنے آقاے ولی نعمت کے ساتھ کسطرح جان نثاری کرنی چاہیے۔
دلریش اور دل شکستہ آدمیونکا یہ عام قاعدہ ہی کہ جب وہ اپنی طرف کسی بندۂ خدا کی توجہ دیکھتے ہین
یا کوئی اُنسے ہمدردی کرتا ہی تو فوراً انکا دل بھر آتا ہی۔ جان بھی اسوقت اپنے ہمراہیونکی گفتگو سنکر
بیچین ہو گیا اور گو روتے روتے اب اسکی آنکھین خشک ہو گئی تھین مگر پھر بھی خدا جانے کہان سے دو چار
قطرے رطوبات کے آنسو بنکر بے اختیار اسکی آنکھون سے نکل آئے اور یہ اُن کو پونچھکر اسطرح کہنے لگا۔ ہان
تم لوگونکی محبت محنت اور رفاقت مین تو کسیطرح کا شک و شبہ نہین ہی مگر تقدیر کو مجھسے لاگ ہی۔
زمانے کو دشمنی اور آسمانکو میرے ساتھ مخالفت ہی۔ پھر ایسی حالتمین تم کیا کر سکتے ہو۔ اور مین کیا۔ کر سکتا
ہون۔ (ٹھنڈی سانس لیکر) کوئی کچھ نہین کر سکتا۔ تم لوگ میرے ساتھ ناحق خراب ہوتے ہو
جاکر اپنے اپنے گھر مین آرام سے بیٹھو۔ اور مجکو خدا پر چھوڑ دو۔"

یہ مایوسی کے پر درد کلمے ایسے نہ تھے کہ کوئی اُنکو سنتا اور پھر اسکا دل اسکے قابو مین رہتا۔ گو وہ سب بہت مضبوط دلون کے تھے مگر یہ سنتے ہی ہر شخص کا چہرہ غمگین ہو گیا۔ سب پر بے انتہا اُداسی چھا گئی۔ سب کلیجہ تھام کر رہ گئے اور جان کی جان پر تو اسوقت جو گذر گیا اُسکو کچھ وہی خوب جانتا ہوگا۔ یا کچھ وہ جان سکتا ہی جس پر کبھی ایسا واقعہ گذرا ہو۔

اس حالت پر ابھی تھوڑی دیر بھی نگذری تھی چند ہی منٹ ہوئے تھے کہ اُنکے ساتھ والون مین سے ایک شخص نے الگ علیحدہ ایک درخت کی آڑ سے اُن لوگون مین سے ایک شخص کو بلایا جو یہان جان کے پاس کھڑے تھے اور کانون مین کچھ آہستہ آہستہ باتین کرنے لگا۔ یہ باتین جس لب و لہجے کے ساتھ کی جاتی تھین۔ اس کے اعتبار سے تو انکو کوئی دوسرا شخص سُن نہین سکتا تھا۔ مگر ہان جو شخص سُن رہا تھا۔ اور جو کہہ رہا تھا اُن دونونکے چہرے کے دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ حیرت اور تعجب نے ان دونونکے دلونپر اسوقت اپنا پورا طرح قابو کر لیا ہی انکے ساتھیون مین سے اب جو کوئی انکی بھیانک صورت دیکھتا ہی وہ جان کے پاس سے ٹہل ٹہل کر یہان چلا آتا ہی اور دو دو باتون کے بعد اسکی بھی یہی صورت ہو جاتی ہی جو یہان اس سے پہلے والونکی تھی جان کی وہ آنکھین جو اسوقت سارے دُنیا سے پھری ہوئی گویا زمین کیطرف جھکی ہوئی تھین جسمین جان اپنی جان ملانیکا قصد رکھتا تھا مگر اسوقت اسکی موثر آہ نے جو اسکے منھ سے نکلکر سیدھی آسمان کی طرف جا رہی تھی بے اختیار اُسکی نظر کو اوپر اُٹھا دیا اور اُسی حالت مین اُسنے ان لوگونکو اس غیر معمولی انتشار مین دیکھکر کہا "کیون! کیا ہی۔ یہ آہستہ آہستہ باتین کیسی ہو رہی ہین اور یہ گھبراہٹ کیسی؟" اور وہ سب لوگ بجائے اسکے کہ جواب مین کچھ کہین جان کیطرف بڑھے اور ایک شخص ان مین سے اسطرح کہنے لگا "حضور عالی! ابھی مین اسطرف (جنوب کیطرف اشارہ کرکے) اس غرض سے گیا تھا کہ اگر یہان کہین پانی ہوتا۔ تو ہم سب لوگ اپنے گھوڑونکو بھی پلا لیتے۔ مین اسی تلاش مین تھا کہ اُس جنگل کیطرف فضائے آسمانی مین چکر لگاتی ہوئی آبی چڑیون نے اس امر کا پتہ دیا کہ شاید اسطرف کوئی جھیل یا دریا ہی اور مین اسطرف بڑھا ابھی مین تھوڑی ہی دور آگے چلا تھا کہ مین نے چند آدمیونکو اس جنگل سے نکلتے ہوئے دیکھا جنکے ساتھ بہت گھوڑے تھے اور وہ اسطرف کو بڑھے جسطرف پانی ہونیکی نسبت میرا گمان تھا۔ یہ لوگ آلات حرب سے بالکل مسلح تھے اور انکی ظاہری وضع بتا رہی تھی کہ یقیناً وہ ایطالیہ کی طرف کے ہین۔"

جان "(بے پروائی کے لہجے مین) اُنھ ہونگے کوئی۔ لیکن اٹلی کے آدمی! یہان کہان آگئے! کہین میرے گرفتار کرنیکی فکر مین تو پھرتے ہون۔ اچھا تم مین سے ایک شخص جا کر ذرا خبر تو لے آئے۔ مگر بہت پوشیدہ طور پر خبردار کوئی دیکھنے نپائے۔ دور ہی سے سب دیکھکر چلا آئے کہ کون لوگ ہین اور کسقدر اُنکی جماعت ہی۔" اور اس حکم کے

ہوتے ہی فوراً ایک شخص اپنی ہیئت بدلکر اس راستہ کیطرف چلا جو اس ٹیلہ اور جنگل کے درمیان میں واقع تھا۔
اب یہ سب اس جانیوالے کے انتظار میں یہاں گھبرا رہے ہیں کوئی درختوں کی آڑ سے سڑک کی طرف
جھانکتا ہے اور کوئی درختوں پر چڑھ چڑھ کر جنگل کیطرف نظر دوڑا رہا ہے ہر شخص کے دل میں ایک قسم
کی الجھن سی ہے اور ہمارا دوست تو کچھ عجیب اضطراب کے عالم میں ادھر اُدھر ٹہل رہا ہے - ایک خیال جاتا ہے دوسرا
آتا ہے آسمان کا [illegible] ہے اور زمین کا گرد [illegible] خیالات میں [illegible]
پیدا ہوتی ہے اور یہ دل تھام کر رہ جاتا ہے۔
یہ سب اسی انتظار میں تھے کہ جانیوالا شخص ہانپتا ہوا آیا اور نہایت گھبراہٹ کے لہجے میں اسطرح
کہنے لگا "حضور عالی! ہوشیار ہو جائیے - ہوشیار - وہ سب اب اپنے اپنے گھوڑوں پر سوار ہو رہے ہیں
میں اچھی طرح دیکھ آیا بیشک وہ ایطالیہ ہی کے رہنے والے ہیں اور میرا خیال ہے کہ شاید وہ خاص
الشیس ہی کے نوکر ہیں جنمیں سے بعض بعض کو تو میں خوب اچھی طرح سے پہچانتا ہوں "
جان "(حسرت کے لہجے میں) خاص الشیس کے ملازم! وہ یہاں کہاں!! اور تھے کسقدر ہے؟"
وہی شخص "حضور یہ تو نہیں معلوم کہ یہاں یہ لوگ کسطرح آئے حضور نے اس کی ممانعت فرمادی
تھی کہ کوئی دیکھنے نہ پائے ورنہ شاید یہ بات بھی معلوم ہو جاتی - مگر شمار میں میرے نزدیک سو سوا سو سے
تو کسیطرح کم نہونگے - اور سب مسلح - ہاں حضور عالی ایک بات یہ نئی اور وہاں بہت تعجب خیز دیکھی کچھ
سمجھ میں نہیں آتا خدا جانے کیا اسرار ہے مجھکو اُنکے ساتھ چند عورتیں معلوم ہوتی ہیں جنہیں میں نے کبھی کچھ
دیکھا نہیں مگر اُنکے رونے اور چیخنے کی آواز بتا رہی تھی کہ بیشک یہ عورتوں ہی کی آواز ہے اور بعض
بعض وقت تو مجھکو کچھ ایسا اندیشہ ہوتا تھا کہ ہو بہو ویلی چیخ رہی ہے اور کچھ کہتی جاتی ہے"
جان - (بات کاٹ کر) "ویلی؟"
وہی شخص "جی نہیں - ویلی یہاں کہاں! - اور میں نے تو کسی کو دیکھا بھی نہیں پایا - مگر ہاں
اسقدر تو ضرور کہونگا کہ وہ آواز ویلی کی آواز سے مشابہ بہت تھی - یہی معلوم ہوتا تھا کہ گویا وہی چیخ رہی ہے"
اس شخص کی یہ تعجب خیز تقریر سنکر **جان** کی کچھ عجیب حالت تھی حیرت نے اسکے دل پر قبضہ کر کے اسکو
بالکل حیرت کا پتلا بنا دیا تھا - ہاتھ جس جگہ رکھا تھا وہاں سے اُٹھ نہیں سکتا تھا آنکھیں کہنے والے کا منھ چھوڑ کر
اور کسیطرف دیکھ ہی نہیں سکتی تھیں اور وہ خیال جو زمین سے آسمان تک پہنچ جاتا ہے اسوقت اسکے دماغ سے دل
تک نہیں جانے پاتا تھا - گو اُسکو ابتک کی ناکامیابیوں نے ہنوریا کے ملنے کیطرف سے بالکل نا اُمید کر دیا تھا
مگر شوق اور محبت کا خدا بھلا کرے کہ ویلی کا نام سنتے ہی ہنوریا کے ملنے کی اُمید پھر نئے سر سے اسکے دلپر